بہارِ حج

حضرت علامہ مولانا مفتی محمود اختر صاحب قادری
خطیب وامام حاجی علی کنارہ مسجد۔ ممبئی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَبَّیۡکَ ط

اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ ط

لَبَّیۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ ط

اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَۃَ لَکَ وَالۡمُلۡکَ ط

لَا شَرِیۡکَ لَکَ ط

لَبَّیۡکَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ ط لَبَّیۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ ط
اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَةَ لَکَ وَالۡمُلۡکَ ط لَا شَرِیۡکَ لَکَ ط

بہارِ حج

حضرت علامہ مولانا مفتی محمود اختر القادری
خطیب وامام حاجی علی کنارہ مسجد
قاضیِ شرع شہر ممبئی

نشر؛ ریاض الھدیٰ
معرفت؛ وادیٔ نور عبادت گاہ، آسکر ٹاور، ممبئی سینٹرل، ممبئی ۸

انتساب

خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ

حضرت علامہ محمد امجد علی علیہ الرحمۃ والرضوان

کے نام

جن کے روحانی فیضان سے

یہ کتاب پایۂ تکمیل کو پہنچی

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ ناشر

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ وہی ربُّ العالمین ہے۔ بنی آدم کو اس نے کرامت کا تاج عطا فرمایا اور انھیں اشرف المخلوقات بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مذہب اسلام کو پسند فرمایا جس کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور تکمیل نبیِ آخر الزماں خاتمِ پیغمبراں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان ہیں، جس میں ایمان، روزہ اور زکوٰۃ کی حیثیت انفرادی ہے۔ نمازِ با جماعت میں کچھ اجتماعیت نظر آتی ہے مگر وہ ایک علاقہ تک محدود ہوتی ہے۔ جب کہ حج ایک بین الاقوامی اجتماع ہے۔ سینکڑوں ممالک سے آئے ہوئے اللہ کے لاکھوں بندے ہر سال ایک ہی دن، ایک ہی نیت سے، ایک ہی لباس میں، میدانِ عرفات میں جمع ہوتے ہیں اور اللہ کی بارگاہ میں اپنی عاجزی اور لاچاری کا اعتراف کرتے ہوئے اس سے رحم و کرم کی بھیک مانگتے ہیں۔ جس کی سارے عالم میں کوئی مثال نہیں۔ حج اسلام کا ایک رکنِ اعظم ہے۔ جو صاحبِ استطاعت پر زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔

حج ایک عظیم عبادت ہے جو مسلمان اس کا ارادہ کرے اس کے لیے لازم ہے کہ وہ اس سفر سے پہلے اپنی نیت کو خالص کرلے کہ حج ایک نور ہے صرف ٹور (Tour) نہیں، حج ایک عبادت ہے کوئی سیاحت نہیں۔ اس کی کامل ادائیگی کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مناسکِ حج سے بھی واقف ہو اس سلسلہ میں وہ مناسب کتابوں سے مدد لے اور کسی سنّی عالمِ دین سے مناسکِ حج ضرور سیکھ لے، تا کہ وہ حج کی افادیت سے محروم نہ رہے۔

یوں تو مختلف کتابیں حج کے موضوع پر ہمارے علمائے کرام نے تصنیف فرمائی ہیں، مگر ایک ایسی کتاب کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی جو مختصر ہو اور سہل بھی اور اس میں دورِ حاضرہ کے مسائل بھی بیان کئے گئے ہوں تا کہ عوام الناس کے لیے ادائیگیِ حج آسان ہو۔

الحمدللہ ہماری بزم کے لیے بڑی مسرت کی بات ہے کہ ہماری درخواست پر حضرت علامہ مولانا مفتی محمود اختر قادری قبلہ مدظلہ العالی نے حجاجِ کرام کی تعلیم وتربیت کے لیے اس کتاب کو تصنیف فرمایا جس میں انھوں نے مناسکِ حج اور مدینۂ منورہ کی حاضری کے آداب آسان انداز میں بیان فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور انہیں جزاءِ خیر عطا فرمائے۔ آمین

ہم امید کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ یہ کتاب بھی ہماری سابقہ کتابوں کی طرح مسلمانوں کے لیے مفید ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ جلد ہی اس کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی حجاجِ کرام کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اور طفیل میں ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے اور ان تمامی حضرات کو جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں حصہ لیا، دارین کی برکتوں سے مالامال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ اجمعین۔

ارکانِ ریاض الھدیٰ

معرفت۔ وادئ نور عبادت گاہ،

آسکر ٹاور، ممبی سینٹرل، ممبی ۸

۲۹۔ جمادی الاوّل ۱۴۲۹ھ

الحمدللہ مفتی محمود اختر صاحب کی یہ کتاب مقبولِ خاص وعام ہوئی اور اس قلیل مدت میں اس کا انگریزی ترجمہ اور ڈی وی ڈی شائع کرنے کی بھی ہمارے ادارے کو سعادت حاصل ہوئی۔ عازمینِ حج نے ان سے اور مفتی صاحب کے تین روزہ تربیتی کیمپ سے بڑا فائدہ اٹھایا۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سال بہارِ حج اردو کا دوسرا ایڈیشن ہم شائع کررہے ہیں۔ اللہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے اور ان تمام لوگوں کو جنہوں نے اس کی اشاعت میں تعاون کیا انھیں دارین کی سعادتوں سے سرفراز فرمائے اور مفتی صاحب قبلہ کی عمر میں علم میں اور حلم میں برکتیں عطا فرمائے آمین

ارکانِ ریاض الھدیٰ

۶۔ شوال ۱۴۳۳ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ الذی کفیٰ والصلاۃ والسلام علی رسولہ المصطفیٰ

وعلیٰ آلہ وصحبہ وحزبہ نجوم الھدیٰ

مقدّمہ

کسی بھی کام کو صحیح طریقہ پر انجام دینے کے لیے اس کام سے مکمل واقفیت ہونا اور اس کا سلیقہ آنا ضروری ہے بغیر جانے بوجھے اور بغیر طریقہ سیکھے کسی کام کی کوشش کرنا سعیٔ لاحاصل ہے اس سے کام مکمل ہونے کے بجائے ناقص و نامکمل رہ جاتا ہے بلکہ بگڑ جانے کا بھی امکانِ قوی ہے اور اس میں منفعت کی امید کم اور مضرت کا اندیشہ زیادہ ہے۔ اس لیے جس میں تھوڑی سی بھی عقل و آگہی ہوتی ہے وہ ایسے کام کو ہرگز ہاتھ نہیں لگاتا جس کا اسے صحیح علم و سلیقہ نہ ہو۔ کوئی سرمایہ دار کسی ایسی تجارت میں سرمایہ کاری نہیں کرتا جس سے وہ نابلد ہو۔ کسی فن کا طلب گار اسی کو استاذ و معلم منتخب کرتا ہے جو اس کام میں مہارت رکھتا ہو مثلاً مکان کی تعمیر کے لیے ہر ایرے غیرے سے کام نہیں لیا جاتا بلکہ فنِّ تعمیر کے ماہر معمار کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ کام آسان ہو یا مشکل وہی کرتا ہے جو اس کی واقفیت رکھتا ہے۔ اسی طرح دین کے معاملے میں بھی یہی ہونا چاہیے تھا کہ لوگ علمِ دین کے حصول کو لازم کر لیتے، عبادات کے صحیح طریقے سیکھتے اور فرائض و واجبات و سنن کی صحتِ ادائیگی کی کوشش کرتے اور دوسروں تک صحیح مسائل پہنچانے کی فکر کرتے اور جو نہ جانتے وہ جاننے والے سے پوچھتے اور بغیر جانے ہوئے کچھ بتانے سے ڈرتے اور گریز کرتے۔ لیکن اس کے برعکس دین کے معاملے میں بہت سے لوگوں کی فکریں مختلف ہیں وہ دینی احکام و مسائل سے بالکل ہی واقفیت نہیں رکھتے پھر بھی مسئلہ بتانے اور فتویٰ جھاڑنے میں پیچھے نہیں رہتے من گڑھت اور بالکل غلط مسئلہ بتانے میں کچھ بھی حجاب محسوس نہیں کرتے بلکہ ایسے لوگوں کی صحیح رہنمائی کرو تو کج بحثی پر اتر آتے ہیں اور انھیں اس بات کا ذرا بھی پاس و لحاظ و خوف نہیں ہوتا کہ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں نبیِ صادق و مصدوق علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا ہے: ”**مَنْ اَفْتٰی بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلَعَنَتْہُ مَلٰئِکَۃُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ**“ جو بغیر علم کے فتویٰ دے اس پر آسمانوں اور زمین کے فرشتوں کی لعنت ہے۔

عبادت کی ادائیگی میں بھی بہت سے لوگ لاپرواہی برتتے ہیں اور جس طرح جی میں آتا ہے بجالاتے ہیں ان سے کہو تو بڑی آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ اللہ قبول کرنے والا ہے۔ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ عبادات میں غلطیاں کرتے رہو، مسائلِ شرعیہ سے بے توجہی برتتے رہو، اپنی مرضی کے مطابق عمل کرتے رہو سب قبول ہو جائے گا۔معاذ اللہ رب العلمین۔

اگر عبادت صحیح طریقے پر ادا کرنے کی اہمیت نہ ہوتی تو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علمِ دین حاصل کرنے کی اس قدر تاکید کیوں فرمائی ہے اور عبادات میں صحیح طریقے کی رعایت نہ کرنے والوں پر سخت وعیدیں کیوں فرمائی ہیں؟ مثلاً وضو کی بڑی فضیلتیں ہیں یہاں تک کہ وضو کے غسالہ کے ساتھ اعضائے وضو سے گناہ بھی جھڑ جاتے ہیں مگر وضو میں لاپروائی برتنے پر سخت وعیدیں بھی فرمائی گئی ایک موقعہ پر بعض صحابہ نے عجلت میں وضو کیا اور ان کی ایڑیوں کو پانی نہیں لگا جب حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا ''وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ'' ایڑیوں کے لیے جہنم کی تباہی ہے وضو پورا کرو۔(مسلم شریف)

ملاحظہ ہو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جس طرح بھی تم نے وضو کرلیا کافی ہے اللہ تعالیٰ قبول کرنے والا ہے بلکہ وعیدِ شدید فرمائی اور صرف ایڑی خشک رہ جانے پر وضو مکمل کرنے کا حکم فرمایا۔

اسی طرح نماز سے متعلق حدیث شریف میں ہے کہ ایک صاحب مسجد میں حاضر ہوئے اور رسولِ اکرم سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی ایک جانب تشریف فرما تھے انھوں نے نماز پڑھی پھر خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا حضور نے فرمایا ''وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ'' (وعلیک السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمھاری نماز نہیں ہوئی) وہ صاحب گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا حضور نے فرمایا ''وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ'' (وعلیک السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمھاری نماز نہیں ہوئی) تیسری مرتبہ میں یا اس کے بعد انھوں نے عرض کی یارسول اللہ مجھے تعلیم فرمائیے تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کا مکمل طریقہ ارشاد فرمایا اور تعدیلِ ارکان کی تاکید فرمائی۔(بخاری، مسلم)

یہاں بھی سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ان کی نماز میں کچھ کمی ملاحظہ فرمائی تو یہ نہیں فرمایا کہ رہنے دو جس طرح بھی چاہو پڑھ لو اللہ قبول فرمانے والا ہے بلکہ فرمایا "**وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ**" جاؤ نماز پڑھو کہ تم نے نماز نہیں پڑھی صحیح طریقہ پر نماز پڑھنے کی تاکید اس قدر ہے کہ رکوع وسجود مکمل نہ کرنے والے کو نماز کا چور فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "**اَسْوَاُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ**" سب میں برا وہ چور ہے جو اپنی نماز سے چراتا ہے صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ نماز سے کیسے چراتا ہے؟ فرمایا "**لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا**" رکوع وسجود پورا نہیں کرتا۔ (مسند امام احمد)

ان چند نظائر سے یہ بالکل واضح ہے کہ عبادات کے جو طریقے ارشاد فرمائے گئے ان طریقوں کی رعایت نہ کرنے کی صورت میں یا تو عبادت سرے سے ہوتی ہی نہیں یا ناقص و نامکمل ہوتی ہے جس کا اعادہ واجب و لازم ہوتا ہے۔

اسی لیے مسلمانوں پر اتنا علمِ دین سیکھنا جس سے وہ فرائض وواجبات صحیح طریقے پر ادا کرسکیں فرض کیا گیا تا کہ عبادتیں باطل یا ناقص نہ ہوں اور کامل طور پر وہ اپنے فریضہ سے سبکدوش ہوسکیں۔

حج ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن اور فرضِ قطعی ہے یہ صاحبِ استطاعت مکلف مسلمان پر زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے اور اکثر کو یہ سعادت صرف ایک ہی بار نصیب ہوتی ہے دیگر فرائض کے مقابلہ میں اس کا طریقہ زیادہ مشکل اور دشوار ہے اور اس کے مسائل بھی کثیر ہیں حج کرنے والے کیلئے اس لیے بھی دشواریاں پیش آتی ہیں کہ دیگر عبادات کو وہ بار بار دیکھتا اور کرتا رہتا ہے مگر حج کے سارے معمولات اکثر حضرات کیلئے بالکل اجنبی ہوتے ہیں نہ کبھی دیکھے اور نہ کئے۔ قدم قدم پر رہنمائی کی ضرورت ذرا سی غفلت اور لاعلمی کی وجہ سے حج کے فاسد یا نامکمل ہونے کا اندیشہ رہتا ہے تھوڑی سی لاپروائی کی بنا پر کفارہ لازم ہونے کا خوف دامن گیر رہتا ہے لہٰذا عازمینِ حج وزیارت کے لئے لازم وضروری ہے کہ وہ حج وزیارت کے ضروری مسائل اچھی طرح سیکھ لیں اور ذہن نشین کرلیں تا کہ حج جس کا موقع بڑی مشکل سے ملتا ہے اور اکثر کو ایک ہی بار میسر آتا ہے وہ ضائع وفاسد ہونے سے محفوظ رہے اور کامل طریقہ پر ادا ہوسکے۔

یوں تو ہر مسلمان کو تمام فرائض وواجبات کا صحیح علم ہونا چاہیے مگر جو کسی عبادت کا ارادہ کرے اس پر لازم ہے کہ اس عبادت کے طریقہ اور اس کی ضروری واہم باتیں ضرور سیکھ لے تا کہ ثواب کے بجائے گناہ نہ لازم آجائے اسی طرح جولوگ حج جیسی عظیم عبادت کا عزم وارادہ کریں وہ خصوصی طور پر اس جانب توجہ دیں، غفلت وبے توجہی کا شکار نہ رہیں، حج وزیارت سے متعلق صحیح اور مستند کتابوں کا مطالعہ کریں سنی علماء سے اس سلسلہ میں رجوع کریں اور جو باتیں سمجھ میں نہ آئیں ان کے متعلق دریافت کریں۔ حج وزیارت کیتربیتی نشستوں میں شرکت کریں اور جو کچھ بتایا اور سمجھایا جائے اسے ذہن میں محفوظ رکھیں۔ محض یہ سوچ کر نہ رہ جائیں کہ فلاں کا ساتھ ہے اور اس نے کئی حج کیے ہیں کیونکہ جنہوں نے کئی کئی بار حج کیا ہے انھیں بھی صریح غلطی کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے بلکہ بعض تو اس قدر بے باک ہوتے ہیں کہ انہیں کسی غلطی پر تنبیہ کرو تو متنبہ ہونے کے بجائے جواب دیتے ہیں کہ رہنے دو ہم نے اتنے حج کیے ہیں اور ایسے ہی کیا ہے۔ لہٰذا خود سیکھنا اور اس موضوع پر کسی کتاب کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔

حج وزیارت کے موضوع پر اردو زبان میں بہت ساری کتابیں ہیں لیکن اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت سیدنا امام احمد رضا فاضلِ بریلوی قدس سرہ العزیز کے فتاویٰ رضویہ جلد چہارم کی کتاب الحج اور ان کے خلیفۂ ارشد صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ محمد امجد علی علیہ الرحمتہ والرضوان کی فقۂ حنفی میں مشہور ومعروف تصنیفِ لطیف ''بہارِ شریعت'' کا حصۂ ششم اس موضوع پر بہت ہی جامع مستند اور مبسوط کتابیں ہیں۔ لیکن مکمل فتاویٰ رضویہ یا مکمل بہارِ شریعت رکھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ اسی لیے بعض احباب کی فرمائش ہوئی کہ بہارِ شریعت حصۂ ششم سے وہ مسائل جن کی آجکل ضرورت نہیں جیسے پانی کے جہاز اور اونٹ کے سفر وغیرہ کے بیان حذف کر دئیے جائیں اور آج کل کے لحاظ سے جو ضرورت کی باتیں ہوں وہ حاشیہ میں ذکر کر دی جائیں اور یہ حصہ علیحدہ شائع کیا جائے تا کہ آسانی کے ساتھ عازمینِ حج وزیارت ہمراہ لے جاسکیں اور اسکی افادیت عام وتام ہو جائے۔ اس فرمائش پر میں نے بہارِ شریعت کے حصۂ ششم سے کچھ باتیں حذف کر دیں اور مختصر احواشی تحریر کیے، مکۂ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت گاہوں کی تفصیل کا اضافہ کیا اور وہ حصہ، حج وعمرہ کے مسائل وفضائل، کے نام سے شائع ہوا جسے لوگوں نے کافی پسند کیا۔

عازمین حج کی رہنمائی کیلئے اراکینِ ریاض الھدٰی عرصہ دراز سے ماہ شوال المکرم یا ذوالقعدہ میں حج و زیارت کی مشق وتربیت کا سہ روزہ پروگرام منعقد کرتے ہیں اور برس ہابرس سے یہ خادم فقیرِ قادری وہاں حاضر ہوکرلوگوں کو حج وزیارت کا طریقہ بتاتا ہے، مسائل سکھاتا ہے اور سوالات کے جوابات دیتا ہے۔ ان حضرات کی عرصہ سے فرمائش تھی کہ بہارشریعت کے حصۂ ششم کو مزید مختصر اور سہل کرکے زیادہ سے زیادہ شائع کیا جائے اس سلسلہ میں انھوں نے کمپیوٹر کے ذریعہ کام بھی شروع کردیا اور ان کے پیہم اصرار پر مجھے بھی توجہ دینی پڑی اور نتیجہ میں یہ رسالہ بنام'' بہارِ حج ''منصّۂ شُہود پر آیا۔

'' بہارِ حج '' کی اکثر عبارتیں بہارِشریعت اور فتاویٰ رضویہ ہی سے ماخوذ ہیں، عبارت کو مختصر اور سہل کرنے کی کوشش کی ہے کچھ ضروری باتوں کا اضافہ بھی کیا ہے۔ مکۂ مظّمہ اور مدینہ طیبہ کی زیارت گاہوں، مسجد نبوی شریف کے مخصوص ستونوں اور سفر میں نماز قصر کرنے کے مسائل وغیرہ کی تفصیل بھی ذکر کردی ہے تاکہ اسکی افادیت بڑھ جائے۔ بہارِشریعت کی تلخیص کرنے میں عبارات وترتیب میں کافی تغیر وتبدل واقع ہوا ہے اور مجھ جیسے کم علم وکوتاہ فہم سے غلطی وخطا کا امکان بہت زیادہ ہے کہیں میری کوتاہیاں اور غلطیاں اس علم کے کوہِ گراں منبعِ علم وفیضانِ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے علوم کے سچے وارث صدرالشریعہ بدرالطریقہ کی مقدس ذات کی طرف منسوب نہ ہوجائیں محض یہی خوف دامن گیر تھا جس کی وجہ سے اس کتاب کی نسبت حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمتہ والرضوان کی طرف نہیں کی گئی اور اسکی ترتیب وتالیف مجھ کم مایہ وکم علم فقیرِ قادری سے منسوب ہوئی کہ اِس ہیچمدان سے قدم پر قدم غلطیوں کا امکان اور اُن کے قلم و زبان کو ربِ قدیر نے لغزشوں سے حفظ وامان میں رکھا ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ اگر کوئی غلطی یا خامی نظر آئے تو برائے مہربانی اس کی نشاندہی فرمائیں تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔

اخیر میں اس کتاب سے استفادہ کرنے والے تمام حجاجِ کرام وزائرینِ حرمینِ طیبین سے درخواست ہے کہ مجھ کم علم کو اور میرے احبابِ اہلسنت بالخصوص اراکینِ ریاض الھدٰی کو جن کی کاوش و کوشش اور سعیٔ پیہم سے یہ کتاب معرضِ وجود میں آئی اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں اور بارگاہِ رسالت میں ہمارے لیے شفاعت کی درخواست کریں مولیٰ تعالیٰ آپ کو دارین میں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین

ربِ قدیر اپنے حبیبِ لبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقہ میں ہماری اس کوشش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور خواص وعوام میں اسے مقبول فرمائے اس سے افادہ واستفادہ کو عام وتام کرے، ہم سے جو غلطیاں اور فروگذاشت ہوگئی ہوں انھیں عفو ودرگذر فرمائے اور مزید دینی خدمات کی توفیقِ رفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وصحبہ اجمعین۔

فقط گدائے مفتیِ اعظم وفقیہِ اعظم
محمود اختر القادری عفی عنہ
خادمُ الافتاء رضوی امجدی دارالافتاء
ممبئی ۔ ۳
۹۔صفر المظفر ۱۴۲۹ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بہارِ حج

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

(۱) ایمان (۲) نماز (۳) روزہ (۴) زکوٰۃ (۵) حج

حج وہ رکنِ اسلام ہے جو صرف اُس مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے جو اِس کی استطاعت رکھتا ہو۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

اس عظیم عبادت کی سعادت بار بار نصیب نہیں ہوتی۔ اکثر لوگوں کو زندگی میں حج کا ایک ہی بار موقع ملتا ہے۔ اگر خدانخواستہ اس میں کوئی خامی یا نقص واقع ہو جائے تو سخت محرومی اور زندگی بھر کا پچھتاوا ہو۔ اس لئے سفرِ حج سے پہلے ہی اس کے احکام ومسائل اچھی طرح سیکھ لینا چاہیے تا کہ حجِ مبرور کی سعادت حاصل ہو کہ حجِ مبرور ہی کے بارے میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا ثواب جنت ہی ہے۔

کسی بھی عبادت کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہونے کی بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ اللہ ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر کی گئی ہو۔ جب ہم کسی عبادت کے احکام اور طریقے سے واقف ہی نہ ہوں تو ہمارے لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم اس عبادت کو کَمَاحَقُّہٗ کامل طریقے سے ادا کرسکیں اور نہ ہی ہم یہ جان سکتے ہیں کہ اس عبادت کی ادائیگی میں ہم سے کیا کوتاہیاں اور غلطیاں سرزد ہوئیں، لہٰذا یہ اشد ضروری ہے کہ ہم عبادت کے تعلق سے شریعتِ مطہرہ کے بتائے ہوئے طریقے کو سیکھیں اور عبادت کے دوران اسے ذہن میں رکھیں اور حسبِ استطاعت کوشش کریں کہ ہماری عبادت مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق ادا ہو۔ اور پھر خدانخواستہ ہم سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسی علم کی روشنی میں اس کا تدراک کیاجائے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کے جو فضائل بیان فرمائے ہیں وہ اُسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب حج کی ادائیگی اَحسن طریقے سے ہوگی اور اگر عبادت ہی ناقص ہو تو کامل فضیلت کی توقع کیسے؟ بلکہ عبادت

کے مسائل نہ سیکھنا اور اللہ و رسول کے بتائے ہوئے طریقہ کے خلاف عبادت کرنا اللہ و رسول کو ناراض کرنا اور گناہ و معصیت میں مبتلا ہونا ہے۔ وہ لوگ جو حج وعمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں ان کو چاہیے کہ وہ اس کتاب کا بغور مطالعہ کریں اور حج وعمرہ کے تمام مسائل ذہن نشیں فرمالیں۔ مختلف دعائیں جو اس کتاب میں نقل کی گئی ہیں وہ بھی ہو سکے تو یاد کرلیں۔ دعائیں یاد نہ ہوں تو پریشان وفکر مند نہ ہوں بلکہ ہر موقع پر درود شریف پڑھیں کہ تمام دعاؤں سے بہتر وافضل ہے۔ اور اگر میسر ہو تو کسی سُنّی عالِم دین کے حج کے تربیتی پروگرام میں شریک ہو کر اپنی معلومات کو پختہ کرلیں تا کہ حج کامل طریقے سے ادا ہو سکے اور آپ حج کے فیضان و برکات سے مستفید ہوں۔

حج وعمرہ کے فضائل

ارشاداتِ ربّانی

۱۔ ”اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۹۶
فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ
وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۹۷ “

(سورۂ آل عمران آیت ۹۶۔۹۷)

(بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ برکت والا اور سارے جہاں کا راہنما اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے)

نوٹ: اس کتاب میں قرآنی آیتوں کے تراجم کنزالایمان شریف سے ماخوذ ہیں۔

۲۔ ”وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط“ (سورۂ بقرہ آیت ۱۹۶)

(اور حج و عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو)

ارشاداتِ نبویہ

حدیث ۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا ”اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا لہٰذا حج کرو ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہر سال؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا انہوں نے تین بار یہ کلمہ کہا ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم سے نہ ہو سکتا۔ پھر ارشاد فرمایا جب تک میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو، اگلے لوگ کثرتِ سوال اور پھر انبیاء کی مخالفت سے ہلاک ہوئے لہٰذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔“ (مسلم)

حدیث ۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ و رسول پر ایمان لانا عرض کی گئی اس کے بعد کیا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا حجِ مبرور۔ (بخاری، مسلم)

حدیث ۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”جس نے حج کیا اور رَفث (فحش کلام) نہ کیا اور فِسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔“ (بخاری، مسلم)

حدیث ۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ”عمرہ سے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حجِ مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔“ (بخاری، مسلم)

حدیث ۵: حضرت ابنِ عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”حج اُن گناہوں کو دفع کر دیتا ہے جو پیشتر ہوئے ہیں۔“ (مسلم)

حدیث ۶: ام المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”حج کمزوروں کے لیے جہاد ہے۔“ (ابن ماجہ)

حدیث ۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ کیا عورتوں پر جہاد ہے؟ فرمایا ''ہاں ان کے ذمے وہ جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں، حج وعمرہ۔'' (ابن ماجہ)

حدیث ۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تمہارا جہاد حج ہے۔'' (بخاری، مسلم)

حدیث ۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''حج وعمرہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حجِ مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔'' (ترمذی)

حدیث ۱۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔'' (بخاری، مسلم)

حدیث ۱۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسا اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔'' (بزار)

حدیث ۱۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''جو مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ واپس آئے اس کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کے مثل لکھی جائیں گی پوچھا گیا حرم کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے فرمایا ہر نیکی ایک لاکھ نیکی ہے۔'' (ابنِ خزیمہ، حاکم)

اس حساب سے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ہوئیں۔ واللہ ذوالفضل العظیم

حدیث ۱۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''حاجی کی مغفرت ہوجاتی ہے اور حاجی جس کے لیے استغفار کرے اس کی بھی۔'' (طبرانی)

حدیث ۱۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''حجِ فرض جلد ادا کرو کہ کیا معلوم کیا پیش آئے۔'' (اصبہانی)

ایک اور روایت میں یوں ہے کہ ''جس کا حج کرنے کا ارادہ ہو تو جلدی کرے۔'' (ابو داوٗد، دارمی)

حدیث ۱۵: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''داوٗد علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ جب تیرے بندے تیرے گھر کی زیارت کو آئیں تو انہیں تو کیا عطا فرمائے گا؟ فرمایا ہر زائر کا اس پر حق ہے جس کی زیارت کو جائے ان کا مجھ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں انہیں عافیت دوں گا اور جب مجھ سے ملیں گے تو ان کی مغفرت فرمادوں گا۔'' (طبرانی)

حدیث ۱۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو حج کے لیے نکلا اور مر گیا قیامت تک اس کے لیے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اس کے لیے قیامت تک عمرہ کرنے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور مر گیا اس کے لیے قیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔'' (ابو یعلیٰ)

حدیث ۱۷: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''جو حج یا عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اس کی پیشی نہیں ہوگی نہ حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا تو جنت میں داخل ہو جا۔'' (طبرانی، بیہقی)

حدیث ۱۸: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جسے حج کرنے سے نہ حاجتِ ظاہرہ مانع ہوئی نہ ظالم بادشاہ نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے پھر بغیر حج کئے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔'' (دارمی)

اسی کے مثل ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (بہارِ شریعت)

مسائلِ فقہیہ

حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبۂ معظّمہ کے طواف کا اور اس کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے کہ اس میں یہ افعال کئے جائیں تو یہ حج ہے۔ حج ۹ ھ میں فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے جو اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے مگر عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے۔

دکھاوے کے لیے حج کرنا اور مالِ حرام سے حج کو جانا حرام ہے۔

حج کو جانے کے لیے جس سے اجازت لینا واجب ہے بغیر اس کی اجازت کے جانا مکروہ ہے مثلاً ماں باپ اگر اس کی خدمت کے محتاج ہوں اور ماں باپ نہ ہوں تو دادا دادی کا بھی یہی حکم ہے۔ یہ حکم صرف حجِ فرض کا ہے اور حجِ نفل ہو تو مطلقاً والدین کی اطاعت کرے۔

جب حج کے لیے جانے پر قادر ہو حج فوراً فرض ہو گیا یعنی اسی سال میں اور اب تاخیر گناہ ہے اور چند سال تک نہ کیا تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مردود مگر جب کرے گا ادا ہی ہے قضا نہیں۔

مال موجود تھا اور حج نہ کیا پھر وہ مال ختم ہو گیا تو قرض لے کر جائے اگر چہ یہ جانتا ہو کہ یہ قرض ادا نہ ہو گا مگر نیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ قدرت دے گا تو ادا کر دوں گا پھر اگر ادا نہ ہو سکا اور نیت ادا کی تھی تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر مواخذہ نہ فرمائے۔ حج کا وقت شوال سے دسویں ذی الحجہ تک ہے کہ اس سے پیشتر حج کے افعال نہیں ہو سکتے۔

حج واجب ہونے کی شرطیں

حج واجب ہونے کی چند شرطیں ہیں جب تک وہ سب نہ پائی جائیں حج فرض نہیں ہوتا۔

۱۔ اسلام: مسلمان ہونا۔

۲۔ دارالحرب میں ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ جانتا ہو کہ حج اسلام کے فرائض میں داخل ہے اور دارالاسلام میں ہو تو حج فرض ہو جائے گا اگر چہ حج کا فرض ہونا اسے معلوم نہ ہو۔

۳۔ بالغ ہونا: نابالغ پر حج واجب نہیں۔

۴۔ عاقل ہونا: حج مجنوں پر فرض نہیں۔

۵۔ تندرست ہونا: کہ حج کو جا سکے یعنی کہ اس کے اعضا سلامت ہوں انکھیارا ہو اپاہج اور فالج والے یا جس کے پاؤں کٹے ہوں اور ایسے بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں یونہی اندھے پر بھی واجب نہیں۔

۶۔ سفر کے خرچ کا مالک ہونا: اپنے وطن سے مکۂ معظّمہ تک جانے اور وہاں سے واپس آنے کے اوسط درجے کے اخراجات پر قادر ہو اور واپسی تک عیال کا نفقہ اور مکان کی مرمت کیلئے کافی مال چھوڑ جائے۔

۷۔ سواری پر قادر ہونا: خواہ سواری اس کی ملک ہو یا اس کے پاس اتنا مال ہو کہ کرایہ پر لے سکے۔

۸۔ وقت ہونا: یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائے جائیں۔

شرائطِ ادا

مندرجہ ذیل شرطیں پائی جائیں تو خود حج کو جانا ضروری ہے اور سب نہ پائی جائیں تو خود جانا ضروری نہیں بلکہ دوسرے سے کرا سکتا ہے یا وصیت کر جائے۔

۱۔ راستہ میں امن ہونا: یعنی اگر غالب گمان سلامتی کا ہو تو جانا واجب اور غالب گمان یہ ہو کہ بد امنی سے جان ضائع ہو جائے گی تو جانا ضروری نہیں۔

۲۔ عورت کے ساتھ محرم ہونا: عورت کو مکہ تک جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو یعنی بانوے کیلومیٹر کا فاصلہ تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا شرط ہے خواہ وہ عورت جوان ہو یا بڑھیا اور تین دن سے کم کی راہ ہو تو بغیر محرم اور شوہر کے بھی جا سکتی ہے۔

۳۔ عورت کا عدت میں نہ ہونا: وہ عدت وفات کی ہو یا طلاق کی، بائن کی ہو یا رجعی کی۔

۴۔ قید میں نہ ہونا: مگر جب کسی حق کی وجہ سے قید میں ہو اور اس کے ادا کرنے پر قادر ہو تو یہ عذر نہیں اور بادشاہ اگر حج کو جانے سے روکتا ہو تو یہ عذر ہے۔

حج کے فرائض

حج میں یہ چیزیں فرض ہیں:

۱۔ احرام کہ یہ شرط ہے۔

۲۔ وقوفِ عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پیشتر تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا۔

۳۔ طوافِ زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے، وقوفِ عرفہ اور طوافِ زیارت حج کے رکن ہیں۔

۴۔ نیت یعنی کہ دل کا پکا ارادہ ہو۔ ۵۔ ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا پھر وقوف پھر طواف۔

۶۔ ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا یعنی وقوف اس وقت ہونا جو مذکور ہوا اس کے بعد طواف اس کا وقت وقوف کے بعد سے آخر عمر تک ہے۔

۷۔ مکان یعنی وقوف زمینِ عرفات میں ہونا سوا بطنِ عُرَنہ کے اور طواف کا مکان مسجد الحرام شریف ہے۔

حج کے واجبات

حج کے واجبات یہ ہیں:

۱۔میقات سے احرام باندھنا یعنی میقات سے بغیر احرام نہ گذرنا، میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا تو جائز ہے۔

۲۔صفا مروہ کے درمیان دوڑنا اس کو سعی کہتے ہیں۔

۳۔سعی کو صفا سے شروع کرنا اور اگر مروہ سے شروع کی تو پہلا پھیرا شمار نہ کیا جائے۔

۴۔اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا۔سعی کا طواف کے کم سے کم چار پھیروں کے بعد ہونا۔

۵۔دن میں وقوفِ عرفہ کیا تو اتنی دیر تک وقوف کرے کہ آفتاب ڈوب جائے خواہ آفتاب ڈھلتے ہی شروع کیا ہو یا بعد میں، غروبِ آفتاب تک وقوف میں مشغول رہے اور اگر رات میں وقوف کیا تو اس کے لیے کسی خاص حد تک وقوف کرنا واجب نہیں مگر وہ اس واجب کا تارک ہوا کہ دن میں غروب تک وقوف کرتا۔

۶۔وقوف میں رات کا کچھ جز آجانا۔

۷۔مزدلفہ میں ٹھہرنا۔

۸۔مغرب اور عشا کی نمازیں وقتِ عشا میں مزدلفہ میں آکر پڑھنا۔

۹۔تینوں جمروں پر دسویں گیارھویں اور بارھویں، تینوں دن کنکریاں مارنا یعنی دسویں کو صرف جمرۃ العقبہ پر اور گیارھویں بارھویں کو تینوں جمرات کی رمی کرنا۔

۱۰۔جمرۂ عقبہ کی رمی دسویں کے دن حلق سے پہلے ہونا۔

۱۱۔ہر روز کی رمی کا اسی دن ہونا۔

۱۲۔سر منڈانا یا بال کتروانا۔

۱۳۔اور اس کا ایامِ نحر (دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ) میں اور

۱۴۔حرم شریف میں ہونا اگرچہ منٰی میں نہ ہو۔

۱۵۔قران وتمتع والے کو قربانی کرنا۔

۱۶۔اس قربانی کا حرم اور ایامِ نحر میں ہونا۔

۱۷۔طوافِ افاضہ کا اکثر حصہ ایام نحر میں ہونا عرفات سے واپسی کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اس کا نام طوافِ افاضہ ہے اور اسے طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں۔

۱۸۔طواف حطیم کے باہر سے ہونا۔

۱۹۔داہنی طرف سے طواف کرنا یعنی کعبۂ معظّمہ طواف کرنے والے کی بائیں جانب ہو۔

۲۰۔عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا۔

۲۱۔طواف کرنے میں نجاستِ حکمیہ سے پاک ہونا یعنی بے غسل یا بے وضو نہ ہونا اگر بے وضو یا جنابت میں طواف کیا تو اعادہ کرے۔

۲۲۔طواف کرتے وقت ستر چھپا ہونا۔

۲۳۔طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔اگر نہ پڑھی تو دَم واجب نہیں۔

۲۴۔کنکریاں پھینکنے، قربانی کرنے، سر منڈانے اور طواف میں ترتیب ہونا یعنی پہلے کنکریاں پھینکے پھر غیر مفرد قربانی کرے پھر سر منڈائے پھر طواف کرے۔

۲۵۔طوافِ صدر یعنی میقات سے باہر کے رہنے والوں کے لیے رخصت کا طواف کرنا۔جو عورت حیض یا نفاس سے ہے اور طہارت سے پہلے قافلہ روانہ ہو رہا ہو تو اس پر طوافِ رخصت نہیں۔

۲۶۔وقوفِ عرفہ کے بعد طوافِ زیارت اور سر منڈانے تک جماع نہ ہونا۔

۲۷۔احرام کے ممنوعات مثلاً سلا کپڑا پہننے اور مونھ یا سر چھپانے سے بچنا۔

نوٹ: واجب کے ترک سے دَم لازم آتا ہے خواہ قصداً ترک کیا ہو یا سہواً، خطا کے طور پر ہو یا بھول کر، وہ شخص اس کا واجب ہونا جانتا ہو یا نہیں ہاں اگر قصداً کرے اور جانتا بھی ہو تو گنہگار بھی ہوگا مگر واجب کے ترک کرنے سے حج باطل نہ ہوگا البتہ بعض واجب کا اس حکم سے استثناء ہے کہ ترک پر دَم لازم نہیں ہوتا مثلاً طواف کے بعد کی دو رکعتیں یا کسی عذر کی وجہ سے سر منڈانا یا مزدلفہ میں مغرب کی نماز کا عشاء تک مؤخر نہ کرنا یا کسی واجب کا ترک ایسے عذر کی وجہ سے ہو جس کو شرع نے معتبر رکھا ہو یعنی وہاں اجازت دی ہو اور کفارہ ساقط کر دیا ہو۔ان صورتوں میں دم لازم نہیں۔

حج کی سنتیں

حج میں یہ باتیں سنت ہیں:

۱۔طوافِ قدوم یعنی میقات کے باہر سے آنے والا مکۂ معظّمہ میں حاضر ہوکر سب سے پہلا جوطواف کرے اسے طوافِ قدوم کہتے ہیں طوافِ قدوم مفرد اور قارن کے لیے سنت ہے متمتع کے لیے نہیں۔

۲۔طواف کا حجرِ اسود سے شروع کرنا۔

۳۔طوافِ قدوم اور طوافِ فرض میں رمل کرنا۔

۴۔صفاومروہ کے درمیان جو دو میلِ اخضر ہیں ان کے درمیان دوڑنا۔

۵۔آٹھویں کی فجر کے بعد مکہ سے روانہ ہونا تاکہ منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں۔

۶۔نویں رات منیٰ میں گزارنا۔

۷۔آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانہ ہونا۔

۸۔وقوفِ عرفہ کے لیے غسل کرنا۔

۹۔عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں رات کو رہنا۔

۱۰۔اور آفتاب نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کو چلا جانا۔

۱۱۔دس اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں(گیارھویں اور بارھویں شب)ان کو منیٰ میں گزارنا اور اگر تیرھویں کو بھی منیٰ میں رہا تو بارھویں کے بعد کی رات کو بھی منیٰ میں رہے۔

۱۲۔ابطح یعنی وادیِ مُحَصَّب میں اترنا اگرچہ تھوڑی ہی دیر کے لیے ہو۔

آدابِ سفر

۱۔جس کا قرض آتا ہو یا امانت پاس ہو ادا کردے جن کے مال ناحق لیے ہوں واپس دے یا معاف کرالے اگر پتہ نہ چلے تو اتنا مال فقیروں کو دیدے۔جس کا اس پر قرض آتا ہے اس وقت نہ دے سکے تو اس سے بھی اجازت لے۔

۲۔نماز، روزہ، زکوٰۃ جو عبادات ذمہ پر ہوں ادا کرے اور تائب ہو آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے۔

۳۔جس کی اجازت کے بغیر سفر مکروہ ہے جیسے ماں باپ شوہر اسے رضامند کرے۔حج فرض کسی کے اجازت نہ دینے سے رک نہیں سکتا اجازت میں کوشش کرے نہ ملے جب بھی چلا جائے۔

۴۔اپنی نیت کو درست کرلے، اِس سفر سے مقصود صرف اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا ہو ریا وسمعہ وفخر سے بچا رہے۔

۵۔عورت کے ساتھ جب تک شوہر یا محرم بالغ قابلِ اطمینان نہ ہو جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے سفر حرام ہے اگر کرے گی حج ہو جائے گا مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔

۶۔توشہ مالِ حلال سے لے ورنہ قبولِ حج کی امید نہیں اگرچہ فرض اتر جائے گا اگر اپنے مال میں کچھ شبہ ہو تو قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کرے۔

۷۔حاجت سے زیادہ توشہ لے کر رفیقوں کی مدد اور فقیروں پر تصدق کرتا چلے یہ حجِ مبرور کی نشانی ہے۔

۸۔عالم کُتبِ فقہ بقدر کفایت ساتھ لے لے اور جو مسائل سے ناواقف ہے وہ کسی عالم کے ساتھ جائے یہ بھی نہ ملے تو کم از کم یہ رسالہ ہمراہ ہو۔

۹۔آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ یہ سنت ہے۔

۱۰۔اکیلا سفر نہ کرے کیوں کہ یہ منع ہے۔رفیق دیندار اور صالح ہو کہ بد دین کے ہمراہ ہرگز نہ جائے اِس سے اکیلا جانا بہتر۔

۱۱۔حدیث میں ہے کہ جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں، اس میں کاموں کا انتظام رہتا ہے۔امیر اسے بنائیں جو خوش خلق، عاقل اور دیندار ہو۔امیر کو چاہیے کہ اپنے رفیقوں کے آرام کو اپنی آسائش پر مقدم رکھے۔

۱۲۔چلتے وقت سب عزیزوں دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کرائے اور اب ان پر لازم کہ دل سے معاف کردیں حدیث میں ہے کہ جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت لائے اس پر واجب ہے کہ قبول کرلے ورنہ حوضِ کوثر پر آنا نصیب نہ ہوگا۔

۱۳۔وقتِ رخصت سب سے دعا کرائے کہ برکت حاصل ہوگی کیوں کہ دوسروں کی دعا کے قبول ہونے کی

زیادہ امید ہے اور یہ نہیں معلوم کہ کس کی دعا مقبول ہو لہٰذا سب سے دعا کرائے اور وہ لوگ جو حاجی یا کسی کو رخصت کریں تو وقتِ رخصت اس کے لے دعا کریں۔

۱۴۔لباسِ سفر پہن کر گھر میں چار رکعت نفل نماز اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکت میں الحمد شریف کے بعد سورہ کافرون دوسری میں سورہ اخلاص تیسری میں سورہ فلق اور چوتھی میں سورہ ناس پڑھیں۔ یہ رکعتیں واپس آنے تک اس کے اہل و مال کی نگہبانی کریں گی۔

۱۵۔گھر سے نکلنے کے پہلے اور بعد کچھ صدقہ کرے۔

۱۶۔گھر سے نکلے تو یہ خیال کرے جیسے دنیا سے جا رہا ہے۔ چلتے وقت یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ" ان شاء اللہ واپسی تک مال و اہل وعیال محفوظ رہیں گے۔

۱۷۔دروازہ سے باہر نکلتے ہی یہ دعا پڑھے اور درود شریف کی کثرت کرے:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"

۱۸۔سب سے رخصت ہونے کے بعد اپنی مسجد سے رخصت ہو، اگر وقتِ کراہت نہ ہو تو اس میں دو رکعت نفل نماز پڑھے۔

۱۹۔اسی وقت آیۃ الکرسی، سورہ کافرون، سورہ اذا جاء، سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس سب مع بسم اللہ پڑھے پھر آخر میں ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ لے ان شاء اللہ راستہ بھر آرام سے رہے گا۔

۲۰۔نیز اس وقت "اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ" ایک بار پڑھ لے بالخیر واپس آئے گا۔

۲۱۔جب سواری پر سوار ہو بسم اللہ شریف تین بار اور "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ایک بار کہے پھر یہ پڑھے:

"سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ"

۲۲۔اگر پانی کے جہاز میں سوار ہو یہ کہے:

"بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○"

ان شاء اللہ ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔

۲۳۔ واپسی کی تاریخ اور وقت کی اطلاع آنے سے پہلے دیدے، بغیر اطلاع ہرگز نہ جائے خصوصاً رات میں۔

۲۴۔ لوگوں کو چاہیے کہ حاجی کا استقبال کریں اور اس کے گھر پہنچنے سے قبل دعا کرائیں کہ حاجی جب تک اپنے گھر میں قدم نہیں رکھتا اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۲۵۔ سب سے پہلے اپنی مسجد میں آکر دو رکعت نفل پڑھے، پھر دو رکعت گھر میں آکر پڑھے اس کے بعد سب سے بکشادہ پیشانی ملے۔

۲۶۔ عزیزوں اور دوستوں کے لیے کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لائے۔ حاجی کا تحفہ تبرکاتِ حرمین شریفین سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے؟ دوسرا تحفہ دعا کا کہ گھر پہنچنے سے پہلے استقبال کرنے والوں اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کرے۔

۲۷۔ جب آپ حج اور عمرہ کے سفر پر نکلیں گے تو جگہ جگہ دشواریاں پیش آئیں گی۔ آپ کو اپنے ہمراہیوں سے یا عرب باشندوں سے تکلیف پہنچے گی۔ ایسی صورت میں آپ صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ نہ ہی شکوہ و شکایت زبان پر لائیں اور نہ ہی کسی سے جھگڑا مول لیں اس سے ثواب میں کمی ہو سکتی ہے۔ کیوں کہ اللہ عزوجل نے قبولِ حج کے لیے تین شرطیں بیان فرمائی ہیں:

"فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ" (سورۂ بقرہ۔ آیت ۱۹۷)

(تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت تک)

آپ کو جب کبھی کسی معصیت کا خیال ہو فوراً سر جھکا کر قلب کی طرف متوجہ ہوں اور اس آیت کی تلاوت کریں اور لاحول شریف پڑھیں تو یہ بات جاتی رہے گی، ضروری نہیں کہ جھگڑے کی ابتدا آپ کی طرف سے ہو یا آپ کے رفقاء ہی کے ساتھ جدال ہو بلکہ بعض اوقات امتحاناً کسی سے بھی بے سبب الجھا دیتے

ہیں بلکہ سب وشتم ولعن وطعن کو تیار ہوتے ہیں آپ ہر وقت ہوشیار رہیں۔ مبادا ایک دو کلمے میں ساری محنت اور روپیہ برباد ہو جائے۔ اہلِ مکہ سخت مزاج ہوتے ہیں ان سے نرمی اختیار کریں اور خصوصاً اہلِ مدینہ کے افعال پر اعتراض نہ کریں، نہ ہی دل میں کدورت لائیں۔ اسی میں دونوں جہاں کی سعادت ہے

۲۸۔ خبردار دورانِ سفر نماز ہرگز ہرگز ترک کریں کہ یہ گناہِ کبیرہ ہے۔ اور آپ اللہ و رسول کے دربار میں حاضر ہونے جا رہے ہو اور ان کے حکم کی نافرمانی کرتے ہو! کیا وہ آپ سے راضی ہوں گے؟ بہت سے حجاج کو دیکھا گیا ہے کہ نماز سے غفلت کرتے ہیں اور تھوڑی تکلیف پر نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ شرع مطہرہ نے جب تک آدمی ہوش میں ہے نماز ساقط نہیں کی۔

سامان کی فہرست

جب کوئی حج یا عمرہ کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ مناسب ضروریاتِ سفر اپنے ساتھ لے۔ ان میں سے چند اہم یہ ہیں:

۱۔ موسم کے لحاظ سے حسب ضرورت کپڑے اور چند جوڑے ہوائی چپل۔

۲۔ ایک بڑا بیگ سامان رکھنے کے لیے اور ایک چھوٹا بیگ سفرِ منیٰ وغیرہ کے لیے۔

۳۔ ایک گلے میں لٹکانے والا بیگ ٹکٹ پاسپورٹ اور دیگر دستاویز رکھنے کے لیے۔

۴۔ احرام کی چار چادریں (دو سیٹ)، اور کمر کا پٹہ۔

۵۔ اوڑھنے کے لیے کمبل یا چادر۔

۶۔ چٹائی اور تکیہ سفرِ منیٰ اور عرفات کے لیے۔

۷۔ پانی کی بوتل، چھوٹی بالٹی لوٹا اور مناسب برتن۔

۸۔ عام امراض مثلاً کھانسی، بخار، زکام، پیچش، بدہضمی وغیرہ کی کچھ دوائیں۔

۹۔ قرآن مجید، مصلیٰ، تسبیح وغیرہ اور مسائلِ حج سے متعلق کتاب۔

نوٹ: ٹور سے حج کرنے والوں کو ٹور کی طرف سے بہت سی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں، لہٰذا سامان اسی مناسبت سے ساتھ لیا جائے۔

اصطلاحات

اس سے قبل کہ ہم مناسکِ حج بیان کریں مناسب یہ ہے کہ آپ حاجی صاحبان مندرجہ ذیل اصطلاحات اور اسمائے مقامات وغیرہ ذہن نشین کرلیں تاکہ آگے مطالعہ کرنے میں آسانی رہے۔

۱۔احرام: جب حج،عمرہ یادونوں کی نیت کر کے تلبیہ پڑھتے ہیں تو کچھ حلال چیزیں بھی حرام ہوجاتی ہیں اِس حالت کو احرام کہتے ہیں۔عرفِ عام میں ان چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں جواحرام کی حالت میں استعمال ہوتی ہیں۔

۲۔تلبیہ: لبیک اللھم لبیک پڑھنا۔لبیک یہ ہے:

"لَبَّيْكَ ط اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِيْكَ لَكَ ط"

۳۔اضطباع: احرام کی اوپر والی چادر کو سیدھی بغل سے نکال کر اس طرح الٹے کندھے پر ڈالنا کہ سیدھا کندھا کھلا رہے۔

۴۔رمل: طواف کے ابتدائی تین پھیروں میں شانے ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے قدرے تیزی سے چلنا جیسے قوی اور بہادر لوگ چلتے ہیں۔

۵۔طواف: خانۂ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا،ایک چکر کو شوط کہتے ہیں۔

۶۔مطاف: کعبۂ معظّمہ کے اردگرد وہ جگہ جس میں طواف کیا جاتا ہے۔

۷۔طوافِ قدوم: مکۂ معظّمہ میں داخل ہونے پر پہلا طواف۔یہ افراد یا قران کی نیت سے حج کرنے والوں کے لیے سنت ہے۔تمتع کرنے والوں کے لئے یہ طواف نہیں۔

۸۔طوافِ زیارت: اِسے طوافِ افاضہ بھی کہتے ہیں،یہ حج کا رُکن ہے۔اِس کا وقت ۱۰؍ذی الحجہ کی صبح صادق سے ۱۲؍ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک ہے مگر ۱۰؍ذی الحجہ کو کرنا افضل ہے۔

۹۔طوافِ وداع: وہ طواف جو مکہ مکرّمہ سے رخصت ہوتے ہوئے کیا جاتا ہے۔یہ ہر آفاقی حاجی پر واجب ہے۔اسے طوافِ صدر بھی کہتے ہیں۔

۱۰۔طوافِ عمرہ: یہ طواف عمرہ کرنے والوں پر فرض ہے۔

۱۱۔اِستِلام: حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر ہاتھ یا لکڑی کو چوم لینا یا ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے انہیں چوم لینا۔

۱۲۔سَعی: صفا اور مروہ کے مابین سات پھیرے لگانا۔(صفا سے مروہ تک ایک پھیرا اور مروہ سے صفا تک دوسرا پھیرا ہوتا ہے یوں مروہ پر سات چکر پورے ہوں گے)

۱۳۔کوہِ صفا: کعبہ شریف کے جنوب میں واقع ہے اور یہیں سے سَعی شروع ہوتی ہے۔

۱۴۔کوہِ مروہ: کوہِ صفا کے سامنے واقع ہے۔صفا سے مروہ تک پہنچنے پر سَعی کا ایک پھیرا ختم ہو جاتا ہے اور ساتواں پھیرا یہیں مروہ پر ختم ہوتا ہے۔

۱۵۔رَمی: جَمرات (یعنی شیطانوں) پر کنکریاں مارنا۔

۱۶۔حَلَق: اِحرام سے باہر ہونے کے لیے حُدودِ حرم میں پورا سر مُونڈانا۔

۱۷۔قَصر: بال کتروانا، سر میں جتنے بال ہیں ان میں کے چوتھائی (¼) بالوں میں سے کم از کم اُنگلی کے ایک پورے کے برابر کتروانا۔ یہ احرام سے باہر ہونے کے لیے ضروری ہے۔

۱۸۔بابُ الصّفا: مسجدُ الحرام کے جنوبی دروازوں میں سے ایک دروازہ، جس کے نزدیک کوہِ صفا ہے۔

۱۹۔مِیلَینِ اَخْضَرَین: یعنی دو سبز نشان۔صفا سے جانبِ مروہ کچھ دور چلنے کے بعد تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دونوں طرف کی دیوار اور چھت میں سبز لائٹیں لگی ہوئی ہیں۔نیز ابتدا اور انتہا پر فرش پر بھی سبز ماربل کا پٹّا بنا ہوا ہے۔اِن دونوں سبز نشانوں کے درمیان دورانِ سَعی مردوں کو دوڑنا سنت ہے۔

۲۰۔مَسْعٰی: مِیلَینِ اَخْضَرَین کا درمیانی فاصلہ جہاں دورانِ سعی مرد کو دوڑنا سُنّت ہے۔

۲۱۔مِیقات: میقات اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ جس کے آگے مکہ جانے والے کو بغیر اِحرام جانا جائز نہیں۔

۲۲۔میقاتی: وہ شخص جو میقات کی حُدُود کے اندر رہتا ہے۔

۲۳۔آفاقی: وہ شخص جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہے۔

۲۴۔حرم: مکۂ معظّمہ حرمت وتقدس کی وجہ سے حرم کہلاتا ہے ہر جانب اس کی حد پر نشان لگے ہیں۔

حدودِ حرم میں غیر مسلم کا داخلہ ممنوع ہے۔ جو شخص حدودِ حرم میں رہتا ہوا سے حرَمی یا اہلِ حرم کہتے ہیں۔

۲۵۔حِل : حدودِ حرم سے باہر میقات تک کی زمین کو حِل کہتے ہیں اس جگہ وہ چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو حرم میں حرم کی حرمت کی وجہ سے حرام ہیں مثلاً شکار کرنا، خودرو پودے کا اکھیڑ نا۔

۲۶۔منٰی : مسجدُ الحرام سے پانچ کلومیٹر پر وہ وادی جہاں حاجی ۸ سے ۱۲ ذی الحجہ تک قیام کرتے ہیں۔

۲۷۔جَمرات : منٰی اور مکہ کے درمیان میں وہ تین مقامات جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں پہلے کا نام جمرۃ العقبہ ہے۔ اسے بڑا شیطان بھی بولتے ہیں یہ مکۂ معظّمہ سے پہلا اور مسجدِ خیف سے پچھلا ہے دوسرے کو جمرۃ الوسطیٰ منجھلا شیطان اور تیسرے کو جمرۃ الاولیٰ چھوٹا شیطان کہتے ہیں۔ یہ مسجدِ خیف سے قریب ہے۔

۲۸۔عَرَفات : منٰی سے تقریباً گیارہ کلومیٹر دور میدان جہاں ۹ ذی الحجہ کو تمام حجاجِ کرام جمع ہوتے ہیں۔

۲۹۔جبلِ رحمت : عرفات کا وہ مقدس پہاڑ جس کے قریب وقوف کرنا افضل ہے۔

۳۰۔مُزدَلِفہ : منٰی سے قریب عرفات کی جانب میدان جہاں عرفات سے واپسی پر نمازِ مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا کرتے ہیں اور رات گذار کر صبح صادق کے بعد وقوف کرتے ہیں۔

۳۱۔مُحَسِّر : مزدلفہ سے ملا ہوا میدان جہاں اصحابِ فیل پر عذاب نازل ہوا تھا یہاں سے گزرتے وقت رفتار تیز کرنا سنت ہے۔ اس میں وقوف جائز نہیں ہے۔

۳۲۔بطنِ عُرَنہ : یہ جگہ مسجدِ نمرہ کے مغربی سمت ہے، جہاں حاجی کا وقوف کرنا درست نہیں۔

۳۳۔وادیٔ مُحصَّب : مسجد حرام اور جنت المعلیٰ قبرستان کے مابین جگہ جہاں دعا مانگنا مستحب ہے۔

۳۴۔تنعیم : حدودِ حرم سے باہر وہ جگہ جہاں سے قیامِ مکہ کے دوران عمرہ کے لیے احرام باندھتے ہیں۔ یہاں مسجدِ عائشہ بنی ہوئی ہے۔ اس جگہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے کو لوگ چھوٹا عمرہ کہتے ہیں۔

۳۵۔جِعِرّانہ : مکہ مکرّمہ سے تقریباً انیس کلومیٹر دور طائف کے راستے پر واقع ہے یہاں سے بھی مکہ کے قیام کے دوران عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔ اس جگہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے کو لوگ بڑا عمرہ کہتے ہیں۔ غزوۂ حنین سے واپسی پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں سے عمرہ کا احرام زیبِ تن فرمایا تھا ، ہو سکے تو آپ بھی اس سنت کو ادا کریں۔

مِیْقَات کا بیان

میقات اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکۂ معظّمہ جانے والے کو بغیر اِحرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں، چاہے تجارت کے لیے یا کسی بھی غرض سے جاتا ہو۔ یہاں تک کہ مکہ مکرّمہ میں رہنے والے بھی اگر میقات سے باہر جائیں تو انہیں بھی اب بغیر اِحرام مکۂ معظّمہ آنا جائز نہیں ہے۔ میقات پانچ ہیں:

۱۔**ذُوالْحُلَیْفَہ:** یہ مدینہ طیبہ کی میقات ہے اِس زمانہ میں اس جگہ کا نام ابیارِ علی ہے جو لوگ حج سے پہلے اگر مدینہ طیبہ کو جائیں اور وہاں سے پھر مکۂ معظّمہ کو لوٹیں تو وہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔

۲۔**ذاتِ عِرْق:** یہ عراق والوں کی میقات ہے۔ ۳۔**یَلَمْلَمْ:** اہلِ یمن کی میقات ہے۔

۴۔**جُحْفَہ:** یہ شامیوں کی میقات ہے مگر جحفہ اب بالکل معدوم سا ہوگیا ہے وہاں آبادی نہیں رہی صرف بعض نشان پائے جاتے ہیں اس کے جاننے والے اب کم ہوں گے لہٰذا اہلِ شام اب رابغ سے احرام باندھتے ہیں جو کہ جحفہ کے قریب ہے۔

۵۔**قَرنُ الْمَنَازِل:** یہ نجد والوں کی میقات ہے جو طائف کے قریب ہے۔

یہ میقاتیں ان کے لیے بھی ہیں جن کا ذکر ہوا اور ان کے علاوہ جو شخص جس میقات سے گزرے اس کے لیے وہی میقات ہے اور اگر میقات سے نہ گزرا تو جب میقات کے محاذات میں آئے اس وقت احرام باندھ لے مثلاً ہندیوں کی میقات کوہِ یلملم کی محاذات ہے۔ محاذات میں آنا اسے خود معلوم نہ ہو تو کسی جاننے والے سے پوچھ کر معلوم کرے اور اگر کوئی ایسا نہ ملے جس سے دریافت کرے تو تحری کرے اگر کسی طرح محاذات کا علم نہ ہو تو مکۂ معظّمہ جب دو منزل باقی رہے تب احرام باندھ لے۔

مکۂ معظّمہ جانے کا ارادہ نہ ہو بلکہ میقات کے اندر کسی اور جگہ مثلاً جدہ جانا چاہتا ہے تو اسے احرام کی ضرورت نہیں پھر وہاں سے اگر مکۂ معظّمہ جانا چاہے تو بغیر احرام جاسکتا۔

میقات سے پیشتر احرام باندھنے میں حرج نہیں بلکہ یہ بہتر ہے شرط یہ ہے کہ حج کے ہی مہینوں میں ہو اور شوال سے پہلے ہو تو منع ہے۔ حرم کے رہنے والے حج کا احرام حرم سے باندھیں اور بہتر یہ کہ مسجد الحرام شریف میں احرام باندھیں اور عمرہ کا بیرونِ حرم سے اور بہتر یہ کہ تنعیم سے ہو۔

کعبہ شریف کا بیان

اِسے بَیتُ اللہ بھی کہتے ہیں۔ ساری دنیا کے مسلمان اِسی کی طرف رُخ کرکے نمازیں ادا کرتے ہیں اور جب حرم شریف میں حاضری کا شرف حاصل ہوتا ہے تو مسلمان پروانہ وار اس کا طواف کرتے ہیں۔ یہ وہ عمارت ہے جو اس زمین پر اللہ کی عبادت کے لیے سب سے پہلے تعمیر ہوئی اور جو زمین کے عین وسط میں ہے۔ اس کی عظمت کا اندازہ یوں لگائیے کہ اس کی طرف دیکھنا بھی ثواب۔ اس مقدس عمارت کے متعلق چند ضروری باتیں ذکر کی جاتی ہیں تاکہ طواف کرتے وقت کام آئیں۔

کعبہ شریف ایک چوکور عمارت ہے، جس کے چار کونے ہیں اور ہر کونہ رکن کہلاتا ہے۔

رُکنِ اَسوَد: جنوب و مشرق کے گوشہ میں واقع ہے اسی میں جنّتی پتھر حجرِ اسود نصب ہے۔

رُکنِ عِرَاقی: یہ عراق کی سمت شمال مشرقی کونہ ہے۔

رُکنِ شَامِی: یہ ملکِ شام کی سمت شمال مغربی کونہ ہے۔

رُکنِ یَمَانِی: یہ یمن کی جانب جنوب مغربی کونہ ہے۔

بابُ الکَعبَۃ: رُکنِ اسود اور رُکنِ عراقی کے بیچ کی مشرقی دیوار میں زمین سے بلندی پر سونے کا دروازہ ہے۔

مُلتَزَم: رُکنِ اسود اور بابُ الکعبہ کی درمیانی دیوار کا حصّہ۔

حَطِیم: کعبہ معظّمہ کی شمالی دیوار کے پاس نصف دائرے کی شکل میں فصیل یعنی باؤنڈری کے اندر کا حصّہ۔ حَطیم کعبہ شریف کا ہی حصّہ ہے اور اس میں داخل ہونا عین کعبۃ اللہ میں داخل ہونا ہے۔

مُستَجَار: رُکنِ یمانی اور شامی کے بیچ میں مغربی دیوار کا وہ حصّہ جو ملتزم کے مقابل ہے۔

مِیزَابِ رَحمَت: سونے کا پرنالہ، یہ رُکنِ عراقی و شامی کی شمالی دیوار کی جانب چھت پر نصب ہے۔ اس سے بارش کا پانی حَطیم میں گرتا ہے۔

مُستَجَاب: رُکنِ یمانی اور رُکنِ اسود کے بیچ کی جنوبی دیوار۔ یہاں ستّر ہزار فرشتے دُعا پر آمین کہنے کے لیے مقرّر رہیں۔ اس لیے اس مقام کو مُستَجاب یعنی دعا کی قبولیت کا مقام کہتے ہیں۔

مَقَامِ اِبرَاھِیم: دروازۂ کعبہ کے سامنے ایک قُبّہ میں یہ جنّتی پتھر ہے۔ جس پر کھڑے ہو کر حضرت سیدُنا

ابراہیم علیہ السّلام نے کعبہ شریف کی عمارت تعمیر کی تھی اس مبارک پتھر پر آپ کے قدَمینِ شریفین کے نقش آج بھی موجود ہیں۔

بیرِ زَم زَم: وہ مقدس کنواں جو حضرت سیدُ نا اسماعیل علیہ السّلام کے مبارک قدموں کی رگڑ سے جاری ہوا تھا۔ اس کا پانی پینا اور بدن پر ڈالنا ثواب اور بیماریوں کے لیے شفا ہے۔ یہ مبارک کنواں مقامِ ابراہیم سے جنوب میں واقع ہے۔ اب یہ مطاف کے فرش کے نیچے ہے وہاں تک جانے کا راستہ بابِ کعبہ کے سامنے مطاف کے کنارے سے ہے۔

احرام کا بیان

ارشاداتِ ربّانی

۱۔ ’’ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؔ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۚ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ ‘‘ (سورۂ بقرہ آیت ۱۹۷)

(حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے تو جو ان میں حج کی نیت کرے تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت تک اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو!)

۲۔ ’’ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ

وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّہِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ'' (سورۃ المائدۃ آیت ۱۔۲)

(اے ایمان والو! اپنے قول پورے کرو تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو، بے شک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے، اے ایمان والو حلال نہ ٹھہرا لو اللہ کے نشان اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں اور نہ ان کا مال و آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو)

ارشاداتِ نبویہ

حدیث ۱: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے لیے غسل فرمایا۔ (ابوداؤد)

حدیث ۲: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جو مسلمان لبیک کہتا ہے تو اس کے داہنے اور بائیں جو پتھر یا درخت یا ڈھیلا ختمِ زمین تک ہے لبیک کہتا ہے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی)

حدیث ۳: حضرت زید بن خالد جُہنی رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جبرئیل نے آ کر مجھ سے یہ کہا کہ اپنے اصحاب کو حکم فرما دیجئے کہ لبیک پکارنے میں اپنی آوازیں بلند کریں کہ یہ حج کا شعار ہے۔'' (ابن ماجہ)

حدیث ۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لبیک کہنے والا جب لبیک کہتا ہے تو اسے بشارت دی جاتی ہے عرض کی گئی کیا جنت کی بشارت دی جاتی ہے؟ فرمایا ہاں۔ (طبرانی)

حدیث ۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں کہ ’’محرم جب آفتاب ڈوبنے تک لبیک کہتا ہے تو آفتاب ڈوبنے کے ساتھ ہی اس کے گناہ غائب ہوجاتے ہیں اور وہ ایسا ہوجاتا ہے جیسا اس دن کہ پیدا ہوا۔‘‘ (ابن ماجہ، امام احمد)

حدیث ۶: حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حج کے افضل اعمال کیا ہیں؟ فرمایا بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث ۷: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لبیک سے فارغ ہوتے تو اللہ سے اس کی رضا اور جنت کا سوال کرتے اور دوزخ سے پناہ مانگتے۔ (مشکوۃ المصابیح)

احرام کے احکام

پہلے ہندوستانی حاجی کے لیے بحری سفر کی بھی سہولت حاصل تھی۔ بمبئی سے جدہ کا سفر تقریباً ایک ہفتے میں طے ہوتا تھا۔ تین یا چار دن کے سفر کے بعد جب یلملم کا پہاڑ دکھائی دینے لگتا جو ہندوستانیوں کی میقات ہے، اس وقت احرام باندھنے کا اعلان ہوتا تھا اور حجاجِ کرام بڑے اطمینان سے احرام باندھ لیتے تھے۔ مگر آج ہندوستان سے صرف ہوائی سفر کی اجازت ہے۔ بمبئی سے جدہ کا سفر چند گھنٹوں میں طے ہوجاتا ہے۔ ہوائی جہاز میں بھی میقات آنے سے پہلے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ حجاجِ کرام احرام باندھ لیں، مگر نماز وغیرہ کی سہولت نہیں ہوتی۔ ہوائی جہاز کی تیز رفتاری کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اس بات کا بھی خطرہ ہے کہ مکۂ معظّمہ کو جانے والا نیت کرنے اور لبیک پکارنے سے پہلے ہی میقات سے گذر جائے۔

اس صورت میں مناسب یہ ہے کہ غسل سے فارغ ہوکر مرد احرام کی چادریں اور عورتیں اپنے روزمرہ کے کپڑے زیبِ تن کرلیں۔ نماز، نیت اور تلبیہ پکارنے کو اُس وقت تک موخر کریں جب تک کہ ائیر پورٹ پہنچ کر اپنا بورڈنگ کارڈ حاصل نہ کرلیں اور جب یہ اطمینان ہوجائے کہ اس دن آپ کی فلائٹ کی روانگی ہے تب امیگریشن (Immigrations) اور کسٹم (Customs) کی جانچ ہوجانے کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کر نیت کرلیں اور تلبیہ پکاریں جس کا طریقہ آگے بیان کیا جائے گا۔ ایر پورٹ پر نماز ادا کرنے کے لیے مناسب انتظام کیا جاتا ہے۔ اگر آپ نے گھر سے ہی احرام کی نیت کرلی تو آپ پر احرام کی پابندی شروع ہوجائے گی پھر جو لوگ آپ کو رخصت کرنے آئے ہوں گے ان کے پھولوں کے

ہار پہننا اور ان سے مصافحہ کرنا یا گلے لگنا جب کہ وہ عطر مل کر آئے ہوں آپ کے لیے مسائل پیدا کر سکتا ہے کیوں کہ احرام کی حالت میں کپڑے یا بدن پر خوشبو کا لگ جانا بسا اوقات دم بھی واجب کر دیتا ہے۔

احرام کا طریقہ

۱۔ احرام باندھنے سے پہلے آپ مسواک کریں اور وضو کریں اور خوب مل کر نہائیں، نہ نہا سکیں تو صرف وضو کریں یہاں تک کہ حیض ونفاس والی اور بچے بھی نہائیں اور باطہارت احرام باندھیں۔

۲۔ اگر مرد چاہیں تو اپنا سر منڈا لیں کہ احرام میں بالوں کی حفاظت سے نجات ملے گی ورنہ کنگھا کر کے خوشبودار تیل ڈالیں۔

۳۔ غسل سے پہلے ناخن کتریں خط بنوائیں موئے بغل وزیر ناف دور کریں بلکہ پیچھے کے بھی۔

۴۔ بدن اور کپڑوں پر خوشبو لگائیں کہ یہ سنت ہے اگر خوشبو ایسی ہو کہ اس کا جرم باقی رہے گا جیسے مشک وغیرہ تو کپڑوں میں نہ لگائیں۔

۵۔ مرد سلے کپڑے اور موزے اتار دیں ایک چادر نئی یا دُھلی ہوئی اوڑھیں اور ایسا ہی ایک تہبند باندھیں یہ کپڑے سفید اور نئے ہوں تو بہتر ہے۔ بعض لوگ یہ کرتے ہیں کہ اسی وقت سے چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر اس کے دونوں پلو بائیں مونڈھے پر ڈال دیتے ہیں یہ خلافِ سنت ہے۔ اس طرح چادر اوڑھنا صرف طواف کے وقت سنت ہے اور طواف کے علاوہ باقی وقتوں میں عادت کے موافق چادر اوڑھی جائے یعنی دونوں مونڈھے اور پیٹھ اور سینہ چھپا رہے۔

۶۔ ایر پورٹ پر ضروری کاروائی سے فراغت کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز بہ نیتِ احرام پڑھیں، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھیں۔ اگر مکروہ وقت ہو تو بغیر نماز پڑھے ہی حج یا عمرہ کی نیت سے لبیک کہیں۔ مرد یہ نماز ادا کرتے وقت احرام کی چادر سر سے اوڑھیں اور سلام پھیرتے ہی چادر اپنے سر سے اتار دیں۔

حج تین طرح کا ہوتا ہے:

(ا) ایک یہ کہ صرف حج کرنے کی نیت ہو، اسے حجِ اِفْرَاد کہتے ہیں اور حاجی کو مُفْرِد کہتے ہیں۔
اگر آپ حجِ اِفْرَاد کا ارادہ رکھتے ہیں تو سلام کے بعد یوں نیت کریں:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ
نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی"

(اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اسے تو میرے لیے آسان کر اور اسے میری طرف سے قبول کر
میں نے حج کی نیت کی اور خالص اللہ کے لیے میں نے اس کا احرام باندھا)

(ب) دوسرا یہ کہ یہاں سے صرف عمرے کی نیت کریں، مکہ معظّمہ میں عمرے سے فارغ ہونے کے بعد حج کی نیت سے نیا احرام باندھیں اسے حجِ تَمَتُّع کہتے ہیں اور حاجی کو مُتَمَتِّع کہتے ہیں۔ اگر آپ حجِ تَمَتُّع کا ارادہ رکھتے ہیں تو سلام کے بعد یوں نیت کریں:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ
نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی"

(اے اللہ میں عمرے کا ارادہ کرتا ہوں اسے تو میرے لیے آسان کر اور اسے میری طرف سے قبول فرما
میں نے عمرے کی نیت کی اور خالص اللہ کے لیے میں نے اس کا احرام باندھا)

(ج) تیسرا یہ کہ حج و عمرہ دونوں کی یہیں سے نیت کریں اور یہ سب سے افضل ہے اسے قِران کہتے ہیں اور حاجی کو قارِن اگر آپ حجِ قِران کا ارادہ رکھتے ہیں تو سلام کے بعد یوں نیت کریں:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ
نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِھِمَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی"

(اے اللہ میں عمرے اور حج کا ارادہ کرتا ہوں انھیں تو میرے لیے آسان کر اور انھیں میری طرف سے
قبول فرما میں نے عمرے اور حج کی نیت کی اور خالص اللہ کے لیے میں نے ان کا احرام باندھا)

اور تینوں صورتوں میں نیت کرنے کے بعد آواز کے ساتھ لبیک کہیں۔ لبیک کے الفاظ یہ ہیں:

”لَبَّيْكَ ط اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِيْكَ لَكَ ط“

(میں تیرے پاس حاضر ہوا اے اللہ میں تیرے حضور حاضر ہوا تیرے حضور حاضر ہوا تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا بے شک تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لیے ہیں تیرا کوئی شریک نہیں)

جہاں جہاں وقف کی علامتیں بنی ہیں وہاں وقف کریں۔ لبیک تین بار کہیں اور درود شریف پڑھیں پھر دعا مانگیں ایک دعا یہاں منقول ہے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَالُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ“

(یا اللہ میں تجھ سے تیری رضا اور جنت کا سائل ہوں اور تیرے غضب اور جہنم سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں)

جب احرام کے وقت آپ لبیک کہیں تو اس کے ساتھ ہی آپ کی نیت بھی ہو۔ نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں۔ دل میں ارادہ نہ ہو تو احرام ہی نہ ہوگا اور بہتر یہ کہ آپ زبان سے بھی کہیں۔ مثلاً افراد میں ”لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ“ اور تمتع میں ”لَبَّيْكَ بِالْعُمْرَةِ“ اور قران میں ”لَبَّيْكَ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ“ کہیں۔

احرام کے لیے ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے اور اگر اس کی جگہ ”سُبْحَانَ اللّٰهِ“ یا ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ یا ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ یا کوئی اور ذکر الٰہی کیا اور احرام کی نیت کی تو احرام ہو گیا مگر سنت لبیک کہنا ہے، گونگا ہو تو اسے چاہیے کہ ہونٹ کو جنبش دے۔

احرام کے لیے نیت شرط ہے اگر بغیر نیت لبیک کہا احرام نہ ہوا یوں ہی تنہا نیت بھی کافی نہیں جب تک لبیک یا اس کے قائم مقام کوئی اور چیز نہ ہو۔

جو شخص بلند آواز سے لبیک کہہ رہا ہو تو اسے سلام نہ کیا جائے یہ مکروہ ہے اور اگر کر لیا تو وہ ختم کر کے جواب دے ہاں اگر وہ سمجھتا ہو کہ ختم کرنے کے بعد جواب کا موقع نہ ملے گا تو اس وقت جواب دے سکتا ہے۔

دوسرے کی طرف سے حج کو گیا تو اس کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرے اور بہتر یہ کہ لبیک میں یوں کہے ''**لَبَّیْكَ مِنْ فُلَانٍ**'' یعنی فلاں کی جگہ اس کا نام لے اور اگر نام نہ لیا مگر دل میں ارادہ ہے جب بھی حرج نہیں۔

اگر آپ اپنے نابالغ بچے کو اپنے ساتھ سفرِ حج میں لے جانا چاہتے ہیں تو آپ کے لیے ضروری ہے کہ:

(ا) اگر بچہ ناسمجھ ہے تو بچے کی طرف سے احرام باندھتے وقت اس کے سلے ہوئے کپڑے اتار لیں، اسے چادر اور تہبند پہنائیں اور اس کی طرف سے نیت کرلیں۔ پھر اسے ان تمام باتوں سے بچائیں جو محرم کے لیے ناجائز ہیں مگر بچے نے کوئی ممنوع کام کیا تو باپ پر کچھ لازم نہیں۔ آپ تمام ارکان اس کی طرف سے بھی ادا کریں، سوائے طواف کے بعد کی دو رکعت نماز کے کہ بچے کی طرف سے آپ کو نہیں پڑھنی ہے۔

(ب) اگر ناسمجھ بچے نے خود اپنا احرام باندھا یا افعالِ حج ادا کیے تو حج نہ ہوگا۔ یہ ضروری ہے کی اس کی طرف سے اس کا ولی تمام افعالِ حج بجالائے سوائے طواف کے بعد کی دو رکعتیں کہ بچہ کی طرف سے اس کا ولی نہ پڑھے گا۔ اگر بچے کے ساتھ اس کا باپ اور بھائی دونوں ہوں تو یہ ارکان باپ ادا کرے۔

(ج) اگر سمجھ والے بچے نے خود اپنا احرام باندھا اور تمام افعالِ حج خود ادا کیے تو حج ہو جائے گا۔ مگر یہ حجِ نفل ہوگا۔ بالغ ہونے کے بعد جب وہ صاحبِ استطاعت ہوگا تو اسے اپنا حجِ فرض ادا کرنا لازم ہوگا۔

سمجھ والا بچہ خود افعال حج ادا کرتے وقت رمی وغیرہ میں بعض باتیں چھوڑ دے یا کوئی غلطی کرے تو اس پر کفارہ وغیرہ لازم نہیں۔ اگر نابالغ نے حج کو فاسد کر دیا تو قضا واجب نہیں اگرچہ وہ سمجھ والا بچہ ہو۔

ممنوعاتِ احرام

احرام کی نیت کرتے ہی مندرجہ ذیل کام حرام ہو جاتے ہیں:

(۱) عورت سے صحبت (۲) اس کا بوسہ لینا (۳) اس کو چھونا (۴) اس کو گلے لگانا (۵) یا اس کے اندام نہانی پر نگاہ ڈالنا جب کہ یہ باتیں بشہوت ہوں (۶) عورتوں کے سامنے اس کام کا نام لینا (۷) فحش (۸) گناہ ہمیشہ حرام تھے اب اور سخت حرام ہو گئے (۹) کسی سے دنیوی لڑائی جھگڑا کرنا (۱۰) جنگل کا شکار کرنا (دریا کا شکار دوا یا غذا کے لیے جائز ہے) (۱۱) اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا (۱۲) یا کسی طرح بتانا

(۱۳) بندوق یا بارود دینا یا اس کے ذبح کرنے کو چھری دینا (۱۴) اس کے انڈے توڑنا (۱۵) پر اکھیڑنا (۱۶) پاؤں یا بازو توڑنا (۱۷) اس کا دودھ دوہنا (۱۸) اس کا گوشت (۱۹) یا انڈے پکانا، بھوننا (۲۰) بیچنا (۲۱) خریدنا (۲۲) کھانا (۲۳) اپنا یا دوسرے کا ناخن کترنا یا دوسرے سے اپنا کتروانا (۲۴) سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا (۲۵) منھ (۲۶) یا سر کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا (۲۷) بستہ یا کپڑے کی بقچی یا گٹھری سر پر رکھنا (۲۸) عمامہ باندھنا (۲۹) برقع دستانے پہننا موزے یا جرابیں وغیرہ جو وسطِ قدم کو چھپائے (جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے) پہننا اگر جوتیاں نہ ہوں تو موزے کاٹ کر پہنے کہ وہ تسمہ کی جگہ نہ چھپے (۳۰) سِلا کپڑا پہننا (۳۱) بالوں یا بدن یا کپڑوں میں خوشبو لگانا (۳۲) ملاگیری یا کسم کیسر غرض کسی خوشبو سے رنگے کپڑے پہننا جب کہ وہ ابھی خوشبو دے رہے ہوں (۳۳) خالص خوشبو جیسے مشک، عنبر، زعفران، جاویتری، لونگ، الائچی، دارچینی، وغیرہ کھانا (۳۴) ایسی خوشبو آنچل میں باندھنا جس میں فی الحال مہک ہو جیسے مشک، عنبر، زعفران (۳۵) سر یا داڑھی کو خطمی یا کسی خوشبو دار یا ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مر جائیں (۳۶) جوں مارنا، پھینکنا کسی کو اس کے مارنے کا اشارہ کرنا (۳۷) وسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا (۳۸) گوند وغیرہ سے بال جمانا (۳۹) زیتون کا یا تِل کا تیل اگرچہ بے خوشبو ہو بالوں یا بدن میں لگانا (۴۰) کسی کا سر مونڈنا خواہ وہ احرام میں ہو یا نہ ہو۔

مکروہاتِ احرام

احرام میں مندرجہ ذیل باتیں مکروہ ہیں:

(۱) بدن کا میل چھڑانا (۲) بال یا بدن بغیر خوشبو کے صابن وغیرہ سے دھونا (۳) سر یا داڑھی کے بالوں میں کنگھی کرنا (۴) اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹنے یا جوں کے گرنے کا اندیشہ ہو (۵) کرتا یا شیروانی چغہ پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا (۶) خوشبو کی دھونی دیا ہوا کپڑا جو ابھی خوشبو دے رہا ہو پہننا یا اوڑھنا (۷) قصداً خوشبو سونگھنا اگرچہ خوشبو دار پھل یا پتا ہو جیسے لیموں نارنگی پودینہ (۸) عطر فروش کی دوکان پر اس غرض سے بیٹھنا کہ خوشبو سے دماغ معطر ہو گا (۹) خوشبو دار سرمہ لگانا (۱۰) منہ پر پٹی باندھنا (۱۱) غلافِ کعبۂ معظّمہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف سر یا منہ سے لگے (۱۲) چہرے کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا

(۱۳) کوئی ایسی چیز کھانا یا پینا جس میں خوشبو ڈالی گئی ہو مگر اس کو نہ پکایا گیا ہو نہ ہی اس کی بو زائل ہوئی ہو (۱۴) رفو کیا ہوا یا پیوند لگا ہوا احرام استعمال کرنا (۱۵) تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا (۱۶) مہکتی خوشبو ہاتھ سے چھونا جب کہ ہاتھ میں لگ نہ جائے ورنہ حرام ہے (۱۷) بازو پر تعویذ باندھنا اگر چہ بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر ہو (۱۸) بلا وجہ بدن پر پٹی باندھنا (۱۹) سنگار کرنا (۲۰) چادر اوڑھ کر اس کے آنچلوں میں گرہ دینا جیسے گانتی باندھتے ہیں اس طرح یا کسی اور طرح، جب کہ سر کھلا ہو ورنہ حرام ہے (۲۱) یوہیں تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دینا (۲۲) تہبند باندھ کر کمر بند یا رسی سے کسنا۔

مباحاتِ احرام

احرام میں مندرجہ ذیل باتیں جائز ہیں:

(۱) کرتا یا شیروانی یا چغہ لیٹ کر بدن پر اس طرح ڈال لینا کہ سر اور منھ نہ چھپے یا ان چیزوں یا پاجامہ کا تہبند باندھ لینا (۲) چادر کے آنچلوں کو تہبند میں گھرسنا (۳) تھیلی یا پٹی یا ہتھیار باندھنا (۴) بے میل چھڑائے نہانا (۵) پانی میں غوطہ لگانا (۶) کپڑے دھونا جب کہ جوں مارنے کی غرض سے نہ ہو (۷) مسواک کرنا (۸) کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا یا چھتری لگانا (۹) انگوٹھی پہننا (۱۰) بے خوشبو کا سرمہ لگانا (۱۱) داڑھ اکھاڑنا (۱۲) ٹوٹے ہوئے ناخن کو جدا کر دینا (۱۳) چھالہ یا پھنسی توڑ دینا (۱۴) ختنہ کرنا (۱۵) آنکھ میں جو بال نکلے اسے جدا کرنا (۱۶) سر یا بدن اس طرح آہستہ کھجانا کہ بال نہ ٹوٹے (۱۷) احرام سے پہلے جو خوشبو لگائی ہو اس کا لگا رہنا (۱۸) پالتو جانور جیسے اونٹ، گائے، بکری، مرغی وغیرہ کا ذبح کرنا، پکانا، کھانا اس کا دودھ دوہنا اس کے انڈے توڑنا، بھوننا اور کھانا (۱۹) جس جانور کو غیر محرم نے شکار کیا اور کسی محرم نے اس کے شکار یا ذبح کرنے میں کسی طرح کی مدد نہ کی ہو اس کا کھانا بشرطیکہ وہ جانور نہ حرم کا ہو اور نہ ہی حرم میں ذبح کیا گیا ہو (۲۰) کھانے کے لیے مچھلی کا شکار کرنا (۲۱) دوا کے لیے کسی دریائی جانور کا مارنا، شکار کرنا صرف تفریح کے لیے نہ ہو۔ جس طرح لوگوں میں تفریحاً شکار رائج ہے ایسا شکار دریا کا ہو یا جنگل کا خود ہی حرام ہے اور احرام میں سخت تر حرام (۲۲) بیرونِ حرم کی گھاس اکھاڑنا یا درخت کاٹنا (۲۳) چیل، کوا، چوہا، گرگٹ، چھپکلی، سانپ، بچھو، کھٹمل، مچھر، پسو، مکھی وغیرہ خبیث و موذی

جانوروں کا مارنا اگر چہ حرم میں ہو(۲۴) منھ اور سر کے سوا کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا(۲۵) سر یا گال کے نیچے تکیہ رکھنا(۲۶) سر یا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا(۲۷) کان کپڑے سے چھپانا(۲۸) ٹھوڑی سے نیچے داڑھی پر کپڑا آنا(۲۹) سر پر سینی یا بوری اٹھانا(۳۰) وہ کھانے جس کو پکانے میں مشک، الائچی، لونگ وغیرہ ڈالے گئے ہوں اگر چہ خوشبو دیں (جیسے بریانی) اس کا کھانا(۳۱) بغیر پکائے جس چیز میں کوئی خوشبو ڈالی گئی ہو مگر وہ بو نہیں دیتی اس کا کھانا پینا(۳۲) گھی یا چربی یا کڑوا تیل یا ناریل یا بادام یا کدو کا تیل جس میں خوشبو نہ ڈالی گئی ہو بالوں یا بدن میں لگانا(۳۳) خوشبو سے رنگے کپڑے پہننا جب کہ ان کی خوشبو جاتی رہی ہو (مگر کسم کیسر کا رنگ مرد کو ویسے ہی حرام ہے)(۳۴) دین کے لیے جھگڑنا بلکہ جب حاجت ہو تو فرض اور واجب ہے(۳۵) ایسا جوتا پہننا جو پاؤں کے وسط کے جوڑ کو نہ چھپائے(۳۶) بے سلے کپڑے میں تعویذ لپیٹ کر گلے میں ڈالنا(۳۷) آئینہ دیکھنا(۳۸) ایسی خوشبو کا چھونا جس میں فی الحال مہک نہیں جیسے عود، لوبان، صندل یا اس کا آنچل میں باندھنا(۳۹) نکاح کرنا۔(۴۰) جن مشروبات، آئسکریم، کولڈ ڈرنکس وغیرہ کے بارے میں معلوم ہو کہ ان میں خشبو ڈال کر پکائی جاتی ہے ان کے استعمال میں حرج نہیں اور جن کے بارے میں معلوم نہ ہو ان سے بچنا چاہیے۔

جو مسائل اوپر بیان ہوئے ان میں مرد اور عورت برابر ہیں مگر عورت کو چند باتیں جائز ہیں:

(۱) سر چھپانا بلکہ نامحرم کے سامنے اور نماز میں فرض ہے تو سر پر بستر، بقچہ اٹھانا بدرجۂ اولیٰ جائز ہے(۲) گوند وغیرہ سے بال جمانا(۳) سر وغیرہ پر پٹی خواہ بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا اگر چہ سلا ہوا ہو(۴) غلافِ کعبہ کے اندر یوں داخل ہونا کہ سر پر رہے منہ پر نہ آئے(۵) دستانے، موزے اور سلے کپڑے پہننا (۶) عورت اتنی آواز سے لبیک نہ کہے کہ نامحرم سنے مگر اتنی آواز ضرور ہو کہ اس کے اپنے کان تک آئے۔

تنبیہ: احرام میں منھ چھپانا عورت کو بھی حرام ہے نامحرم کے آگے کوئی پنکھا وغیرہ منھ سے بچا ہوا سامنے رکھے۔

جو باتیں احرام میں ناجائز ہیں وہ اگر کسی عذر سے یا بھول کر ہو جائیں تو گناہ نہیں مگر ان پر جو جرمانہ مقرر ہے اس کا دینا واجب ہے اگر چہ بے قصد ہوں یا سہواً یا جبراً یا سوتے میں۔

آپ اکثر اوقات لبیک کی کثرت رکھیں۔ اٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، وضو یا بے وضو ہر حال میں خصوصاً

چڑھائی پر چڑھتے یا چڑھائی سے اترتے وقت، دو قافلوں کے ملتے وقت، صبح شام، پچھلی رات، پانچوں نمازوں کے بعد غرض یہ کہ ہر حالت کے بدلنے پر مرد باآواز کہیں مگر نہ اتنی بلند کہ اپنے آپ یا دوسرے کو تکلیف ہو اور عورتیں پست آواز سے مگر نہ اتنی پست کہ خود بھی نہ سنیں۔

جدہ اترنے کے بعد جب آپ تمام قانونی کاروائیوں سے فارغ ہوجائیں گے تب آپ کو معلم کی بس سے مکہ مکرّمہ کی طرف روانہ کردیا جائے گا۔ آپ وہ خوش نصیب انسان ہیں جس کو عنقریب اس مقدس شہر کی حاضری کی سعادت حاصل ہونی ہے، جہاں اللہ عزوجل کے محبوب اور ہمارے آقا جنابِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا۔ وہ شہر جس میں آپ نے اپنی زندگی کے تیرہ سال شدید مخالفت کے باوجود دعوتِ حق میں گزارے۔ وہ حرمت والا شہر جس میں حضرت آدم علیہ السلام نے پھر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر فرمائی۔ آپ اللہ کی کبریائی اور اپنی عاجزی کا احساس کرتے ہوئے اس کی شانِ کریمی کا شکرادا کریں کہ اس نے آپ کو اپنے حرم میں مہمانی سے سرفراز فرمایا۔ آپ اس سفر میں لبیک کی کثرت کریں، اپنے گناہوں کی توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس مقدس شہر کی تعظیم کرنے کی توفیق طلب کریں۔

مکہ معظّمہ و مسجد الحرام کا بیان

ارشاداتِ ربّانی

۱۔ ''وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ "

(سورۂ بقرہ آیت ۱۲۶۔۱۲۸)

(اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے میرے رب اس شہر کو امان والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح پھلوں سے روزی دے۔ جو اُن میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں۔ فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر اسے عذابِ دوزخ کی طرف مجبور کر دوں گا اور وہ بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی۔ اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسماعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا۔ اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما۔ بے شک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان)

۲۔ " اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ " (سورۂ قصص آیت ۵۷)

(کیا ہم نے انھیں جگہ نہ دی امن والی حرم میں جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں)

۳۔ " اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ " (سورۂ نمل آیت ۹۱)

(مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو جس نے اسے حرمت والا کیا ہے اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے حکم ہوا کہ فرمانبرداروں میں رہوں)

ارشاداتِ نبویہ

حدیث ۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن یہ ارشاد فرمایا کہ ''اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے حرم (بزرگ) کردیا ہے اسی دن سے جب آسمان و زمین کو پیدا کیا اور وہ روزِ قیامت تک کے لیے اللہ کے حکم سے حرم ہے۔ مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس میں قتال حلال نہ ہوا اور میرے لیے صرف تھوڑے سے وقت میں حلال کیا گیا اب پھر وہ قیامت تک کے لیے حرام ہے نہ یہاں کا کانٹے والا درخت کاٹا جائے نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ یہاں کا پڑا ہوا مال کوئی اٹھائے مگر وہ جو اعلان کرنا چاہتا ہو (اسے اٹھانا جائز ہے) اور نہ یہاں کی تر گھاس کاٹی جائے۔'' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ مگر اذخر (ایک قسم کی گھاس ہے کہ اس کے کاٹنے کی اجازت دے دیجئے) کہ یہ لوہاروں اور گھر کے بنانے میں کام آتی ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دیدی۔ (بخاری، مسلم)

حدیث ۲: حضرت عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہ امت ہمیشہ خیر کے ساتھ رہے گی جب تک اس حرمت کی پوری تعظیم کرتی رہے گی اور جب لوگ اسے ضائع کردیں گے، ہلاک ہوجائیں گے۔'' (ابن ماجہ)

حدیث ۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''کعبہ کے لیے زبان اور ہونٹ ہیں اس نے شکایت کی کہ اے رب! میرے پاس آنے والے اور میری زیارت کرنے والے کم ہیں۔ اللہ عزوجل نے وحی کی کہ میں خشوع کرنے والے اور سجدہ کرنے والے آدمیوں کو پیدا کروں گا جو تیری طرف ایسے مائل ہوں گے جیسے کبوتری اپنے انڈے کی طرف مائل ہوتی ہے۔'' (طبرانی)

مکۂ معظّمہ میں داخل ہونے کے احکام

۱۔مکۂ معظّمہ کے گرداگرد کئی کوس تک حرم کا علاقہ ہے ہر طرف اس کی حدیں بنی ہوئی ہیں ان حدوں کے اندر تر گھاس اکھیڑنا خودرو پیڑ کاٹنا وہاں کے وحشی جانور کو تکلیف دینا حرام ہے۔مکۂ معظّمہ میں جنگلی کبوتر بکثرت ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ کبوتر اُس مبارک جوڑے کی نسل سے ہیں جس نے حضور کی ہجرت کے وقت غارِ ثور میں انڈے دیئے تھے۔اللہ عز وجل نے اس خدمت کے صلہ میں ان کو اپنے حرم پاک میں جگہ بخشی۔یہ کبوتر ہر مکان میں رہتے ہیں خبردار ہرگز ہرگز انھیں نہ اڑائیں، نہ ڈرائیں، نہ کوئی ایذا پہنچائیں۔بعض لوگ جو مکہ میں بسے کبوتروں کا ادب نہیں کرتے ان سے نہ الجھیں اور نہ ہی انہیں برا کہیں کیوں کہ جب وہاں کے جانور کا ادب ہے تو مسلمان انسان کا کیا کہنا۔آدابِ حرم کے متعلق یہ باتیں جو بیان کی گئیں احرام ہو یا نہ ہو ہر حال میں حرام ہیں۔

۲۔جب آپ کی بس مکۂ معظّمہ کے قریب پہنچے اور وہاں کے درودیوار نظر آنے لگیں تو آپ اپنا سر جھکائے آنکھیں گناہ کے شرم سے نیچی کئے خشوع وخضوع سے لبیک ودعا کی کثرت رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

”اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا“

(اے اللہ تو مجھے اس میں برقرار رکھ اور مجھے اس میں حلال روزی دے)

۳۔بہتر یہ ہے کہ دن میں غسل کر کے داخل ہوں اور جنۃ المعلیٰ کے مدفونین کے لیے فاتحہ پڑھیں پھر مکۂ معظّمہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

”اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْكَ اِلَیْكَ لِاُوَدِّیَ فَرَائِضَكَ وَاَطْلُبَ رَحْمَتَكَ وَاَلْتَمِسَ رِضْوَانَكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّیْنَ اِلَیْكَ الْخَائِفِیْنَ عُقُوْبَتَكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَقْبَلَنِیَ الْیَوْمَ بِعَفْوِكَ وَتُدْخِلَنِیْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَتَتَجَاوَزَ عَنِّیْ بِمَغْفِرَتِكَ وَتُعِیْنَنِیْ عَلٰی اَدَاءِ فَرَائِضِكَ اَللّٰھُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ عَذَابِكَ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْھَا وَاَعِذْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ“

(اے اللہ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے میں تیرے پاس تیرے عذاب سے بھاگ کر حاضر ہوا کہ تیرے فرائض کو ادا کروں اور تیری رحمت طلب کروں اور تیری رضا کو تلاش کروں میں تجھ سے اس طرح سوال کرتا ہوں جیسے مضطر اور تیرے عذاب سے ڈرنے والے سوال کرتے ہیں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ آج تو اپنے عفو کے ساتھ مجھ کو قبول کر اور اپنی رحمت میں مجھے داخل کر۔ اپنی مغفرت کے ساتھ مجھ سے درگزر فرما اور فرائض کی ادائیگی پر میری اعانت فرما۔ اے اللہ مجھ کو اپنے عذاب سے نجات دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اس میں مجھے داخل کر اور شیطان مردود سے مجھے پناہ میں رکھ)

مکۂ معظّمہ میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کے لیے کئی دعائیں منقول ہیں اگر یاد ہوں تو انہیں پڑھیں ورنہ لبیک اور درود شریف کی کثرت کریں۔

مسجدِ حرام کی پہلی حاضری

جب آپ مکۂ معظّمہ میں پہنچ جائیں تو سب سے پہلے اپنا سامان اپنے مکان میں رکھدیں اور اپنی تمام ضروریات سے فارغ ہوجائیں اور افضل یہ ہے کہ غسل کرلیں ورنہ وضو کر کے مسجد الحرام کی طرف روانہ ہو جائیں۔ یہ خیال رہے کہ اپنے ساتھ زیادہ رقم نہ رکھیں کیوں کہ حرم میں جیب کتروں سے خطرہ ہے۔ اپنی گردن جھکائے اپنے گناہوں کو یاد کر کے لرزتے کانپتے شرم سے نگاہیں نیچی کئے ہوئے اپنے قدم آگے بڑھائیں۔ اِس یقین کے ساتھ کہ آپ اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں حاضر ہونے جارہے ہیں جو آپ کے تمام گناہوں سے باخبر ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ آپ کس ارادے سے یہاں آئے ہیں۔ آپ ذکرِ خدا جل وعلا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے ہوئے اور اپنے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعائے فلاحِ دارین کرتے ہوئے اور لبیک کہتے ہوئے مسجدِ حرام تک پہنچیں۔ افضل یہ ہے کہ آپ حرم شریف میں بابُ السلام سے داخل ہوں۔ یہ باب، صفا اور مروہ کے درمیان دروازوں میں سے ایک ہے۔ سنت یہ ہے کہ پہلے اپنا بایاں پاؤں چپل سے نکالیں پھر داہنا پاؤں چپل سے نکالیں اور ان کو حفاظت سے جوتوں کی الماری میں رکھدیں تاکہ جب آپ مسجد سے نکلیں تو ان کو استعمال کرسکیں۔ اب آستانۂ پاک کو بوسہ دے کر

پہلے داہنا پاؤں رکھ کر مسجد شریف میں داخل ہوں اور یہ کہیں:

"اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"

(میں خدائے عظیم کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کے وجہ کریم کی اور قدیم سلطنت کی مردود شیطان سے اللہ کے نام کی مدد سے سب خوبیاں اللہ کے لیے اور رسول اللہ پر سلام اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا محمد اور ان کی آل اور بیویوں پر الٰہی میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)

یہ دعا خوب یاد رکھیں جب کبھی مسجد الحرام شریف یا اور کسی مسجد میں داخل ہوں یہ دعا پڑھ لیا کریں۔ اس وقت خصوصیت کے ساتھ اس دعا کے ساتھ اتنا اور ملائیں:

"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَمَوْضِعُ اَمْنِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَبَشَرِیْ وَدَمِیْ وَمُخِّیْ وَعِظَامِیْ عَلَی النَّارِ"

(اے اللہ تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹتی ہے اے ہمارے رب ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور دار السلام (جنت) میں داخل کر۔ اے ہمارے رب تو برکت والا اور بلند ہے اے جلال و بزرگی والے، الٰہی یہ تیرا حرم ہے اور تیری امن کی جگہ ہے میرے گوشت و پوست اور خون و مغز اور ہڈیوں کو جہنم پر حرام کر دے)

مسجد شریف میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیں:

”نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَافِ“

(میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی)

اس کا فائدہ یہ ہے کہ آپ مسجدِ حرام میں جب تک رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ چوں کہ آپ کو مسجدِ حرام میں طویل وقت تک رکنا پڑے گا اس دوران اگر ضرورت پڑے تو کھانا پینا اور سونا جائز ہوگا۔

عنقریب آپ بیت اللہ کی زیارت کرنے والے ہیں اللہ کا وہ گھر جو سارے عالم کا قبلہ ہے جس کی طرف رخ کر کے آپ نے عمر بھر سجدے کئے ہیں اب اللہ کے فضل سے وہ گھڑی آنے والی ہے جب وہ کعبۂ معظّمہ آپ کی نظر کے سامنے ہوگا جس کے بارے میں ہمارے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس وقت اس پر پہلی نظر پڑتی ہے اور جو دعا مانگی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ آپ مسجد شریف میں جب اندر پہنچیں گے آپ کو مسجد کے وسط میں کعبۂ معظّمہ کی عمارت نظر آئے گی، آپ اپنی نظریں اس پر جما دیں اور تین بار

”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ“ کہیں۔

یہ عظیم اجابت و مقبولیت کا وقت ہے، یہاں ٹھہریں اور صدق دل سے اپنے اور تمام عزیزوں دوستوں مسلمانوں کے لیے مغفرت و عافیت اور عشقِ رسول کی دولت مانگیں، جنت بلا حساب کی دعا کریں اور یوں بھی عرض کریں کہ الٰہی میں جب بھی جائز دعائیں تجھ سے کروں تو انھیں قبول فرما۔ اس موقع پر درود شریف کی کثرت کریں، نہایت اہم مقام ہے۔ اگر یاد رہے تو اس کتاب کے مصنف کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں۔ پھر یہ دعائے جامع پڑھیں:

”رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَالَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

(اے ہمارے رب! تو دنیا میں ہمیں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور جہنم کے عذاب سے ہمیں

بچا۔اے اللہ!میں اس خیر میں سے سوال کرتا ہوں جس کا تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے سوال کیا
اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جن سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی)

اور یہ دعا کم از کم تین بار اس جگہ پڑھیں:

"اَللّٰھُمَّ ھٰذَا بَیْتُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ اَسْئَالُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِصَدْرِ الشَّرِیْعَةِ مُحَمَّدْ اَمْجَدْ عَلِیِ وَلِعُبَیْدِكَ مَحْمُوْدْ اَخْتَرَ الْقَادِرِیِّ"

(اے اللہ یہ تیرا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں عفو وعافیت کا سوال تجھ سے کرتا ہوں دین ودنیا وآخرت میں
میرے لیے اور میرے والدین وتمام مؤمنین ومؤمنات کے لیے اور صدر الشریعۃ محمد امجد علی
اور تیرے بندے محمود اختر القادری کے لیے)

اور یہ دعا بھی پڑھیں:

"اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَكَ ھٰذَا تَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّبِرًّا وَّمَھَابَةً اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمْنِیْ وَتُقِیْلَ عَثْرَتِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَزَائِرُكَ وَعَلٰی کُلِّ مَزُوْرٍ حَقٌّ وَاَنْتَ خَیْرُ مَّزُوْرٍ فَاَسْاَلُكَ اَنْ تَرْحَمَنِیْ وَتَفُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ"

(اے اللہ تو اپنے اس گھر کی عظمت وشرافت وبزرگی ونکوئی وہیبت زیادہ کر، اے اللہ ہم کو جنت میں
بلا حساب داخل فرما، یاالٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرمادے اور مجھ پر رحم کر اور میری
لغزش دور کر اور اپنی رحمت سے میرے گناہ دفع کر۔اے سب مہربانوں سے زیادہ مہرباں الٰہی میں تیرا
بندہ ہوں اور تیرا زائر ہوں اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہوتا ہے اور تو سب سے بہتر زیارت کیا
ہوا ہے میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم فرما اور میری گردن جہنم سے آزاد کر)

عمرہ وطواف وسعی کا بیان

ارشاداتِ ربّانی

۱۔ ”وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿۱۲۵﴾“

(سورۂ بقرہ آیت ۱۲۵)

(اور [یاد کرو] جب ہم نے اس گھر کولوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم واسماعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجود والوں کے لیے)

۲۔ ”وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿۲۶﴾ وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿۲۷﴾ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿۲۹﴾ ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِندَ رَبِّهِ ؕ“

(سورۂ حج آیت ۲۶۔۳۰)

(اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر، اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لئے، اور لوگوں میں حج کی عام ندا کردے۔ وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں اور اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں، اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ۔ پھر اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔ بات یہ ہے اور جو اللہ کے حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لیے اس کے رب کے یہاں بھلا ہے)

۳۔ ''اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝ ''

(سورۂ بقرہ آیت ۱۵۸)

(بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے [طواف] کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبر دار ہے)

ارشاداتِ نبویہ

حدیث ۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کے لئے مکہ میں تشریف لائے، سب کاموں سے پہلے وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا۔ (بخاری، مسلم)

حدیث ۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک پہلے تین پھیروں میں رمل کیا اور پھر چار پھیرے چل کر کیے اور ایک روایت میں ہے کہ پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ (مسلم)

حدیث ۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو حجرِ اسود کے پاس آ کر اسے بوسہ دیا پھر داہنے ہاتھ کو چلے اور تین پھیروں میں رمل کیا۔ (مسلم)

حدیث ۴: حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور آپ کے دستِ مبارک میں چھڑی تھی اس کو حجرِ اسود سے لگا کر بوسہ دیتے۔ (مسلم)

حدیث ۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکۂ مکرّمہ میں داخل ہوئے تو حجرِ اسود کی طرف متوجہ ہوئے اسے بوسہ دیا، پھر طواف کیا پھر صفا کے پاس آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگا، پھر ہاتھ اٹھا کر ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے جب تک اللہ نے چاہا اور دعا فرمائی۔ (ابوداؤد)

حدیث ۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''بیت الحرام کے حج کرنے والوں پر ہر روز اللہ تعالیٰ ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے، ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے، چالیس نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس نظر کرنے والوں کے لئے۔'' (بیہقی)

حدیث ۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''رکن یمانی پر ستر فرشتے مؤکل ہیں اور جو یہ دعا پڑھے **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار** وہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔ اور جو سات پھیرے طواف کرے اور یہ پڑھتا رہے **سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ** اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے، دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس درجے بلند کئے جائیں گے اور جس نے طواف میں یہی کلام پڑھا وہ گویا رحمت میں اپنے پاؤں سے چل رہا ہے جیسے کوئی پانی میں پاؤں سے چلتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

حدیث ۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس نے پچاس مرتبہ طواف کیا گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسے آج ہی اپنی ماں سے پیدا ہوا۔'' (ترمذی)

حدیث ۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''حجرِ اسود جب جنت سے نازل ہوا دودھ سے زیادہ سفید تھا بنی آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا۔'' (ترمذی، نسائی)

حدیث ۱۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ''حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم جنت کے یاقوت ہیں اللہ نے ان کے نور کو مٹا دیا اور اگر نہ مٹاتا تو جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے سب کو روشن کر دیتے۔'' (ترمذی)

حدیث ۱۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''واللہ حجرِ اسود کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ کلام کرے گا جس نے حق کے ساتھ اسے بوسہ دیا ہے اس کے لئے شہادت دے گا۔'' (ترمذی، ابنِ ماجہ)

حدیث ۱۲: امام احمد نے عبید بن عمیر سے روایت کی کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، کیا وجہ ہے کہ آپ حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کو بوسہ دیتے ہیں؟ جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ان کو بوسہ دینا خطاؤں کو گرا دیتا ہے اور میں نے حضور کو فرماتے سنا جس نے طواف کے سات پھیرے کیے اس طرح کہ اس کے آداب کو ملحوظ رکھا اور پھر دو رکعت نماز پڑھی تو یہ گردن آزاد کرنے کے مثل ہے (یعنی غلام آزاد کرنے کے برابر) اور میں نے حضور کو فرماتے سنا کہ طواف میں ہر قدم کہ اٹھاتا اور رکھتا ہے اس پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں اسی کے قریب قریب ترمذی و حاکم و ابن خزیمہ وغیرہم نے بھی روایت کی۔

طواف کے احکام

مسجد الحرام میں داخل ہونے اور زیارتِ کعبہ شریف کے احکام بیان ہو چکے۔ آپ جب مسجد الحرام میں داخل ہوں اور اگر کسی نماز کا وقت ہو تو آپ اس سے فارغ ہو لیں اور پھر طواف کے لئے تیار ہو جائیں۔ کعبہ شمع ہے اور آپ پروانہ! کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ پروانہ شمع کے گرد کس طرح قربان ہوتا ہے؟ تو آپ بھی اس شمع پر قربان ہونے کے لئے مستعد ہو جائیں۔ طواف شروع کرنے سے پہلے ہمارا مشورہ ہے کہ آپ کعبہ شریف کا اچھی طرح دیدار کر لیں اور اس کے مختلف مقامات جن کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے اچھی طرح ذہن نشین کر لیں تاکہ طواف صحیح طریقہ سے ادا کر سکیں۔

طواف وغیرہ کی دعائیں اچھی طرح صحیح تلفظ کے ساتھ یاد کرلی جائیں اگر دعائیں یاد نہ ہوں یا صحیح نہ پڑھ سکیں تو طواف میں بلکہ ہر موقع پر درود شریف پڑھیں کہ افضل ہے۔

جو بھی پڑھیں آہستہ پڑھیں چلّا کر نہ پڑھیں۔

مسجد الحرام، ایک گول وسیع احاطہ ہے جس کے کنارے کنارے دالان اور آنے جانے کے دروازے ہیں اور بیچ میں مطاف یعنی طواف کرنے کی جگہ، حجاجِ کرام کی سہولت کے لیے حجرِ اسود سے لے کر مسجد کی عمارت تک مطاف کی زمین پر ایک کالے ماربل کی لائین کھینچ دی گئی ہے اور مسجد کی عمارت پر ہری ٹیوب لائٹ لگی ہوئی ہے، جو اس بات کی نشاندھی کرتی ہے کہ طواف یہاں سے شروع کیا جائے۔

جب آپ حجرِ اسود کے قریب پہنچیں یہ دعا پڑھیں:

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور تنہا اسی نے کفار کی جماعتوں کو شکست دی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہ ہر شئی پر قادر ہے)

طواف شروع کرنے سے پہلے مرد اضطباع کرلیں یعنی چادر کو دھنی بغل کے نیچے سے اس طرح نکالیں کہ داہنا مونڈھا کھلا رہے اور چادر کے دونوں کنارے بائیں مونڈھے پر ڈالدیں۔

طواف کی نیت

اب آپ کعبہ کی طرف منہ کرکے حجرِ اسود کے قریب یوں کھڑے ہوں کہ کالے ماربل کی لائین آپ کے داہنے ہاتھ کو رہے، پھر آپ بغیر ہاتھ اٹھائے طواف کی نیت کریں:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ"

(یا اللہ میں تیرے عزت والے گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں اس کو تو میرے لئے آسان فرما اور اس کو مجھ سے قبول کر)

نیت کرنے کے بعد آپ کعبہ کو منہ کیے ہوئے اپنی داہنی جانب تھوڑا سرکیں اور فرش پر بنی کالے ماربل کی لائین پر حجرِ اسود کے عین مقابل کھڑے ہو جائیں یہ بات ادنی حرکت میں حاصل ہو جائے گی، پھر کانوں تک ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ آپ کی ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف رہیں اور کہیں:

"بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ"

(اللہ کے نام سے شروع اور تمام خوبیاں اللہ کیلئے ہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور درود وسلام ہو اللہ کے رسول پر)

نیت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائیں جیسے بعض مُطَوِّف کرتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔

نوٹ: نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ جو نیت عربی زبان میں کرے وہ اس کے معنیٰ اپنے ذہن میں حاضر رکھے، ورنہ نیت اپنی مادری زبان میں بھی ہو سکتی ہے۔ یہ ذہن نشین کر لیں کہ آپ نے اگر تمتع یا قران کا احرام باندھا ہے تو یہ طوافِ عمرہ ہے اور اگر افراد کا احرام باندھا ہے تو یہ طوافِ قدوم ہے۔

اب اگر میسر ہو سکے تو حجرِ اسود پر دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دیں کہ آواز نہ پیدا ہو۔ ایسا تین بار کریں۔ یہ نصیب ہو جائے تو کمالِ سعادت ہے یقینا ہمارے آقا و مولی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بوسہ دیا آپ کی خوش نصیبی کہ آپ کا منہ وہاں تک پہونچا اور ہجوم کے سبب نہ ہو سکے تو نہ دوسروں کو ایذا دو نہ آپ دبو کچلو بلکہ اس کے عوض ہاتھ سے چھو کر اسے چوم لو اور ہاتھ نہ پہنچے تو لکڑی سے چھو کر اسے چوم لو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے انہیں بوسہ دے لو۔ حجرِ اسود کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر چوم لینے یا اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو استلام کہتے ہیں۔ ایسا کرنے میں بھی ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

استلام کے وقت یہ دعا پڑھیں:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَطَھِّرْلِیْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ"

(الٰہی تو میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کو پاک کر اور میرے سینہ کو کھول دے اور میرے کام کو آسان کر اور مجھے عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی)

تنبیہ: حجرِ اسود پر یا کعبہ شریف کی عمارت پر کچھ لوگ عطر یا خوشبو چھڑکتے رہتے ہیں۔ طواف کرنے والوں کے لیے لازم ہے کہ اگر حجرِ اسود پر خوشبو پڑی ہو تو اسے احرام کی حالت میں ہاتھ لگانے یا بوسہ دینے وہ لوگ جنھوں نے حجِ تمتع یا صرف عمرہ کا احرام باندھا ہو وہ طواف شروع کرتے وقت حجرِ اسود کا پہلا بوسہ لیتے ہی لبیک چھوڑ دیں۔

اب دروازۂ کعبہ کی طرف بڑھیں جب حجرِ اسود کے سامنے سے گزر جائیں تو سیدھے ہو لیں۔ خانۂ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر لے کر یوں چلیں کہ کسی کو ایذا نہ ہو۔

پہلے تین پھیروں میں مرد رمل کرتے چلیں یعنی جلد جلد چھوٹے قدم رکھتے، شانے ہلاتے جیسے قوی و بہادر لوگ چلتے ہیں نہ کودتے دوڑتے۔ جہاں زیادہ ہجوم ہو جائے اور رمل میں اپنی یا دوسرے کی ایذا ہو تو اتنی دیر رمل ترک کردیں، مگر رمل کی خاطر آپ نہ رکیں بلکہ طواف جاری رکھیں۔ پھر جب موقع مل جائے تو جتنی دیر تک کے لئے رمل کے ساتھ طواف ممکن ہو کریں۔ طواف میں جس قدر خانۂ کعبہ سے نزدیک ہوں بہتر ہے مگر نہ اتنا قریب کہ جسم یا کپڑا دیوارِ کعبہ سے لگے اور اگر کعبہ کے نزدیک ہجوم کے سبب رمل نہ ہو سکے تو طواف دور سے کرنا بہتر ہے تا کہ رمل ترک نہ ہو۔ جب ملتزم کے سامنے آئیں تو یہ دعا پڑھیں:

"اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

(اے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور حرم تیرا حرم ہے اور امن تیرا ہی امن ہے اور جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی یہ جگہ ہے تو مجھ کو جہنم سے پناہ دے اے اللہ جو تو نے مجھ کو دیا مجھے اس پر قانع کر دے اور میرے لئے اس میں برکت دے اور ہر غائب پر خیر کے ساتھ تو خلیفہ ہو جا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر شئی پر قادر ہے)

اب آپ رکنِ عراقی کی طرف بڑھیں اور یہ پڑھتے چلیں:

''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ''

(اللہ کے لئے پاکی ہے اور اللہ کے لئے حمد ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے پھیرنا اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے)

اور جب رکنِ عراقی پر پہنچیں تو یہ دعا پڑھیں:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ''

(اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں شک اور شرک اور اختلاف ونفاق سے اور مال واہل واولاد میں واپس ہوکر بری بات دیکھنے سے)

اور جب میزابِ رحمت کے سامنے آئیں تو یہ دعا پڑھیں:

''اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ وَلَا بَاقِ اِلَّا وَجْھُکَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً لَا اَظْمَأُ بَعْدَھَا اَبَدًا''

(الٰہی تو مجھ کو اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں اور تیری ذات کے سوا کوئی باقی نہیں اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے مجھے خوش گوار پانی پلا کہ اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے)

اور پھر جب آپ رکنِ شامی کے سامنے آئیں تو یہ دعا پڑھیں:

''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ''

(اے اللہ تو اس کو حجِ مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ کو بخش دے اور اس کو وہ تجارت کردے جو ہلاک نہ ہو اے سینوں کی باتیں جاننے والے مجھ کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکال)

اب آپ کعبہ کے تیسرے کونے، رکنِ یمانی کے پاس آئیں تو اسے دونوں ہاتھوں سے یا صرف داہنے ہاتھ سے تبرکاً چھولیں اور اگر ممکن ہو تو رکنِ یمانی کا بوسہ بھی دیں اور نہ ہو سکے تو یہاں لکڑی سے چھونا یا اشارہ کر کے ہاتھ چومنا نہیں۔ صرف بائیں ہاتھ سے چھونا منع ہے۔ بسا اوقات یہاں بھی لوگ عطر ڈالتے ہیں اگر عطر وغیرہ ہو تو اسے احرام کی حالت میں ہاتھ نہ لگائیں ورنہ کفارہ لازم آسکتا ہے۔ اکثر لوگ طواف کے دوران رکنِ یمانی کی طرف ہاتھ لہراتے ہوئے دور سے گزرتے ہیں یہ خلافِ سنت ہے۔

یہاں آپ یہ دعا پڑھیں:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَالُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ"

(اے اللہ تجھ سے سوال کرتا ہوں گناہوں سے معافی کا اور دین، دنیا اور آخرت میں عافیت کا)

رکنِ شامی یا عراقی کو چھونا یا بوسہ دینا نہیں۔

جب رکنِ یمانی سے رکنِ اسود کی طرف بڑھیں گے تو یہ مستجاب ہے جہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے کے لیے مقرر ہیں یہاں وہی دعائے جامع پڑھیں جو صفحہ نمبر ۴۴ پر درج ہے۔

یہاں اپنے اور سب احباب و مسلمین اور اس کتاب کے مصنف کے لیے دعا مانگیں اور اگر دعائیں نہ یاد ہوں تو صرف درود شریف پڑھیں یہ کافی ووافی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے وعدے کے مطابق درود شریف کا پڑھنا تمام دعاؤں سے بہتر وافضل ہے یعنی یہاں اور تمام مواقع میں اپنے لئے دعا کے بدلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجیں کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ایسا کرے گا تو اللہ تیرے سب کام بنادے گا اور تیرے گناہ معاف فرمادے گا۔"

طواف میں دعا یا درود شریف پڑھنے کے لئے رکیں نہیں بلکہ چلتے میں پڑھیں۔ دعا و درود چلّا چلّا کر نہ پڑھیں جیسے مُطَوِّف پڑھایا کرتے ہیں بلکہ آہستہ پڑھیں، آواز صرف اس قدر ہو جو اپنے کان تک آئے۔

اب جب آپ چاروں طرف گھوم کر حجرِ اسود کے پاس پہنچیں یہ ایک پھیرا ہوا۔ یہاں لوگ دور ہی دور سے اپنے ہاتھ لہراتے ہوئے گزرتے ہیں، یہ خلافِ سنت ہے۔ آپ پھر فرش پر بنی کالے ماربل کی لائین پر حجرِ اسود کے عین مقابل کھڑے ہو کر کہیں:

"بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ"

اور استلام کریں یعنی اگر موقع ہو تو حجرِ اسود کو بوسہ دیں یا ہاتھوں سے اشارہ کر کے انھیں چوم لیں۔ پھر کعبہ شریف کو اپنے بائیں طرف لے کر دوسرا چکر شروع کریں۔ ہر پھیرا ختم ہونے پر ایسا ہی کریں۔ اس طرح آپ سات پھیرے پورے کریں۔ نیت صرف طواف شروع کرتے وقت کریں گے باقی پھیروں میں نیت نہیں کرنی ہے۔ رمل آپ صرف پہلے تین پھیروں میں کریں، آخری چار پھیروں میں آہستہ بغیر شانہ ہلائے معمولی چال چلیں۔

جب ساتوں پھیرے پورے ہو جائیں، تو آخر میں پھر آپ استلام کریں یعنی اگر موقع ہو تو حجرِ اسود کو بوسہ دیں یا ہاتھوں سے اشارہ کر کے انھیں چوم لیں۔ طواف پورا ہو گیا اب آپ اپنے احرام کی چادر سے اپنا داہنا کندھا ڈھانک لیں۔

طواف کے مسائل

طواف کا یہ طریقہ جو بیان ہوا، اگر کسی نے اس کے خلاف طواف کیا مثلاً بائیں طرف سے شروع کیا، کہ کعبہ شریف طواف کرنے میں سیدھے ہاتھ کو رہا یا کعبہ شریف کو منہ یا پیٹھ کر کے آڑا آڑا طواف کیا، یا حجرِ اسود سے شروع نہ کیا، یا حطیم کے اندر سے طواف کیا۔ تو جب تک مکۂ معظّمہ میں ہے اس طواف کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا اور وہاں سے چلا آیا تو دم واجب ہے۔

طواف سات پھیروں پر ختم ہو گیا۔ اب اگر کسی نے آٹھواں پھیرا جان بوجھ کر قصداً شروع کر دیا تو یہ ایک جدید طواف شروع ہوا۔ اب اس پر لازم ہے کہ وہ اس جدید طواف کے بھی سات پھیرے کرے۔

طوافِ فرض یا واجب کے پھیروں میں اگر شک واقع ہو کہ کتنے ہوئے تو اب اس طواف کو نئے سرے سے کرے، اگر کسی ایک عادل شخص نے بتا دیا کہ اتنے پھیرے ہوئے تو اس کے قول پر عمل کر لینا بہتر ہے اور دو عادل نے بتایا تو ان کے کہنے پر ضرور عمل کرے۔ اسی طرح اگر طوافِ نفل میں شک واقع ہوا کہ کتنے پھیرے ہوئے تو جو گمان غالب ہو اس پر عمل کرے۔ طوافِ کعبہ مسجد الحرام شریف کے اندر ہو گا اگر مسجد کے باہر سے طواف کیا نہ ہوا۔

طواف کرتے کرتے نیا وضو کرنے کے لئے چلا گیا تو اگر اس نے چار پھیروں سے کم کئے تھے تو وہ واپس

آ کر اسی پہلے طواف پر بنا کرسکتا ہے، یعنی جتنے پھیرے رہ گئے ہوں انہیں کر لے طواف پورا ہو جائے گا، نئے سرے سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر نئے سرے سے کیا جب بھی حرج نہیں۔ اس صورت میں اس پہلے طواف کو پورا کرنا ضروری نہیں۔ بنا کی صورت میں جہاں چھوڑا تھا وہیں سے شروع کرے حجرِ اسود سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر وہ چار یا زیادہ پھیرے کر چکا تھا تو ضروری ہے کہ وہ بنا ہی کرے، اب وہ نئے سرے سے شروع نہیں کرسکتا۔

طواف کر رہا تھا تو بلاضرورت چھوڑ کر چلا جانا مکروہ ہے مگر طواف باطل نہ ہوگا یعنی آ کر پورا کر لے۔

رمل صرف پہلے تین پھیروں میں سنت ہے۔ اگر کسی وجہ سے پہلے پھیرے میں رمل نہ کر سکے تو صرف دوسرے اور تیسرے میں رمل کرے۔ اور اگر پہلے دو پھیروں میں رمل نہ کر سکے تو صرف تیسرے پھیرے میں رمل کرے۔ رمل صرف اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہو۔ رمل چھوٹنے پر کوئی کفارہ نہیں۔

اضطباع طواف کے ساتوں پھیروں میں سنت ہے۔ طواف کے بعد اضطباع نہ کیا جائے۔ اضطباع صرف اسی طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہو اور اگر طواف کے بعد سعی نہ ہو تو اضطباع بھی نہیں۔ اگر کسی نے اضطباع کر کے نماز پڑھی تو مکروہ ہوگی، کیوں کہ نماز میں مونڈھا کھلا رہنا مکروہ ہے۔

نمازِ طواف

طواف کے بعد آپ مقامِ ابراہیم پر آ کر یہ آیتِ مقدسہ پڑھیں:

"وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى"

(سورۂ بقرہ آیت ۱۲۵)

(اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ)

اب مقامِ ابراہیم کے نزدیک جگہ ملے تو بہتر ورنہ مسجدِ حرام میں جہاں بھی جگہ ملے دو رکعت نماز واجبُ الطواف اگر مکروہ وقت نہ ہو تو پڑھیں۔ افضل یہ ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ کافرون اور دوسری میں الحمد کے بعد سورہ اخلاص پڑھیں۔ حدیث میں ہے جو مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور قیامت کے دن امن والوں میں محشور ہوگا۔

یہ رکعتیں پڑھ کر مندرجہ ذیل دعا مانگیں:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًی مِّنَ الْمَعِیْشَۃِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ"

(اے اللہ تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے تو میری معذرت کو قبول کر اور تو میری حاجت کو عطا کر اور جو کچھ میرے نفس میں ہے تو اسے جانتا ہے تو میرے گناہوں کو بخش دے اے اللہ میں تجھ سے اس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں سرایت کر جائے اور یقین صادق مانگتا ہوں تاکہ میں جان لوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لئے لکھا ہے اور جو کچھ تو نے میرے قسمت میں کیا ہے اس پر راضی ہوں اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان)

حدیث میں ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو یہ دعا کرے گا میں اس کی خطا بخش دوں گا، غم دور کروں گا، محتاجی اس سے نکال لوں گا اور ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا دنیا ناچار و مجبور اس کے پاس آئے گی اگرچہ وہ اسے نہ چاہے۔ اس مقام پر بعض اور دعائیں مذکور ہیں جو بہارِ شریعت حصہ ششم میں ملاحظہ فرمائیں۔

اگر بھیڑ کی وجہ سے مقامِ ابراہیم پر نماز نہ پڑھ سکیں تو مسجد شریف میں کسی اور جگہ یا حدودِ حرم میں کہیں اور پڑھی جب بھی ہو جائے گی۔ مقامِ ابراہیم کے بعد اس نماز کے لئے سب سے افضل کعبۂ معظّمہ کے اندر پڑھنا ہے پھر حطیم میں میزابِ رحمت کے نیچے، اس کے بعد حطیم میں کسی اور جگہ، پھر کعبۂ معظّمہ سے قریب تر جگہ میں، پھر مسجدِ حرام میں کسی جگہ اور پھر حرمِ مکہ کے اندر جہاں بھی ہو۔ سنت یہ ہے کہ وقتِ کراہت نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً نماز پڑھے بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر نہ پڑھی تو عمر بھر میں جب پڑھے گا ادا ہی ہے قضا نہیں مگر برا کیا کہ سنت فوت ہوئی۔ فرض نماز ان رکعتوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔

ملتزم پر حاضری

نماز و دعا سے فارغ ہو کر آپ ملتزم کے پاس جائیں اور اپنا سینہ اور پیٹ اور کبھی داہنا رخسار اور کبھی بایاں رخسار اس پر رکھیں اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلائیں اپنا داہنا ہاتھ دروازۂ کعبہ اور بایاں ہاتھ حجرِ اسود کی طرف پھیلائیں، خوب رو رو کر عاجزی اور انکساری کے ساتھ یہاں یہ دعا پڑھیں:

"یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَهَا عَلَیَّ"

(اے قدرت والے اے بزرگ تو نے مجھے جو نعمت دی اس کو مجھ سے زائل نہ کر)

ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں چاہتا ہوں جبرئیل کو دیکھتا ہوں کہ ملتزم سے لپٹے ہوئے یہ دعا کر رہے ہیں۔

ملتزم کے پاس نمازِ طواف کے بعد آنا اس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہے اور جس کے بعد سعی نہ ہو اس میں نماز سے پہلے ملتزم سے لپٹے پھر مقامِ ابراہیم کے پاس جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔

تنبیہ: رمضانُ المبارک اور موسمِ حج میں دروازہ شریف، ملتزم اور حجرِ اسود کے قریب زبردست بھیڑ ہوتی ہے لہٰذا خواتین وہاں جانے سے احتراز کریں کہ مردوں کی بھیڑ میں عورتوں کا گھسنا سخت گناہ ہے۔

چاہِ زمزم پر حاضری

ملتزم پر دعا مانگنے کے بعد آپ زمزم پر آئیں اور کعبہ کی طرف منہ کر کے تین سانسوں میں پیٹ بھر کر جتنا پیا جا سکے کھڑے ہو کر پییں۔ ہر بار بسم اللہ سے شروع کریں اور الحمد للہ پر ختم کریں اور ہر بار کعبہ شریف کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ لیں۔ جو پانی بچ جائے اسے اپنے بدن پر ڈال دیں یا بچے ہوئے پانی سے منہ اور سر اور بدن کا مسح کر لیں۔ آبِ زمزم پیتے وقت دعا کریں کہ یہ قبولیت کا وقت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زمزم جس مراد سے پیا جائے اسی کے لئے ہے۔ زمزم پیتے وقت کی دعا یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ"

(اے اللہ میں تجھ سے علمِ نافع اور کشادہ رزق اور عملِ مقبول اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں)

مکۂ معظّمہ میں جب تک آپ رہیں گے بار ہا زمزم پینا نصیب ہوگا تو کبھی قیامت کی پیاس سے بچنے، کبھی عذابِ قبر سے محفوظ رہنے، کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت بڑھنے، کبھی وسعتِ رزق، کبھی شفائے امراض، کبھی حصولِ علم، وغیرہ خاص خاص مرادوں کی نیت سے پیئیں۔ وہاں جب زمزم پیو پیٹ بھر کر پیو کہ حدیث میں ہے ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زمزم کوکھ بھر کر نہیں پیتے۔

صفا ومروہ کی سعی

اب اگر تکان وغیرہ نہ ہو تو فوراً ورنہ کچھ آرام لے کر صفا مروہ کی سعی کے لئے پھر حجرِ اسود کے پاس آئیں اور فرش پر بنی کالے ماربل کی لائین پر حجرِ اسود کے عین مقابل کھڑے ہو جائیں اور کانوں تک ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ آپ کی ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف رہیں اور کہیں:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ"

اب آپ استلام کریں یعنی اگر موقع ہو تو حجرِ اسود کو بوسہ دیں یا ہاتھوں سے اشارہ کر کے انھیں چوم لیں اور یہ نہ ہو سکے تو اس کی طرف منہ کر کے **"اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ"** اور درود پڑھتے ہوئے فوراً بابِ صفا سے صفا کی جانب روانہ ہو جائیں۔ صفا پر چڑھنے سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

"اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ"

(میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کو اللہ نے پہلے ذکر کیا بیشک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں جس نے حج یا عمرہ کیا اس پر ان کے طواف میں گناہ نہیں اور جو شخص نیک کام کرے تو بیشک اللہ بدلا دینے والا جاننے والا ہے)

ذکر و درود پڑھتے ہوئے آپ صفا پر اتنا چڑھیں کہ کعبہ شریف نظر آئے اور یہ تھوڑی ہی بلندی پر چڑھنے سے ممکن ہوتا ہے یعنی اگر دیواریں درمیان میں نہ ہوتیں تو کعبہ شریف یہاں سے نظر آتا اس سے اوپر چڑھنے کی حاجت نہیں۔ کچھ جاہل بالکل اوپری سیڑھی تک چڑھ جاتے ہیں، آپ اس سے پرہیز کریں۔

پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک دعا کی طرح اٹھا کر اتنی دیر تک دعا میں مصروف رہیں جتنی دیر میں سورۂ بقرہ کی پچیس آیتوں کی تلاوت کی جائے۔ یہاں تسبیح وتہلیل وتکبیر و درود پڑھیں اور اپنے لئے اور اپنے دوستوں اور دیگر مسلمانوں کے لئے دعا کریں کہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ یہاں بھی وہی دعائے جامع پڑھیں جو صفحہ نمبر ۴۴ پر درج ہے۔

دعا میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف رکھیں نہ اس طرح جیسا بعض لوگ ہتھیلیاں کعبہ شریف کی طرف کرتے ہیں۔ اکثر لوگ ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں یونہی تین بار کرتے ہیں، یہ غلط طریقہ ہے۔ بلکہ آپ ایک بار دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں اور جب تک دعا مانگیں ہاتھ اٹھائے رہیں جب ختم ہو جائے ہاتھ چھوڑ دیں۔

سعی کی نیت

دعا ختم ہونے کے بعد سعی کی نیت یوں کریں:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ"

(اے اللہ میں نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کا ارادہ کیا تو اسے میرے لئے آسان فرما دے اور میری طرف سے قبول فرما)

پھر صفا سے اتر کر مروہ کو چلیں، ذکر برابر جاری رکھیں، جب پہلا میل آئے جو صفا سے تھوڑے ہی فاصلے پر ہے، جہاں دونوں طرف کی دیوار اور چھت میں سبز لائٹیں لگی ہیں یہاں سے دوڑنا شروع کریں مگر صرف اتنا تیز کہ کسی کو ایذا نہ ہو یہاں تک کہ دوسرے میل سے نکل جائیں۔ میلین کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

"رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ ط وَتَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا"

(اے پروردگار بخش اور رحم کر اور درگزر کر اس سے جسے تو جانتا ہے اور اسے تو جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے بیشک تو عزت و کرم والا ہے۔ اے اللہ تو اسے حجِ مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش)

دوسرے میل سے نکل کر آہستہ چلیں اور یہ دعا بار بار پڑھتے رہیں:

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

(کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں تمام ملک اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہے وہی جلا تا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا تمام بھلائی اسی کی طرف سے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے)

آپ جب مروہ پہنچیں یہاں کچھ اوپر چڑھیں بالکل دیوار سے متصل نہ ہو جائیں کہ یہ جاہلوں کا طریقہ ہے۔ یہاں بھی اگر چہ دیوار اور ستون کی وجہ سے کعبہ نظر نہیں آتا مگر کعبہ کی طرف منہ کر کے جیسا صفا پر کیا تھا تسبیح وتکبیر وحمد وثناء درود دعا کریں یہ ایک پھیرا ہوا۔

پھر یہاں سے صفا کو ذکر و درود اور دعا پڑھتے ہوئے جائیں سبز میل کے پاس پہنچیں تو اسی طرح دوڑیں اور دونوں میلوں سے گزر کر آہستہ ہولیں۔ صفا پر پہونچ کر پھر ذکر و دعا اور درود پڑھیں۔ یہ دوسرا چکر پورا ہوا۔ پھر آپ مروہ کی طرف لوٹیں یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم کریں۔ ہر پھیرے میں جب صفا یا مروہ پر پہنچیں تو ذکر و درود اور دعائیں پڑھیں اور میلین کے درمیان دوڑیں۔ اس کا نام سعی ہے۔

سعی کے مسائل

سعی میں اضطباع نہیں۔ اگر کوئی دونوں میلوں کے درمیان دوڑ کر نہ چلا یا صفا سے مروہ تک دوڑ کر گیا تو برا کیا سنت ترک ہوگئی مگر دم یا صدقہ واجب نہیں۔

اگر ہجوم کی وجہ سے میلین کے درمیان دوڑنے سے عاجز ہے تو کچھ ٹھہر جائے کہ بھیڑ کم ہو جائے اور دوڑنے کا موقع مل جائے اور اگر کچھ ٹھہرنے سے ہجوم کم نہ ہوگا تو دوڑنے والوں کی طرح چلے اور اگر کسی عذر کی وجہ سے سواری پر بیٹھ کر سعی کرتا ہے تو اس درمیان میں سواری کو تیز چلائے مگر اس کا خیال رکھے کہ کسی کو ایذا نہ ہو کہ یہ حرام ہے۔

اگر مروہ سے سعی شروع کی تو پہلا پھیرا جو کہ مروہ سے صفا کو ہوا شمار نہ کیا جائے گا۔ اب جب وہ صفا سے مروہ کو جائے گا یہ پہلا پھیرا ہوگا۔ سعی کے لئے شرط یہ ہے کہ پورے طواف یا طواف کے اکثر حصہ کے بعد ہو لہٰذا اگر طواف کے تین پھیرے کے بعد سعی کی تو نہ ہوئی۔

سعی کے قبل احرام ہونا بھی شرط ہے خواہ حج کا احرام ہو یا عمرہ کا، احرام سے قبل سعی نہیں ہو سکتی۔

حج کی سعی اگر وقوفِ عرفہ کے قبل کرے تو سعی کرتے وقت بھی احرام ہونا شرط ہے اور وقوفِ عرفہ کے بعد ہو تو سنت یہ ہے کہ احرام کھول چکا ہو۔ عمرہ کی سعی میں احرام واجب ہے یعنی اگر طواف کے بعد سر مونڈا لیا پھر سعی کی تو سعی ہو گئی مگر چونکہ واجب ترک ہوا لہٰذا دم واجب ہوگا۔

سعی میں پیدل چلنا واجب ہے، جب کہ عذر نہ ہو۔ اگر کسی نے سواری یا ڈولی وغیرہ پر سعی کی یا پاؤں سے نہ چلا بلکہ گھسٹتا ہوا گیا تو حالتِ عذر میں معاف ہے اور بغیر عذر ایسا کیا تو دم واجب ہے۔

سعی کے ساتوں پھیرے پے در پے کرے اگر متفرق طور پر کئے تو اعادہ کرے اور پھر سے سات پھیرے کرے کہ پے در پے نہ ہونے سے سنت ترک ہو گئی۔ مستحب یہ ہے کہ باوضو سعی کرے اور کپڑا بھی پاک ہو اور بدن بھی ہر قسم کی نجاست سے پاک ہو اور سعی شروع کرتے وقت نیت کر لے۔

نمازِ سعی

مکروہ وقت نہ ہو تو سعی کے بعد دو رکعت نماز مسجد شریف میں جا کر پڑھنا بہتر ہے۔ امام احمد و ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سعی سے فارغ ہوئے تو حجرِ اسود کے سامنے تشریف لا کر مطاف کے کنارے دو رکعت نماز پڑھی۔ مکروہ وقت ہو تو یہ نماز نہ پڑھیں۔

اگر آپ نے حجِ افراد کا احرام باندھا تھا تو یہ طواف، طوافِ قدوم یعنی حاضریٔ دربار کا مجرا ہے۔ اب آپ لبیک کہتے ہوئے حالتِ احرام میں حج کی قربانی تک رہیں گے۔ ابھی نہ حلق کریں گے نہ تقصیر۔

اگر آپ نے حجِ قران کا احرام باندھا تھا تو یہ طواف اور سعی کرنے سے آپ کا عمرہ ہو گیا۔ اب آپ کو ایک اور طواف، طوافِ قدوم کی نیت سے کرنا ہے جس میں آپ کو سعی نہیں کرنی۔ اس کے بعد آپ لبیک کہتے ہوئے حالتِ احرام میں دسویں ذی الحجہ تک رہیں گے۔ آپ ابھی نہ حلق کریں گے نہ تقصیر۔

تنبیہ: طوافِ قدوم میں اضطباع اور رمل اور اس کے بعد صفا ومروہ کی سعی ضروری نہیں مگر اس وقت اگر نہ کریں گے تو طوافِ زیارت میں جو حج کا طوافِ فرض ہے (جس کا ذکر ان شاء اللہ آگے آتا ہے) یہ سب کام کرنے ہوں گے اور اس وقت ہجوم بہت ہوتا ہے عجب نہیں کہ طواف میں رمل اور سعی میں دوڑنا ٹھیک سے نہ ہو سکے اور اس وقت اگر کرلیں گے تو اس طواف میں ان چیزوں کی حاجت نہ ہوگی۔

حلق یا تقصیر

اگر آپ نے حجِ تمتع کا احرام باندھا تھا تو یہ طواف اور سعی کرنے سے آپ کا عمرہ ہوگیا۔ اب آپ حلق کریں یعنی سارا سر مونڈا دیں یا تقصیر یعنی بال کتروائیں اور احرام سے باہر آئیں۔ بہتر حلق ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حلق کرایا اور سر مونڈانے والوں کے لئے دعائے رحمت تین بار فرمائی اور کتروانے والوں کے لئے ایک بار۔

عورتوں کو بال مونڈانا حرام ہے وہ صرف اُنگلی کے ایک پُورے برابر بال کتروالیں۔

حجِ تمتع کرنے والا آٹھ ذی الحجہ تک بے احرام رہے۔ وہ حج کا احرام اگر آٹھ تاریخ سے پہلے باندھنا چاہے تو باندھ لے، یہ افضل ہے اگر وہ احرام کی پابندیاں نبھا سکے۔ ورنہ آٹھ تاریخ کو حج کا احرام باندھے۔

اب سب حجاج (قارن متمع مفرد کوئی ہو) منیٰ کے جانے کے لئے مکہ معظّمہ میں آٹھویں تاریخ کا انتظار کریں گے۔ ایامِ اقامت میں جس قدر ہو سکے نرا طواف بغیر اضطباع و رمل و سعی کرتے رہیں کہ باہر والوں کے لئے یہ سب سے بہتر عبادت ہے اور ہر سات پھیروں پر مقامِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں دو رکعت نماز پڑھیں۔ یہ نفل طواف کبھی آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طرف سے، کبھی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف سے اور کبھی اپنے پیر و مرشد و استاد کی طرف سے اور کبھی اپنے والدین یا رشتے داروں کے طرف سے کرتے رہیں۔

اپنے اس قیام کے دوران آپ کے ذمہ جو نمازیں ہیں ان کی قضا کریں، ہو سکے تو کچھ روزے رکھ لیں کہ یہاں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے تو ایک روزہ ایک لاکھ روزوں کے برابر ہوگا، اور حرم شریف میں کم از کم ایک بار ختمِ قرآن مجید تلاوت کریں۔

احتیاطاً عورتوں کو طواف اور سعی کے لئے رات کے دس گیارہ بجے جب ہجوم کم ہوتا ہے لے جائیں۔
عورتیں نماز اپنی قیام گاہ میں پڑھیں۔ عورتیں نمازوں کے لئے جو حرمین کی دونوں مسجدِ کریم میں حاضر ہوتی ہیں یہ جہالت ہے کہ مقصود ثواب ہے اور خود حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت کو میری مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنا ہے ہاں عورتیں مکۂ معظّمہ میں روزانہ ایک بار رات میں طواف کرلیا کریں اور مدینہ طیبہ میں صبح وشام صلاۃ وسلام کے لئے حاضر ہوتی رہیں۔

منیٰ کو روانگی اور عرفہ ومزدلفہ کے وقوف کا بیان

ارشادِ ربّانی

"ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"

(سورۂ بقرہ آیت ۱۹۹)

(پھر بات یہ ہے کہ [اے قریشیو] تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں
اور اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے)

ارشاداتِ نبویہ

حدیث ۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ "قریش اور جو لوگ ان کے طریقے پر تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے اور تمام عرب عرفات میں وقوف کرتے جب اسلام آیا اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا عرفات میں جا کر وقوف کریں پھر وہاں سے واپس ہوں۔" (بخاری، مسلم)

حدیث ۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حجۃ الوداع شریف کی حدیث میں مروی ہے کہ "یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) کو لوگ منیٰ کو روانہ ہوئے اور حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں ظہر وعصر ومغرب وعشا وفجر کی نمازیں پڑھیں پھر تھوڑا توقف کیا یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوا اور پھر حکم فرمایا کہ نمرہ میں ایک قبہ نصب کیا جائے اُس کے بعد حضور منیٰ سے روانہ ہوئے اور قریش کا یہ گمان تھا کہ مزدلفہ میں وقوف فرمائیں گے جیسا کہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مزدلفہ سے آ گے چلے گئے یہاں تک کہ عرفہ میں پہنچے یہاں نمرہ میں قبہ نصب ہو چکا تھا اس میں آپ تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا سواری تیار کی گئی پھر بطنِ وادی میں تشریف لائے اور خطبہ پڑھا پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت کہی حضور نے نماز ظہر پڑھی پھر اقامت ہوئی اور عصر کی نماز ہوئی اور دونوں نمازوں کے درمیان کچھ نہ پڑھا پھر موقف میں تشریف لائے اور وقوف کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔'' (مسلم)

حدیث ۳: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''عرفہ والے دن اللہ تعالیٰ اپنے جتنے بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اتنے کسی اور دن میں نہیں کرتا۔ پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر مباہات فرماتا ہے۔'' (مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

حدیث ۴: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''عرفہ کی سب سے بہتر دعا وہ جو میں نے اور مجھ سے قبل انبیاء نے کی یہ ہے: '' **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** '' (ترمذی)

حدیث ۵: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''عرفہ سے زیادہ کسی دن شیطان کو صغیر و ذلیل اور حقیر اور غیظ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن اللہ کی رحمت کا نزول اور اللہ کا اپنے بندوں کے بڑے بڑے گناہ معاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے۔'' (الترغیب والترھیب)

حدیث ۶: حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگی اور وہ دعا مقبول ہوئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے انھیں بخش دیا سوائے حُقوقُ العباد کے کہ مظلوم کے لئے ظالم سے مُواخذہ کروں گا۔ حضور نے عرض کی اے رب اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا کر دے اور ظالم کی مغفرت فرما دے۔ اُس دن یہ دعا قبول نہ ہوئی پھر مزدلفہ میں صبح کے وقت حضور نے اسی دعا کا اعادہ فرمایا اس وقت یہ دعا مقبول ہوئی اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما نے عرض کی ہمارے ماں باپ

حضور پر قربان اس وقت تبسم فرمانے کا سبب کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ دشمنِ خدا ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا قبول کی اور میری امت کی بخشش فرمائی تو اپنے سر پر خاک اڑانے لگا اور واویلا کرنے لگا اس کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر مجھے ہنسی آئی۔'' (ابن ماجہ، بیہقی)

حدیث ۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذی الحجہ کے دس دنوں سے کوئی دن اللہ کے نزدیک افضل نہیں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ یہ افضل ہیں یا اتنے دنوں میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں اس تعداد میں جہاد کرنے سے بھی یہ افضل ہیں اور اللہ کے نزدیک عرفہ سے زیادہ کوئی دن افضل نہیں عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں پر مباہات کرتا ہے ان سے فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو کہ پراگندہ سر گرد آلودہ دھوپ کھاتے ہوئے دور دور سے میری رحمت کے امیدوار حاضر ہوئے تو عرفہ سے زیادہ جہنم سے آزاد ہونے والے کسی اور دن میں دیکھے نہ گئے اور بیہقی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے انھیں بخش دیا فرشتے کہتے ہیں ان میں فلاں فلاں حرام کام کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے سب کو بخش دیا۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

حدیث ۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''ایک شخص نے عرفہ کے دن عورتوں کی طرف نظر کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج وہ دن ہے کہ جو شخص کان اور آنکھ اور زبان کو قابو میں رکھے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔'' (امام احمد، طبرانی)

حدیث ۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو عرفہ کے دن پچھلے پہر کو موقف میں وقوف کرے اور ایک سو بار یہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور ایک سو بار سورہ اخلاص پڑھے۔''

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۞ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞

پھر ایک سو بار یہ درود پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّعَلَیْنَا مَعَھُمْ

اللہ عزوجل فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے جس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور تکبیر و تعظیم کی مجھے پہچانا اور میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا اے میرے فرشتو گواہ رہو کہ میں نے اسے بخش دیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرے تو اس کی شفاعت جو یہاں ہیں سب کے حق میں قبول کروں۔'' (بیہقی)

منیٰ کو روانگی

آٹھ ذی الحجہ کو تمام حجاجِ کرام منیٰ روانہ ہوں گے۔ پھر وہاں سے نو تاریخ کو عرفات جائیں گے، دن وقوفِ عرفہ میں گزار کر مزدلفہ میں رات گزاریں گے پھر دس تاریخ کو منیٰ لوٹیں گے اور بارہ تک وہیں قیام کریں گے۔ آپ اپنے اس سفر کے لیے اپنی ضرورت کی چیزیں مثلاً تسبیح، مُصلیٰ، چٹائی، ضرورت کے چند برتن، پانی کی بوتل، لوٹا بالٹی، چادر، ایک جوڑا نئے کپڑے کا عید کے لیے، ایک مزید احرام وغیرہ ایک چھوٹے بیگ میں ساتھ لے لیں۔ قربانی اور دیگر اخراجات کے لیے مناسب رقم بھی ساتھ رکھ لیں۔ آپ اپنا شناخت نامہ، معلم اور اپنے خیمے کا پتہ اپنے ساتھ ضرور رکھیں۔

حج کا احرام

وہ لوگ جو حجِ تمتع کر رہے ہیں آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھیں گے۔ افضل یہ ہے کہ مسجدِ حرام میں دو رکعت نماز بہ نیتِ احرام پڑھیں، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھیں۔ مرد یہ نماز ادا کرتے وقت اپنا سر احرام کی چادر سے ڈھانکے رہیں اور سلام پھیرتے ہی چادر اپنے سر سے اتار دیں۔ خیال رہے کہ مکروہ وقت نہ ہو۔

سلام کے بعد یوں نیت کریں:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ
نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی"

(اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اسے تو میرے لیے آسان کر اور اسے میری طرف سے قبول کر
میں نے حج کی نیت کی اور خالص اللہ کے لیے میں نے اس کا احرام باندھا)

حج کی نیت سے تین بار لبیک مرد بآواز کہیں اور عورتیں دھیمی آواز میں۔ لبیک کے الفاظ یہ ہیں:

"لَبَّیْكَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ط لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ط
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِیْكَ لَكَ ط"

(میں تیرے پاس حاضر ہوا اے اللہ میں تیرے حضور حاضر ہوا تیرے حضور حاضر ہوا تیرا کوئی شریک نہیں
میں تیرے حضور حاضر ہوا بے شک تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لیے ہیں تیرا کوئی شریک نہیں)

اس کے ساتھ ہی آپ پر احرام کی پابندیاں عائد ہو گئیں۔

ہمارا مشورہ ہے کہ آپ حج کا احرام باندھنے کے بعد ایک نفل طواف میں اضطباع، رمل وسعی کر لیں جیسا کہ اوپر گزرا تا کہ طوافِ زیارت کے وقت آپ کو اس کی ضرورت نہ رہے۔ آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں اور ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کریں، اگر آپ آفتاب ڈھلنے کے بعد بھی روانہ ہوں تو ظہر کی نماز منیٰ ہی میں ادا کریں۔

ہو سکے تو منیٰ پیدل جائیں کہ جب تک مکۂ معظّمہ پلٹ کر آئیں گے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیں گی یہ نیکیاں تخمیناً اٹھہتر کھرب چالیس ارب آتی ہیں۔ راستہ بھر لبیک و دعا و درود وثنا کی کثرت کریں۔

جب منیٰ نظر آئے یہ دعا پڑھیں:

"اَللّٰھُمَّ هٰذِهٖ مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰی اَوْلِیَائِكَ"

(اے اللہ یہ منیٰ ہے، مجھ پر تو وہ احسان فرما جو تو نے اپنے اولیاء پر فرمایا)

منیٰ میں آپ آٹھ تاریخ کی ظہر سے لے کر نویں کی صبح تک پانچ نمازیں مسجدِ خیف میں پڑھیں یہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آج کل بعض مطوفوں نے یہ طریقہ نکالا ہے کہ منیٰ میں نہیں ٹھہرتے سیدھے عرفات پہنچتے ہیں آپ ان کی یہ بات نہ مانیں اور اس سنتِ عظیمہ کو ہرگز نہ چھوڑیں قافلہ کے تمام لوگ اگر اصرار کریں گے تو ان مطوفوں کو بھی مجبور ہونا پڑے گا۔

نوٹ: اس زمانہ میں حاجیوں کی بہتات ہونے کی وجہ سے معلّم کی بسیں آٹھویں شب ہی میں منیٰ کے لئے روانہ ہو جاتی ہیں بس سے جانے والوں کو عموماً رات ہی میں نکلنا پڑتا ہے پیدل جانے والوں پر یہ پابندی نہیں، وہ آرام سے سورج نکلنے کے بعد روانہ ہوتے ہیں۔

منیٰ میں شبِ عرفہ ذکر و عبادت میں جاگ کر گزاریں اور نہ ہو سکے تو کم از کم عشاء اور فجر کی نمازیں با جماعت تکبیرِ اولیٰ سے پڑھیں کہ شب بیداری کا ثواب ملے گا۔

باوضو سوئیں کہ روح عرش تک بلند ہوگی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیہقی و طبرانی وغیرہما نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عرفہ کی رات میں یہ دعا ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا پائے گا جب کہ گناہ یا قطع رحم کا سوال نہ کرے۔ وہ دعا یہ ہے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاؤُهٗ
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَاءِ رُوْحُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ
سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْهُ اِلَّا اِلَیْهِ

(پاک ہے وہ جس کا عرش بلندی پر ہے پاک ہے وہ جس کی حکومت زمین میں ہے پاک ہے وہ کہ دریا میں اس کا راستہ ہے پاک ہے وہ کہ آگ میں اسی کی سلطنت ہے پاک ہے وہ کہ قبر میں اس کا حکم ہے پاک ہے وہ کہ ہوائیں جو روحیں ہیں اسی کی ملک ہیں پاک ہے وہ جس نے آسمان کو بلند کیا پاک ہے وہ جس نے زمین کو پست کیا پاک ہے وہ کہ جس کے عذاب سے پناہ و نجات کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف)

عرفات کی روانگی

مستحب یہ ہے کہ آپ نمازِ فجر پڑھ کر لبیک و ذکر و درود شریف میں مشغول رہیں یہاں تک کہ آفتاب کوہِ ثبیر پر جو مسجدِ خیف کے سامنے ہے چمکے۔ اب آپ عرفات کو چلیں دل کو خیالِ غیر سے پاک کرنے کی کوشش کریں آج وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ کچھ کا حج قبول فرمائے گا اور کچھ کو ان کے صدقے میں بخشش دے گا۔ محروم وہ ہے جو آج محروم رہا۔ وسوسے آئیں تو ان کی طرف دھیان ہی نہ کریں کہ یہ شیطان کی طرف سے ہیں۔ آپ اپنی توجہ اپنے رب کی طرف کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ شیطان مردود نا کام لوٹے گا۔

اگر کسی نے عرفہ کی رات مکہ میں گزاری اور نویں کو فجر پڑھ کر منیٰ ہوتا ہوا عرفہ میں پہنچا تو اس کا حج ہو جائے گا مگر برا کیا کہ اس نے سنت کو ترک کیا یونہی اگر رات کو منیٰ میں رہا مگر صبح صادق سے پہلے یا نمازِ فجر سے پہلے یا آفتاب نکلنے سے پہلے عرفات کو چلا گیا تو برا کیا آٹھویں کو جمعہ کا دن ہو تب بھی زوال سے پہلے منیٰ کو جا سکتا ہے کیوں کہ اس پر جمعہ فرض نہیں۔

راستے بھر ذکر و درود میں بسر کریں، بے ضرورت کچھ بات نہ کریں، لبیک کی بار بار کثرت کرتے چلیں۔

جب نگاہ جبلِ رحمت پر پڑے ذکر و درود اور دعا میں اور زیادہ کوشش کریں ان شاء اللہ تعالیٰ قبول ہوں گی۔

عرفات میں جبلِ رحمت کے پاس یا جہاں جگہ ملے شارع عام (Main Road) سے بچ کر اتریں۔ آج کے ہجوم میں لاکھوں آدمی، ہزاروں ڈیرے خیمے ہوتے ہیں۔ مکتب نمبر اور خیمہ نمبر خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیں اور اپنے ڈیرے کے لئے پہچان کا نشان اس پر قائم کر دیں تا کہ دور سے نظر آئے۔ ورنہ اگر آپ باہر نکلیں گے تو واپسی میں خیمہ ملنا دشوار ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کے ساتھ مستورات ہوں تو ان کے برقع پر بھی کوئی خاص کپڑا بطورِ علامت چمکتے رنگ کا لگا لیں تا کہ دور سے دیکھ کر تمیز کر سکیں اور دل میں تشویش نہ رہے۔ خواتین کو معلّم کا کارڈ اپنے پاس رکھنے کی تاکید کریں۔ دوپہر تک زیادہ وقت اللہ کے حضور خالص نیت سے گریہ وزاری کرتے ہوئے ذکر و لبیک و درود و دعا و استغفار اور کلمۂ توحید میں مشغول رہیں۔ حسبِ طاقت صدقہ و خیرات کریں۔ حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

کہ سب سے بہتر چیز جو آج کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کہی یہ ہے:

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

آپ بھی اس کا ورد رکھیں۔

دوپہر سے پہلے کھانے پینے اور دیگر ضروریات سے فارغ ہولیں تاکہ دل کسی طرف لگا نہ رہے آج کے دن جیسے حاجی کو روزہ رکھنا مناسب نہیں کہ دعا میں کمزوری محسوس ہوگی یونہی پیٹ بھر کھانا بھی سخت مضر، غفلت و سستی کا باعث ہے۔ تین روٹی کی بھوک والا ایک ہی کھائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ہمیشہ کے لئے یہی حکم دیا ہے اور خود دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی کبھی پیٹ بھر نہ کھائی حالانکہ اللہ کے حکم سے تمام جہاں اختیار میں تھا اور ہے۔ اگر آپ انوار و برکات لینا چاہیں تو نہ صرف آج بلکہ حرمین شریفین میں جب تک حاضری کا موقع ہے تہائی پیٹ سے زیادہ ہرگز نہ کھایں۔ اگر اس پر عمل کیا تو اس کا فائدہ اور نہ مانا تو اس کا نقصان اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ جب دوپہر قریب آئے غسل کرلیں کہ یہ سنتِ مؤکدہ ہے اور نہ ہو سکے تو صرف وضو کرلیں۔

مسجدِ نمرہ میں امام کے ساتھ ظہر اور عصر باجماعت اسی وقت پڑھیں جب کہ امام صحیح العقیدہ ہو اور آج کل وہاں نجدیوں کی حکومت کی وجہ سے نجدی ہی امام ہوتا ہے لہٰذا ظہر اور عصر کی نمازیں ان کے وقتوں میں اپنے اپنے خیمے میں اگر سنّی صحیح العقیدہ لائقِ امامت کوئی شخص ہو تو اس کی اقتدا میں باجماعت ورنہ تنہا تنہا ادا کریں۔

شریعت نے اِس وقت کو دعا کے لئے فارغ کرنے کا اس قدر اہتمام کیا کہ عصر کو ظہر کے ساتھ ملا کر پڑھنے کا حکم دیا تو اس وقت کسی اور کام میں مشغول رہنا کس قدر نقصان دہ ہوگا۔ آپ اپنا یہ وقت کھانے پینے اور غیر ضروری مصروفیات میں ہرگز نہ ضائع کریں۔ آپ نماز سے فارغ ہوتے ہی فوراً موقف یعنی کہ وہ جگہ جہاں نماز کے بعد سے غروبِ آفتاب تک کھڑے ہو کر ذکر و دعا کا حکم ہے روانہ ہو جائیں۔

بعض مطوف اس مجمع میں جانے سے منع کرتے ہیں اور ڈراتے ہیں ان کی نہ سنیں کہ وہ خاص نزولِ رحمتِ عام کی جگہ ہے ہاں عورتیں اور کمزور مرد اپنے ڈیرے میں کھڑے ہو کر دعا میں شامل ہوں کہ بطنِ عرنہ کے سوا یہ سارا میدان موقف ہے اور یہ لوگ بھی یہی تصور کریں کہ ہم اسی مجمع میں حاضر ہیں اپنے آپ کو الگ نہ سمجھیں اس مجمع میں یقینا بکثرت اولیاء بلکہ الیاس وخضر علیہما السلام دو نبی بھی موجود ہیں۔ آپ یہ تصور کریں کہ انوار و برکات جو اس مجمع میں ان پر اتر رہے ہیں ان کا صدقہ آپ کو بھی پہنچ رہا ہے۔ جس سے ہو سکے تو وہاں کی حاضری ہرگز نہ چھوڑے۔

افضل یہ ہے کہ جبلِ رحمت کے قریب جہاں سیاہ پتھر کا فرش ہے قبلہ رو وقوف کی نیت سے کھڑیں ہوں۔ ایسا کرنے میں کوئی دقت یا کسی کو اذیت نہ ہو ورنہ جہاں اور جس طرح ہو سکے وقوف کریں۔ یہ وقوف ہی حج کی جان اور اس کا رکنِ اعظم ہے۔ وقوف کے لئے کھڑا رہنا افضل ہے شرط یا واجب نہیں اگر کوئی دورانِ وقوف بیٹھا بھی رہا اس کا وقوف ہو جائے گا۔

وقوفِ عرفہ میں سنت یہ ہے کہ حاجی غسل کرے، عصر کو ظہر کے ساتھ ملا کر پڑھے، نمازوں کے فوراً بعد وقوف کرے، روزہ سے نہ ہو اور دورانِ وقوف باوضو رہے۔ موقف میں کسی بھی طرح کے سائے سے بچیں حتیٰ کہ چھتری کا بھی استعمال نہ کریں سوائے ان لوگوں کے جو معذور ہوں۔

وقوفِ عرفہ میں مکروہ یہ ہے کہ حاجی غروبِ آفتاب سے پہلے موقف چھوڑ دے مگر حدودِ عرفات سے باہر نہ ہو اور اگر حدودِ عرفات سے باہر ہو جائے تو یہ حرام ہے، نماز عصر وظہر ملانے کے بعد موقف کو جانے میں دیر کرے، اس وقت سے غروب تک کھانے پینے یا کسی اور کام میں مشغول ہو، توجہ الی اللہ کے سوا کسی کام میں مشغول ہو، کوئی دنیوی بات کرے، غروب پر یقین ہو جانے کے بعد روانگی میں دیر کرے، مغرب یا عشاء عرفات میں پڑھے۔

بعض جاہل یہ کرتے ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ جاتے ہیں اور وہاں کھڑے ہو کر رومال ہلاتے رہتے ہیں ایسی حرکتوں سے بچیں۔ ان لوگوں کو بھی برا خیال نہ کریں کہ یہ وقت اوروں کے عیب دیکھنے کا نہیں اپنے عیبوں پر شرمساری اور گریہ وزاری کا ہے۔

اب آپ جبلِ رحمت کے قریب ہوں یا کہ اپنے ڈیروں میں، جہاں بھی ہوں صدق دل سے اپنے رحیم و کریم رب کی طرف متوجہ ہوجائیں اور یہ تصور کریں کہ آپ میدانِ قیامت میں اپنے اعمال کے حساب کے لئے اللہ جبار وقہار کے حضور حاضر ہیں۔ نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ لرزتے کانپتے ڈرتے امید کرتے آنکھیں بند کئے گردن جھکائے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف سر سے اونچے پھیلائے تکبیر وتہلیل وتسبیح میں مشغول ہوجائیں۔ لبیک وحمد وذکر ودعا وتوبہ واستغفار میں ڈوب جائیں۔ اپنے گناہوں کو یاد کرکے اس کی بارگاہ میں تضرع وزاری کریں۔ اس دوران ندامت کے آنسو بہائیں کہ ایک قطرہ آنسوؤں کا اگر ٹپکے تو یہ دلیلِ اجابت وسعادت ہے۔ اگر رو نہ سکیں تو رونے والوں جیسا منہ بنائیں کہ اچھوں کی صورت بھی اچھی۔ آج کے دن کے لئے بہت سی دعائیں منقول ہیں اور دعائے جامع جو صفحہ نمبر (۴۴) پر منقول ہے کافی ہے چند بار اسے بھی پڑھ لیں اور سب سے بہتر یہ کہ سارا وقت درود وذکر وتلاوتِ قرآن میں گذار دیں کہ حدیث شریف کے وعدے کے مطابق دعا والوں سے زیادہ پائیے گا۔ نیز اپنی دلی خواہشات اپنی مادری زبان میں بھی عرض کریں۔ نبیِ اکرم رحمت للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پکڑیں اور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے توسل کریں اپنے گناہ اور اللہ جلّ جلالہ کی قہاری یاد کرکے بید کی طرح لرزیں یہ یقین جانتے ہوئے کہ اس کی مار سے کوئی پناہ نہیں، اس سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے اس کے در کے سوا کہیں ٹھکانا نہیں۔ لہٰذا ان شفیعوں کا دامن پکڑیں اور اس کے عذاب سے اسی کی پناہ مانگیں اور حالت یہ ہو کہ کبھی اس کے غضب کی یاد سے جی کانپتا ہے اور کبھی اس کی رحمتِ عام کی امید سے مرجھایا دل نہال ہوجاتا ہے۔ یونہی تضرع وزاری کے ساتھ اپنے لئے، اپنے مرشد واستاذ اور والدین کے لئے، رشتہ داروں اور دوستوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جنھوں نے آپ سے دعا کی درخواست کی ہو اپنے ربِ کریم ورحیم کی بارگاہ میں التجا کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جائے اور رات کا ایک لطیف جز آجائے اس سے پہلے یہاں سے کوچ کرنا منع ہے بعض جلد باز دن ہی سے چل دیتے ہیں آپ ان کا ساتھ ہرگز نہ دیں۔ غروبِ آفتاب تک ٹھہرنے کی اگر ضرورت نہ ہوتی تو عصر کو ظہر سے ملا کر پڑھنے کا حکم کیوں ہوتا اور کیا معلوم کہ رحمتِ الٰہی کس وقت توجہ فرمائے اگر آپ کے چل دینے کے بعد اتری تو معاذ اللہ کیا خسارہ ہے اور اگر غروب سے پہلے حدودِ عرفات سے نکل گئے جب تو پورا جرم ہے۔

وقوف کے دوران وہ دعائیں بھی پڑھیں جنھیں بیہقی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے جو اوپر مذکور ہو چکیں یعنی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔۔۔ ایک سو (۱۰۰) بار

سورۂ اخلاص قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ ۔۔۔ ایک سو (۱۰۰) بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ ۔۔۔ ایک سو (۱۰۰) بار

ابن ابی شیبہ وغیرہ نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی دعا عرفہ کے دن یہ ہے:

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا ط اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَتَشْتِيْتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيْحُ وَشَرِّ بَوَآئِقِ الدَّهْرِ"

(کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں تمام ملک اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہے وہی جلاتا ہے اور وہ ہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ میری سماعت کو نورانی فرما میری بصارت میں اور میرے قلب میں نور رکھ۔ اے اللہ میرا سینہ کھول دے اور میرا

کام آسان کر اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وسوسوں اور کام کی پراگندگی اور عذابِ قبر سے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جسے ہوا اڑا لاتی ہے اور آفاتِ دہر کی برائی سے)

آپ اللہ تعالیٰ کے سچے وعدوں پر بھروسہ کر کے یہ یقین رکھیں کہ آج میں اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسا اس دن کہ میں اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اب کوشش کریں کہ آئندہ گناہ نہ ہو اور جو داغ اللہ تعالیٰ نے محض اپنی رحمت سے آپ کی پیشانی سے دھویا ہے پھر نہ لگنے پائے۔

بدنگاہی ہمیشہ حرام ہے۔ یہ احرام کی حالت میں یا موقف یا مسجد الحرام میں یا کعبہ شریف کے سامنے یا طوافِ بیت الحرام میں اور سخت حرام ہے یہ آپ کا امتحان ہے، عورتوں کو حکم دیا گیا کہ یہاں منہ نہ چھپاؤ اور آپ کو حکم دیا گیا کہ ان کی طرف نگاہ نہ کرو۔ یقین جانو کہ یہ بڑے غیرت والے بادشاہ کی باندیاں ہیں اور اس وقت آپ اور وہ اس کے خاص دربار میں حاضر ہو بلا تشبیہ شیر کا بچہ اس کی بغل میں ہو اس وقت کون اس کی طرف نگاہ اٹھا سکتا ہے تو اللہ واحد قہار کی کنیزیں اس کے خاص دربار میں حاضر ہیں ان پر بدنگاہی کس قدر سخت ہوگی "وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی" ہاں ہاں ہوشیار ایمان بچائے ہوئے قلب و نگاہ سنبھالے ہوئے کہ حرم وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے ارادہ پر بھی پکڑ ہوتی ہے ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر ٹھہرتا ہے الٰہی خیر کی توفیق دے۔ آمین

وقوف کا وقت نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی طلوعِ فجر تک ہے، اس وقت کے علاوہ کسی اور وقت وقوف کیا تو حج نہ ملا۔

جس کو وقوف نہ ملا تو اس کا حج فوت ہو گیا اب اس سے حج کے باقی افعال ساقط ہو گئے اور اس کا احرام عمرہ کی طرف منتقل ہو گیا لہٰذا اب وہ عمرہ کر کے احرام کھول دے اور آئندہ سال اس حج کی قضا کرے۔

جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے بھیڑ کے خوف سے حدودِ عرفات سے باہر ہو گیا اس پر دم واجب ہے پھر اگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے واپس آیا اور ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا تو دم معاف ہو گیا اور اگر ڈوبنے کے بعد واپس آیا تو دم ساقط نہ ہوا۔

تھوڑی دیر ٹھہرنے سے بھی وقوف ہوجاتا ہے خواہ اسے معلوم ہو کہ یہ عرفات ہے یا معلوم نہ ہو۔ باوضو ہو یا بے وضو، جنب ہو یا حیض ونفاس والی عورت، سوتا ہو یا بیدار ہو، ہوش میں ہو یا جنون و بے ہوشی میں، یہاں تک کہ عرفات سے ہو کر جو گزر گیا اسے حج مل گیا یعنی اب اس کا حج فاسد نہ ہوگا جب کہ یہ سب احرام کی حالت میں ہوں۔ وقوفِ عرفہ جمعہ کے دن ہو تو اس میں بہت ثواب ہے کہ دو عیدوں کا اجتماع ہے اور اسی کو لوگ حجِ اکبر کہتے ہیں۔

مزدلفہ کی روانگی

ارشادِ ربّانی

"فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ عِندَ ٱلْمَشْعَرِ ٱلْحَرَامِ ۖ وَٱذْكُرُوهُ كَمَا هَدَىٰكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِۦ لَمِنَ ٱلضَّآلِّينَ ﴿١٩٨﴾"

(سورۂ بقرہ آیت ۱۹۸)

(تو جب عرفات سے پلٹو تو اللہ کی یاد کرو مشعرِ حرام کے پاس اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور بیشک اس سے پہلے تم بہکے ہوئے تھے)

ارشاداتِ نبویہ

حدیث ۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے مزدلفہ تشریف لائے یہاں مغرب وعشاء کی نماز پڑھی پھر لیٹے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی۔ جب صبح ہوگئی اس وقت اذان واقامت کے ساتھ فجر کی نماز ادا فرمائی پھر آپ قصواء پر سوار ہو کر مشعرِ حرام میں آئے اور قبلہ کی جانب منہ کر کے دعا وتکبیر وتوحید میں مشغول رہے اور وقوف کیا یہاں تک کہ خوب اجالا ہو گیا اور طلوعِ آفتاب سے قبل یہاں سے روانہ ہوئے۔" (مسلم)

حدیث ۲: حضرت محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ "اہلِ جاہلیت عرفات سے اس وقت روانہ ہوتے تھے جب آفتاب منھ کے

سامنے ہوتا (یعنی) غروب سے پہلے، اورمزدلفہ سے بعد طلوعِ آفتاب روانہ ہوتے جب آفتاب چہرے کے سامنے ہوتا، اور ہم عرفات سے نہ جائیں گے جب تک آفتاب ڈوب نہ جائے اورمزدلفہ سے طلوع کے قبل روانہ ہوں گے ہمارا طریقہ بت پرستوں اور مشرکوں کے طریقہ کے خلاف ہے۔'' (بیہقی)

جب غروبِ آفتاب کا یقین ہوجائے تو آپ عرفات سے فوراً مزدلفہ کو چلیں۔

راستہ بھر ذکرودرودودعاولبیک اور گریہ وزاری میں مصروف رہیں۔مزدلفہ میں پہنچ کر حتی الامکان جبلِ قزح کے پاس اتریں ورنہ جہاں جگہ ملے۔ یہ خیال رہے کہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔

مزدلفہ پہنچتے پہنچتے اگرمغرب کا وقت نکل جائے تو اب امام کے ساتھ مغرب وعشاء پڑھیں اور اگر مغرب کا وقت باقی رہے تو مغرب ہرگز نہ پڑھیں یہاں تک کہ عشاء کا وقت ہوجائے۔ کیوں کہ اس دن یہاں نمازِ مغرب وقتِ مغرب میں پڑھنا گناہ ہے اور اگر کسی نے پڑھ لی تو اسے عشاء کے وقت پھر پڑھنی ہوگی۔ مغرب کی نماز نہ عرفات میں پڑھیں نہ مزدلفہ کی راہ میں۔

مزدلفہ پہنچ کر مغرب کی نماز عشاء کے وقت میں قضا کی نیت نہیں بلکہ ادا کی نیت سے پڑھیں۔ مغرب کا سلام پھیرتے ہی فوراً عشاء کی نماز ہوگی، عشاء کے فرض پڑھ لیں۔اس کے بعد مغرب وعشاء کی سنتیں اور وتر پڑھیں۔ اگر سُنّی صحیحُ العقیدہ امام میسر ہو تو باجماعت ورنہ تنہا پڑھیں۔ یہ خیال رہے کہ عرفات میں ظہر و عصر کے لیے ایک اذان اور دو اقامتیں ہیں بشرطیکہ امام الجمعہ سنی صحیح العقیدہ امامت کرے۔اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء کے لیے ایک اذان اور ایک اقامت ہے اگرچہ اپنی جماعت علیحدہ قائم کریں۔اگر مغرب و عشاء کے درمیان میں سُنتیں پڑھ لیں یا کوئی اور کام کیا تو ایک اقامت اور کہی جائے یعنی عشاء کے لیے۔

کوئی طلوعِ فجر کے بعد مزدلفہ میں آیا تو اس نے سُنّت ترک کی مگر دَم وغیرہ اس پر واجب نہیں۔

فرض نمازوں کے بعد یہ رات ذکرولبیک ودرودودعااور گریہ وزاری میں گزاریں۔ یہ بہت افضل جگہ ہے اور یہ بڑی فضیلت والی رات ہے۔بعض علماء نے اس رات کو شبِ قدر سے بھی افضل کہا ہے۔اگر ممکن ہو تو یہ رات جاگ کر گزاریں خدا جانے یہ رات دوبارہ ملے یا نہ ملے۔اور اگر نہ ہوسکے تو باوضو سوجائیں، ہرگز فضول باتوں میں نہ گزاریں۔ پھر جلد ہی اُٹھ جائیں تاکہ صبح صادق سے پہلے ضروریات وطہارت

سے فارغ ہولیں۔ آج نمازِ فجر بہت اندھیرے میں پڑھی جائے گی۔ آپ کوشش یہ کریں کہ عشاء اور فجر کی نمازیں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ پڑھیں۔ اس لئے کہ وہ شخص جو عشاء اور فجر جماعت سے پڑھے وہ پوری شب بیداری کا ثواب پاتا ہے۔

مشعرُ الحرام میں یعنی خاص پہاڑی پر جگہ نہ ملے تو اس کے دامن میں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو وادیٔ محسر کے سوا (کہ اس میں وقوف جائز نہیں) جہاں جگہ مل جائے وقوف کریں اور ان تمام باتوں کا خیال کریں جو کہ وقوفِ عرفات میں بیان ہوئیں۔ یعنی لبیک کی کثرت کریں اور ذکر و درود و دعا میں مشغول رہیں۔ یہ اللہ کے دربارِ اعظم کی دوسری حاضری کا وقت ہے اور کرم کے دروازے کھولے گئے ہیں۔ کل دن میں عرفات میں حقوق اللہ معاف ہوئے تھے اب یہاں حقوق العباد معاف فرمانے کا وعدہ ہے۔ عجز و انکساری کے ساتھ اپنے تمام گناہوں کو یاد کر کے اللہ کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کریں اور اپنے لئے اور تمام امتِ مسلمہ کے لئے دعا کریں۔

آپ رات میں مزدلفہ سے جمرات کی رمی کے لئے انچاس (۴۹) کنکریاں کھجور کی گٹھلی کے برابر چن لیں، اگر کچھ کنکریاں زیادہ لے لیں تو بہتر کہ اگر کچھ ضائع ہو گئیں تو کام آئیں گی۔ آپ ان کنکریوں کو تین بار پانی سے دھو لیں کہ مستحب ہے۔ بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں نہ بنائی جائیں۔

کنکریاں مزدلفہ کے علاوہ کہیں اور سے بھی چنی جا سکتی ہیں مگر نہ نجس جگہ کی ہوں نہ مسجد کی، اور نہ جمرات کے پاس سے کہ وہ نامقبول ہوتی ہیں۔

وقوفِ مزدلفہ کا وقت طلوعِ فجر سے اُجالا ہونے تک ہے۔ اس درمیان میں وقوف نہ کیا تو فوت ہو گیا۔ اور اگر اس وقت میں یہاں سے ہو کر گزر گیا تو وقوف ہو گیا۔

طلوعِ فجر سے پہلے جو یہاں سے چلا گیا اس پر دَم واجب ہے مگر بیمار، کمزور یا عورت جسے ازدحام میں ضرر کا اندیشہ ہے اس وجہ سے پہلے جائے تو اس کے لئے اجازت ہے۔ نمازِ فجر سے قبل مگر طلوعِ فجر کے بعد یہاں سے چلا گیا یا طلوعِ آفتاب کے بعد گیا تو بُرا کیا مگر اس پر دَم وغیرہ واجب نہیں۔

جب طلوعِ آفتاب میں اتنا وقت رہے جس میں دو رکعت پڑھی جا سکے تو آپ منیٰ کی سمت روانہ ہو جائیں۔

منیٰ کے اعمال اور حج کے بقیہ افعال کا بیان

ارشادِ ربّانی

"فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾"

(سورۂ بقرہ۔۲۰۰۔۲۰۳)

(پھر جب حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے۔
بلکہ اس سے زیادہ اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے
اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ اور کوئی یوں کہتا ہے
کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے
اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔ ایسوں کو ان کی کمائی سے بھاگ [حصہ] ہے۔
اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔ اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں تو جو جلدی کرکے دو دن
میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اس پر کچھ گناہ نہیں پرہیزگار کے لیے
اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اسی کی طرف اُٹھنا ہے)

ارشاداتِ نبویہ

حدیث ۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ’’رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ بطنِ محسر میں پہنچے اور یہاں جانور کو تیز کردیا۔ پھر وہاں سے بیچ والے راستہ سے چلے جو جمرۂ کبریٰ کو گیا ہے، جب اس جمرہ کے پاس پہنچے تو اس پر سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہتے اور بطنِ وادی سے رمی کی پھر منحر میں آ کر تریسٹھ (۶۳) اونٹ اپنے دستِ مبارک سے نحر فرمائے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیدیا بقیہ انہوں نے نحر کیے اور حضور نے اپنی قربانی میں انہیں شریک کرلیا پھر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے۔ دونوں صاحبوں نے اس گوشت میں سے کھایا اور شوربا پیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوکر بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے اور ظہر کی نماز مکہ میں پڑھی۔‘‘ (مسلم)

حدیث ۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ’’رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ سے سکون کے ساتھ روانہ ہوئے اور لوگوں کو حکم فرمایا کہ اطمینان کے ساتھ چلیں اور وادی محسر میں سواری کو تیز کردیا۔ اور لوگوں سے فرمایا کہ شاید اس سال کے بعد اب میں تمہیں نہ دیکھوں گا۔‘‘ (ترمذی)

حدیث ۳: جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یومُ النحر (دسویں تاریخ) میں چاشت کے وقت رمی کی اور اس کے بعد کے دنوں میں آفتاب ڈھلنے کے بعد۔‘‘ (بخاری، مسلم)

حدیث ۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمرۂ کبریٰ کے پاس پہنچے تو کعبہ شریف کو بائیں جانب کیا اور منیٰ کو داہنی طرف اور سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری پر تکبیر کہی پھر فرمایا کہ اسی طرح انہوں نے رمی کی جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی۔ (بخاری، مسلم)

حدیث ۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے دونوں جمروں کے پاس دیر تک ٹھہرتے تکبیر و تسبیح و حمد و دعا کرتے اور جمرۂ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرتے۔ (مؤطا امام مالک)

حدیث ۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ’’ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ رمئ جمار میں کیا ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا، تو اپنے رب کے نزدیک اس کا ثواب

اس وقت پائے گا کہ تجھے اس کی زیادہ حاجت ہوگی۔'' (طبرانی)

حدیث ۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام منیٰ میں آئے جمرۂ عقبہ کے پاس شیطان سامنے آیا اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر جمرۂ ثانیہ کے پاس آیا۔ پھر اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر تیسرے جمرہ کے پاس آیا تو اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم شیطان کو رجم کرکے ملّتِ ابراہیم کا اتباع کرتے ہو۔'' (حاکم، الترغیب والترھیب)

حدیث ۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جمروں کی رمی کرنا تیرے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔'' (الترغیب والترھیب)

حدیث ۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ جمروں پر جو کنکریاں ہر سال ماری جاتی ہیں ہمارا گمان ہے کہ کم ہوجاتی ہیں۔ فرمایا کہ ''جو قبول ہوتی ہیں اُٹھالی جاتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو تم پہاڑوں کی مثل دیکھتے۔'' (طبرانی، حاکم)

حدیث ۱۰: حضرت اُم الحصین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سر مونڈانے والوں کے لیے تین بار دعا کی اور کترنے والوں کے لیے ایک بار۔'' (مسلم)

حدیث ۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بال مونڈانے میں ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔'' (الترغیب والترھیب)

حدیث ۱۲: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''سر مونڈانے میں جو بال زمین پر گرے گا وہ تیرے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔'' (الترغیب والترھیب)

مزدلفہ سے منیٰ کی واپسی

مزدلفہ سے منیٰ کو واپس ہوتے ہوئے راستہ میں پھر دعا و درود اور کثرتِ لبیک میں مشغول رہیں۔ جب وادیٔ محسر پہنچیں تو وہاں سے بہت تیزی کے ساتھ گزر جائیں اس کا خیال رکھتے ہوئے کہ کسی کو ایذا نہ ہو۔

نوٹ: مزدلفہ سے منیٰ جاتے ہوئے بائیں ہاتھ کو جو پہاڑ ہے اس کی چوٹی سے لے کر ۵۴۵ ہاتھ تک منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان وادیٔ محسّر ہے یہاں اصحابِ فیل پر عذابِ ابابیل اترا تھا۔

جب منیٰ نظر آئے یہ دعا پڑھیں:

''اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنًى فَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَوْلِيَائِكَ''

(اے اللہ یہ منیٰ ہے، مجھ پر تو وہ احسان فرما جو تو نے اپنے اولیاء پر فرمایا)

جمرۃ العقبہ کی رمی

جب منیٰ پہنچیں سب کاموں سے پہلے جمرۃ العقبہ کو جائیں جو منیٰ کی طرف سے آخری جمرہ ہے اور مکۂ معظّمہ سے پہلا (جسے لوگ بڑا شیطان کہتے ہیں)۔ جمرہ سے پانچ ہاتھ دور اس طرح کھڑے ہوں کہ منیٰ داہنے ہاتھ پر اور کعبہ بائیں ہاتھ کو ہو اور جمرہ کی طرف منھ ہو۔ اب سات کنکریاں جدا جدا چٹکی میں لے کر سیدھا ہاتھ خوب اُٹھا کر کہ بغل کی رنگت ظاہر ہو یہ کہہ کر ماریں:

''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط رَغْمًا لِّلشَّيْطٰنِ رِضًا لِّلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا''

(اللہ کے نام سے، اللہ بہت بڑا ہے، شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے اللہ کو راضی کرنے کے لئے اے اللہ اس کو حجِ مبرور بنا اور سعی کو مشکور کر اور گناہوں کو بخش دے)

یا صرف ''**بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ**'' کہہ کر کنکریاں ماریں۔

ساتوں کنکریاں مارتے وقت یہی کہیں۔ بہتر یہ ہے کہ آپ کی کنکریاں جمرہ تک پہنچیں ورنہ تین ہاتھ کے فاصلہ تک گریں۔ اس سے زیادہ فاصلہ پر گری تو وہ کنکری شمار میں نہ آئے گی۔ اگر کسی کنکری کے بارے

میں شک ہو کہ وہ اپنی جگہ پہنچی یا نہیں تو آپ دوبارہ ماریں۔ پہلی کنکری مارتے ہی لبیک موقوف کردیں۔ جب سات پوری ہوجائیں وہاں نہ ٹھہریں فوراً ذکر ودعا کرتے پلٹ آئیں۔

سات سے کم کنکریاں مارنا جائز نہیں اگر کسی نے صرف تین ماری یا بالکل نہیں تو دَم لازم ہوگا اور اگر چار ماریں تو باقی ہر کنکری کے بدلے صدقہ دے۔ کنکری مارنے میں پے در پے ہونا شرط نہیں مگر وقفہ کرنا خلافِ سُنّت ہے۔ اگر کسی نے سب کنکریاں ایک ساتھ پھینکیں تو یہ ساتوں ایک ہی مانی جائیں گی، یہ لازم ہے کہ ہر کنکری الگ الگ پھینکی جائے۔ اس رمی کا وقت دس ذی الحجہ کی فجر سے گیارھویں ذی الحجہ کی فجر تک ہے مگر مسنون یہ ہے کہ دس ذی الحجہ کو طلوعِ آفتاب سے زوال تک ہو اور زوال سے غروب تک مباح ہے اور غروب سے فجر تک مکروہ۔ یونہی دس ذی الحجہ کی فجر سے طلوعِ آفتاب تک مکروہ ہے اور اگر کسی عذر کے سبب ہو تو کراہت نہیں۔

عموماً دیکھا جاتا ہے عورتیں بلا کسی عذر کے رمی کرنے کے لئے نہیں جاتیں بلکہ ان کی طرف سے مرد رمی کر دیتے ہیں۔ اس طرح عورتیں نہ صرف رمی کی سعادت سے محروم رہ جاتی ہیں بلکہ رمی جو واجب ہے اس کا ترک لازم آتا ہے اور ان پر دم واجب ہوتا ہے۔ عورتیں اپنی رمی رات کو کرسکتی ہیں۔ اسی طرح معمولی بیماری کے سبب لوگ کسی اور کو اپنی رمی کرنے کے لئے وکیل مقرر کرتے ہیں۔ ایسا کرنا بھی ترکِ واجب ہے۔ صرف وہ لوگ جو بہت زیادہ کمزور یا بیمار ہوں کہ ان کو سواری پر بھی جمرہ تک نہ لے جایا جاسکے وہ اپنی رمی کے لئے کسی کو نائب مقرر کرسکتے ہیں۔ اب وکیل اپنی رمی کرنے کے بعد اس شخص کی نیت سے بھی رمی کرے۔ اگر کسی نے مریض کے حکم کے بغیر اس کی طرف سے رمی کردی تو یہ رمی نہ ہوئی۔

حج کی قربانی

اب رمی سے فارغ ہوکر مفرد سر مونڈا کر یا بال کتروا کر احرام سے نکل سکتا ہے اور قارن و متمتع قربان گاہ تشریف لے جائیں، آج کی یہ قربانی وہ نہیں جو بقر عید میں ہوا کرتی ہے بلکہ یہ حج کا شکرانہ ہے۔ یہ قربانی قارن اور متمتع پر واجب ہے اگرچہ فقیر ہو۔ مفرد کے لیے یہ مستحب ہے اگرچہ وہ غنی ہو۔

اگر کسی محتاج نے قران یا تمتع کی نیت کی جس کی مِلک میں نہ قربانی کے لائق کوئی جانور ہو نہ اس کے پاس

اتنا مال کہ وہ جانور خرید سکے، تو اس پر قربانی کے بدلے دس روزے واجب ہوں گے ان میں سے تین تو حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد جب چاہے رکھ لے ایک ساتھ یا جدا جدا اور بہتر یہ ہے کہ ۷، ۸، ۹ ذی الحجہ کو رکھے اور باقی سات تیرھویں ذی الحجہ کے بعد جب چاہے رکھے اور بہتر یہ ہے کہ گھر پہنچ کر رکھے۔

بقر عید کی قربانی مسافر پر واجب نہیں، وہ مقیم مالدار پر واجب ہے۔ اگر آپ وہاں مقیم ہیں (یعنی منیٰ جانے سے پہلے مکۂ معظّمہ میں آپ نے پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کیا ہے) اور صاحبِ مال ہیں تو آپ پر بقر عید کی قربانی بھی واجب ہے، یہ قربانی حرم میں بھی ہو سکتی ہے اور اپنے وطن میں بھی۔

قربانی کے جانور کی عمر و اعضا میں وہی شرطیں ہیں جو عید کی قربانی میں ہیں۔ ذبح کرنا آتا ہو تو خود ذبح کریں کہ یہ سُنّت ہے ورنہ کم از کم ذبح کے وقت حاضر رہیں۔

جانور کو قبلہ رخ لٹا کر اور خود بھی منہ قبلہ کی طرف کر کے یہ پڑھیں:

''اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ؕ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ''

(میں نے اپنی ذات کو اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا میں باطل سے حق کی طرف مائل ہوں اور میں مشرکوں سے نہیں۔ بیشک میری نماز و قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ہوا اور میں مسلمانوں میں ہوں)

پھر ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتے ہوئے تیز چھری سے ذبح کر دیں کہ چاروں رگیں کٹ جائیں۔

اونٹ ہو تو اسے کھڑا کر کے سینہ میں گلے کی انتہا پر تکبیر کہہ کر نیزہ ماریں کہ سُنّت یونہی ہے اسے نحر کہتے ہیں اور اس کا ذبح کرنا مکروہ مگر ذبح سے بھی حلال ہو جائے گا۔ اگر ذبح کرے تو گلے پر ایک ہی جگہ اسے بھی ذبح کرے جاہلوں میں جو مشہور ہے کہ اونٹ تین جگہ ذبح ہوتا ہے غلط اور خلافِ سُنت ہے۔ یہ مفت کی

اذیت ہے اور ایسا کرنا مکروہ ہے۔ جانور جو ذبح کیا جائے جب تک سرد نہ ہو لے اس کی کھال نہ کھینچیں نہ کوئی عضو کاٹیں کہ یہ ایذا ہے۔ قربانی کر کے اپنے اور تمام مسلمانوں کے حج و قربانی کے قبول ہونے کی دعا مانگیں۔ دس ذی الحجہ کو قربانی کرنا افضل ہے، گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو بھی قربانی کر سکتے ہیں مگر بارہ ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب کے پہلے ہو۔ سعودی حکومت نے اجتماعی قربانی کے ٹوکن جاری کیے ہیں آپ اسے ہرگز نہ خریدیں۔ اس کے نقصانات ان شاء اللہ آگے بیان کیے جائیں گے۔

حلق یا تقصیر

قربانی کے بعد قبلہ رخ بیٹھ کر مرد حلق کریں یعنی تمام سر مونڈائیں یہ افضل ہے یا تقصیر کریں یعنی بال کتروائیں کہ رخصت ہے۔ عورتوں کو بال مونڈانا حرام ہے وہ انگلی کے ایک پورے برابر بال کتروائیں۔ مفرد اگر قربانی کرے تو مستحب یہ ہے کہ وہ قربانی کے بعد حلق کرے اور اگر حلق کے بعد قربانی کی جب بھی حرج نہیں اور تمتع اور قران والے پر قربانی کے بعد حلق کرنا واجب ہے یعنی اگر قربانی سے پہلے سر مونڈائے گا تو دم واجب ہوگا۔

اگر بال کتروائیں تو سر میں جتنے بال ہیں ان میں کے چوتھائی بالوں میں سے کتروانا ضروری ہے لہٰذا ایک پورے سے زیادہ کتروائیں کہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ چوتھائی بالوں میں سب کا ایک ایک پورا نہ کٹے۔

سر مونڈانے یا بال کتروانے کا وقت ایّامِ نحر ہے یعنی ذی الحجہ کی دس، گیارہ، بارہ۔ پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ افضل ہے۔ اگر بارھویں تک حلق و قصر نہ کیا تو دم لازم آئے گا۔

جس کے سر پر بال نہ ہوں اسے اُسترا پھروانا واجب ہے اور اگر بال تو ہیں مگر سر میں پھوڑیاں ہیں جن کی وجہ سے مونڈا نہیں سکتا اور بال اتنے بڑے بھی نہیں کہ کتروائے تو اس عذر کے سبب اس سے مونڈانا اور کتروانا ساقط ہو جائے گا۔ اسے بھی مونڈانے والوں یا کتروانے والوں کی طرح سب چیزیں حلال ہو جائیں گی۔ مگر بہتر یہ ہے کہ ایامِ نحر کے ختم ہونے تک وہ بدستور پابند رہے۔ اگر کسی نے اپنے بال نہ مونڈائے نہ ہی کتروائے تو جو چیزیں احرام میں حرام تھیں وہ حلال نہ ہوں گی اگرچہ وہ طواف بھی کر چکا ہو۔

جب احرام سے باہر ہونے کا وقت آ گیا تو اب محرم اپنا یا دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے اگر چہ یہ دوسرا بھی محرم ہو۔ حلق ہو یا تقصیر داہنی طرف سے شروع کریں اور اس وقت یہ پڑھتے رہیں۔

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ"

اور فارغ ہونے کے بعد بھی کہیں۔ حلق یا تقصیر کے وقت اپنے لئے اور تمام امت کے لئے دعا کریں۔

حلق یا تقصیر سے پہلے نہ ناخن کتروائیں نہ خط بنوائیں ورنہ دَم لازم آئے گا۔

حلق یا تقصیر کے بعد ہو سکے تو غسل کر کے نئے کپڑے پہن لیں۔ اب عورت سے صحبت کرنے، شہوت سے اسے ہاتھ لگانے، بوسہ لینے، شرم گاہ دیکھنے کے سوا جو کچھ احرام نے حرام کیا تھا سب حلال ہو گیا۔ عید الاضحیٰ کی نماز وہاں نہیں پڑھی جائے گی۔

طوافِ زیارت

طوافِ زیارت جسے طوافِ افاضہ بھی کہتے ہیں حج کا دوسرا رُکن ہے اور یہ فرض ہے۔ افضل یہ ہے کہ آج دسویں ہی تاریخ کو آپ اس طواف کے لئے مکۂ معظّمہ روانہ ہو جائیں اگر ہو سکے تو پیدل جائیں۔ راستے میں آپ کلمۂ تمجید و توحید اور درود شریف کا ورد کرتے رہیں۔ اللہ ربِ کریم کا احسان یاد کرتے ہوئے کہ اس نے آپ کو مسلمان بنایا اور اپنے فضل سے حج کی سعادت نصیب کی، آپ اپنے گناہوں کو یاد کر کے اس کے کرمِ بے حساب پر غور کریں کہ اس نے اپنے وعدے کے مطابق عرفات و مزدلفہ میں آپ کے تمام گناہوں کو معاف فرما دیا۔ اب آپ اس کے مزید فضل و کرم کی تلاش میں پھر اسی کے گھر اور اسی کی چوکھٹ پر پہنچیں اور سارے جہاں کے مالکِ حقیقی کے لئے اس کی شانِ کبریائی کے مطابق عجز و انکساری کا تحفہ لے کر چلیں۔ اس کے در پر رو رو کر اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ لے کر التجا کریں کہ یہ جود و عطا کی گھڑیاں ہیں۔

مسائلِ طوافِ زیارت

اس طواف کو بھی آپ اسی طرح کریں جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ اسکے سات پھیروں میں سے چار پھیرے فرض ہیں ان کے بغیر طواف ہوگا ہی نہیں اور نہ حج ہوگا۔ اور سات پھیرے کرنا واجب ہے اگر کسی نے چار پھیروں کے بعد جماع کیا تو حج ہو گیا مگر دَم واجب ہوگا کہ اس نے واجب ترک کیا۔ اس طواف کا وقت دسویں کی طلوع فجر سے ہے اس سے قبل نہیں ہوسکتا۔

اس طواف کے صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ پیشتر احرام بندھا ہو اور وقوف کر چکا ہو۔ آپ چوں کہ احرام کھول کے سلے ہوئے کپڑے پہن کر یہ طواف کریں گے لہٰذا اس طواف میں اضطباع نہیں ہوگا۔

آپ نے اگر حجِ قران یا افراد کیا ہے اور اپنے طوافِ قدوم میں رمل وسعی دونوں یا صرف سعی کر چکے ہیں تو اس طواف میں رمل وسعی کرنے کی ضرورت نہیں اور اگر اس وقت آپ نے رمل وسعی کچھ نہ کیا تھا تو آپ کو اس طواف میں رمل وسعی کرنی ہے۔ اور اگر آپ متمع ہیں اور حج کے احرام کے بعد کسی نفل طواف میں حج کے رمل وسعی دونوں یا صرف سعی کر چکے ہوں تو اس طواف میں رمل وسعی کرنے کی ضرورت نہیں اور اگر اس وقت آپ نے رمل وسعی کچھ نہیں کیا تھا تو آپ کو اس طواف میں رمل وسعی کرنی ہے۔

کمزور اور عورتیں اگر بھیڑ کے سبب دسویں کو نہ جائیں تو اس کے بعد گیارھویں کو افضل ہے اور اس دن مطاف میں بھیڑ قدرے کم ہوتی ہے طواف اطمینان سے کیا جاسکتا ہے۔

جو گیارھویں کو بھی نہ جاسکے وہ بارھویں کو کرلے، اس کے بعد بلا عذر تاخیر گناہ ہے اور جرمانے میں ایک قربانی کرنی ہوگی۔ مگر وہ عورت جس کو حیض یا نفاس آ گیا تو وہ پاک ہونے کے بعد طواف کرے گی۔

اس طواف کے بعد دو رکعت نماز واجب طواف پڑھیں، پھر ملتزم پر حاضر ہوں اس کے بعد زمزم پییں جس طرح اوپر بیان ہو چکا۔ اس طواف کے بعد آپ کا حج پورا ہو گیا۔ اب عورتیں حلال ہو جائیں گی اور اگر یہ طواف نہ کیا تو عورتیں حلال نہ ہوں گی خواہ کتنا ہی عرصہ گذر جائے۔

گیارہ اور بارہ کی رمی

ذی الحجہ کی دسویں گیارھویں اور بارھویں کی راتیں منیٰ ہی میں بسر کرنا سُنّت ہے نہ مزدلفہ میں نہ مکہ میں نہ راہ میں۔لہٰذا جو شخص دس یا گیارہ کو طوافِ زیارت کے لیے گیا وہ واپس آ کر رات منیٰ ہی میں گزارے۔

گیارھویں تاریخ بعد نمازِ ظہر پھر رمی کو چلیں۔آج رمی جمرۂ اولیٰ سے شروع کریں جو مسجدِ خیف سے قریب ہے۔قبلہ رخ کھڑے ہو کر سات کنکریاں اسی طرح ماریں جس طرح دسویں کی رمی میں بیان کیا گیا۔پھر جمرہ سے کچھ آگے بڑھ جائیں اور قبلہ رو دعا میں یوں ہاتھ اُٹھائیں کہ آپ کی ہتھیلیاں قبلہ کو رہیں حضورِ قلب کے ساتھ حمد و درود و دعا و استغفار میں کم از کم اتنی دیر مشغول رہیں جتنے دیر میں بیس آیتیں تلاوت کی جاسکیں۔پھر جمرۂ وسطیٰ پر جا کر اسی طرح رمی کریں اور دعا مانگیں۔پھر جمرۃ العقبہ پر رمی کریں مگر یہاں رمی کر کے نہ ٹھہریں فوراً پلٹ آئیں پلٹتے میں دعا کریں۔

اسی طرح بارھویں تاریخ کو زوالِ آفتاب کے بعد تینوں جمرات کی رمی کریں۔بعض لوگ آج زوالِ آفتاب سے پہلے رمی کر کے مکۂ معظّمہ کو چل دیتے ہیں۔یہ ہمارے اصل مذہب کے خلاف اور ایک ضعیف روایت ہے۔آپ اس پر عمل نہ کریں۔

بارھویں تاریخ کی رمی کر کے غروبِ آفتاب سے پہلے آپ مکۂ معظّمہ کو روانہ ہو جائیں۔اگر آپ غروب سے پہلے منیٰ کی حد سے باہر نہیں ہو جاتے تو اب ایک دن اور آپ کو منیٰ میں ٹھہرنا ہوگا کہ غروب کے بعد یہاں سے جانا معیوب ہے مگر جانے والے پر دم وغیرہ لازم نہیں، ہاں اگر تیرھویں کی صبح ہو گئی تو اب بغیر رمی کیے جانا جائز نہیں، اگر جائیں گے تو دم واجب ہوگا۔آپ تیرھویں کو بدستور زوالِ آفتاب کے بعد رمی کر کے مکہ جائیں گے، اور یہ افضل ہے۔گیارھویں اور بارھویں کی رمی کا وقت آفتاب ڈھلنے سے صبح تک ہے مگر رات میں یعنی آفتاب ڈوبنے کے بعد مکروہ ہے اور تیرھویں کی رمی کا وقت صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک ہے۔مگر صبح صادق سے آفتاب ڈھلنے تک مکروہ ہے اس کے بعد مسنون۔

اگر کسی نے پہلی تین تاریخوں ۱۰، ۱۱، ۱۲ کی رمی دن میں نہ کی ہو تو رات میں کر لے مگر بغیر عذر کیا تو کراہت ہے ورنہ کچھ نہیں لہٰذا کمزور ضعیف اور خواتین اگر ہجوم کی وجہ سے دن میں رمی نہ کر سکیں تو رات میں کریں

کوئی کراہت نہیں۔ اور اگر رات میں بھی نہ کرسکیں تو قضا ہو گئی۔ اب لازم ہے کہ دوسرے دن اس کی قضا دیں اور اس کے ذمہ کفارہ واجب اور اس قضا کا بھی وقت تیرھویں کے آفتاب ڈوبنے تک ہے اگر تیرھویں کو آفتاب ڈوب گیا اور رمی نہ کی تو اب رمی نہیں ہوسکتی اور دَم واجب ہوگا۔ اگر کسی نے بالکل رمی نہ کی جب بھی ایک ہی دم واجب ہوگا۔

جو کنکریاں رمی کرنے کے بعد بچ گئیں اگر کسی اور کو ضرورت ہو تو اسے دیدیں ورنہ کسی پاک جگہ ڈال دیں۔

بچی ہوئی کنکریاں جمروں پر پھینکنا مکروہ ہے۔

اگر کنکری جمرہ سے تین ہاتھ کے فاصلے کے اندر گرے تو جائز ہو گئی اور اگر تین ہاتھ کے فاصلے کے باہر گرے یا کسی کے سر یا پیٹھ پر لگ کر وہیں رہ جائے تین ہاتھ کے فاصلے کے اندر نہ پہونچے تو اس کے بدلے دوسری ماریں اگر شک ہو کہ کنکری اپنی جگہ پر پہونچی یا نہیں تو پھر سے ماریں۔

آج کل جمرہ اپنی اصل صورت سے بہت زیادہ وسیع کردیا گیا ہے اس میں بھی اصل حکم یہی ہے کہ کنکریاں قدیم جمرہ سے تین ہاتھ کے فاصلے کے اندر گرے تو رمی معتبر ہو گی ورنہ نہیں۔ جو لوگ رمی ایسی جگہ سے کریں جو قدیم جمرہ سے تین ہاتھ سے زیادہ دوری پر واقع ہو اور پھینکنے والے ہی کی قوت سے کنکری جمرہ سے تین ہاتھ کے اندر پہونچ جائے تو بھی رمی صحیح ہے، اور اگر یہ شبہ ہو کہ پھینکنے والے کی قوت سے وہاں پہونچی یا دوسرے کسی قاسر سے تو احتیاط یہ ہے کہ اس کے بدلے میں دوسری مارے۔ اگر کسی نے ترتیب کے خلاف رمی کی تو بہتر یہ ہے کہ اعادہ کرلے۔

قیامِ مکہ کا بیان

اب تیرھویں کے بعد جب تک آپ مکہ میں ٹھہریں اپنے اور اپنے پیر، استاد، ماں باپ خصوصاً حضورِ پُرنور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے اصحاب و اہلِ بیت و حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہم کی طرف سے جتنے ہوسکے عمرے کرتے رہیں۔ عمرہ کا احرام تنعیم سے جو کہ مکۂ معظّمہ سے شمال یعنی مدینہ طیبہ کی طرف تین میل کے فاصلہ پر ہے جا کر باندھیں جس طرح اوپر بیان ہوا۔ پھر طواف و سعی حسب دستور کر کے حلق یا تقصیر کرلیں۔ عمرہ ہو گیا۔ جو حلق کر چکا اور اسی دن دوسرا عمرہ کیا تو وہ سر پر اُسترا پھروالے کہ یہ کافی ہے۔

جس کے سر پر قدرتی بال نہ ہوں وہ اُسترا پھروالے۔

دسویں سے تیرھویں تک حج کرنے والے کو عمرہ کا احرام باندھنا ممنوع ہے۔ اگر کسی نے باندھا تو وہ توڑ دے اور پھر اس عمرہ کی قضا کرے اور دم دے۔ اور اگر عمرہ کرلیا تو ہوگیا مگر دم واجب ہے۔

اگر دورانِ قیام کعبہ کے اندر داخل ہونا جائز طور پر نصیب ہو تو کمالِ سعادت ہے اور نہ ملے تو حطیم کی حاضری غنیمت جانیں کہ یہ بھی کعبہ ہی کی زمین ہے اور اگر داخلہ نصیب ہوجائے تو کمالِ ادبِ ظاہر و باطن کی رعایت سے آنکھیں نیچے کیے، گردن جھکائے، گناہوں پر شرماتے جلالِ رب العزت سے لرزتے کانپتے، بسم اللہ کہہ کر پہلے سیدھا پاؤں بڑھا کر داخل ہوں اور سامنے کی دیوار تک اتنا بڑھیں کہ تین ہاتھ کا فاصلہ رہے۔ وہاں دو رکعت نفل اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو پڑھیں کہ نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی ہے۔ پھر دیوار پر رخسار اور منہ رکھ کر حمد و درود و دعا میں مشغول ہوجائیں۔ یونہی نگاہ نیچی کئے چاروں گوشوں پر جا کر دعا کریں، ستونوں سے چمٹیں اور پھر اس سعادت کے ملنے کا شکر ادا کریں اور حج و زیارت کے قبول کی دعا کریں اور پھر آنکھیں نیچی کئے واپس لوٹیں۔ اوپر یا اِدھر اُدھر ہرگز نہ دیکھیں اور بڑے فضل کی اُمید رکھیں کہ وہ ارشاد فرماتا ہے **"مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ آمِنًا"** جو اس گھر میں داخل ہوا وہ امان میں ہے۔ والحمدللہ

طوافِ وداع

جب آفاقی حاجی مکہ معظّمہ سے رخصت ہونے کا ارادہ کرے تب اس پر طوافِ وداع جسے طوافِ رخصت بھی کہتے ہیں واجب ہے، اگر کسی نے نہ کیا تو دم لازم آئے گا۔ اگر عورت وقتِ رخصت حیض یا نفاس سے ہو تو اس پر طوافِ وداع نہیں۔ اسی طرح مکہ والے اور میقات کے اندر رہنے والے پر طوافِ رخصت واجب نہیں۔ نیز صرف عمرہ کرنے والوں پر بھی یہ طواف واجب نہیں۔

ارشاداتِ نبویہ

حدیث ۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "لوگوں کو اس کا حکم دیا گیا ہے کہ ان کا آخری وقت خانۂ کعبہ کے طواف کے ساتھ ہو (یعنی طوافِ وداع کریں) مگر حائضہ کے حق میں تخفیف

کر دی گئی ہے۔'' (یعنی اس سے معاف کر دیا گیا ہے) (بخاری، مسلم)

حدیث ۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے ایک دوسری روایت ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ''نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حائضہ عورت کو طوافِ وداع سے قبل واپس ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے بشرطیکہ وہ طوافِ افاضہ پہلے کر چکی ہو۔'' (بخاری)

مسائلِ طوافِ وداع

طوافِ رخصت میں صرف طواف کی نیت کافی ہے۔ واجب یا رخصت کی نیت کرنے کی حاجت نہیں۔ یہاں تک کہ اگر بہ نیتِ نفل کیا تب بھی واجب ادا ہو جائے گا۔ اس طواف میں اضطباع، رمل اور سعی نہیں۔ طوافِ رخصت کرنے کے بعد کسی وجہ سے ٹھہر گیا اور اگر اقامت کی نیت نہ کی تو وہی طواف کافی ہے۔ مگر مستحب یہ ہے کہ پھر طواف کرے کہ اس کا آخری کام طواف رہے۔

جو آفاقی بغیر طوافِ رخصت کے چلا گیا تو جب تک میقات سے باہر نہ ہوا واپس آئے اور طوافِ رخصت بجالائے اور اگر اسے میقات سے باہر ہونے کے بعد یاد آیا تو واپس ہونا ضروری نہیں بلکہ وہ حرم میں دَم بھیج دے۔ اور اگر واپس ہو تو عمرہ کا احرام باندھ کر واپس ہو۔ اور عمرہ سے فارغ ہو کر طوافِ رخصت بجالائے اس صورت میں دَم واجب نہ ہوگا۔ کسی نے طوافِ رخصت کے چار پھیرے کر لئے اور تین پھیرے چھوڑ گیا تو ہر پھیرے کے بدلے صدقہ دے۔

آپ جب رخصت ہونے کا ارادہ کریں تو ایک طواف بغیر رمل وسعی واضطباع کے بجالائیں، اور طواف کے بعد بدستور دو رکعت نماز مقامِ ابراہیم پر پڑھیں، اور اس کے بعد زمزم پر آ کر اسی طرح پانی پئیں اور بدن پر ڈالیں اور خوب دعا کریں۔ پھر دروازۂ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر آستانۂ پاک کو بوسہ دیں اور قبولِ حج وزیارت اور بار بار حاضری کی دعا مانگیں اور وہی دعائے جامع پڑھیں جو صفحہ نمبر ۴۴ پر درج ہے یا یہ پڑھیں:

'' اَلسَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْئَالُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَيَرْجُوْ رَحْمَتَكَ ''

(تیرے در پر سائل تیرے فضل واحسان کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے)

پھر ملتزم پر آ کر غلافِ کعبہ تھام کر اسی طرح چمٹیں اور ذکر و درود و دُعا کی کثرت کریں۔
پھر اگر ممکن ہو تو حجرِ اسود کو بوسہ دیں اور آنسو بہائیں پھر اُلٹے پاؤں کعبہ شریف کی طرف منھ کر کے یا سیدھے چلنے میں بار بار پھر کر کعبہ شریف کو حسرت سے دیکھتے اس کی جدائی پر روتے یا رونے کا منھ بناتے، مسجدِ کریم کے دروازے بابُ الحزْ وَرَہ جسے باب الوداع بھی کہتے ہیں سے بایاں پاؤں بڑھا کر باہر نکلیں اور مسجد سے باہر نکلنے والی دعا پڑھیں۔ حیض و نفاس والی عورت دروازۂ مسجد پر کھڑی ہو کر بہ نگاہِ حسرت دیکھے اور دعا کرتی پلٹے۔ پھر بقدرِ قدرت فقرائے مکۂ معظّمہ پر تصدق کر کے متوجہ سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ ہو۔ وباللہ التوفیق

جرم اور اس کے کفّارے کا بیان

ارشادِ ربّانی

"فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ"

(سورہ بقرہ ۱۹۶)

(پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے [اور سر منڈا لے] تو بدلہ دے روزے یا خیرات یا قربانی)

ارشادِ نبویہ

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور یہ حالتِ احرام میں تھے، ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ کیڑے تمھیں تکلیف دے رہے ہیں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا سر منڈا ڈالو اور تین صاع کھانا چھ مسکینوں کو دیدو یا تین روزے رکھو یا قربانی کرو۔ (بخاری، مسلم)

احکام ومسائل

مُحرِم اگر قصداً بلا عذر جرم کرے تو کفارہ بھی واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا۔ لہٰذا اس پر توبہ بھی واجب ہے محض کفارے سے پاک نہ ہوگا۔ اور اگر جرم بھول کر یا کسی عذر کی وجہ سے ہوا ہے تو کفارہ کافی ہے۔ جرم میں کفارہ بہر حال لازم ہے دانستہ ہو یا بھول چوک سے، اس کا جرم ہونا مُحرِم جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، خوشی سے ہو یا مجبوراً، سوتے میں ہو یا جاگتے میں، نشہ یا بے ہوشی میں ہو یا ہوش میں، اس نے اپنے آپ کیا ہو یا دوسرے نے اس کے حکم سے کیا ہو۔

انتباہ: اس بیان میں ''دَم'' سے مراد بکری یا بھیڑ ہے ''بدنہ'' سے مراد اونٹ یا گائے ہے۔ یہ جانور انھیں شرائط کے ساتھ ہوں جو قربانی کے جانور میں ہیں۔ ''صدقہ'' سے مراد دو(۲) کلو پینتالیس(۴۵) گرام گیہوں یا چار(۴) کلو نوے(۹۰) گرام جَو یا کھجور یا ان کی قیمت ہے۔

جہاں دَم کا حکم ہے اور وہ جرم مجبوراً کرنا پڑا ہے تو یہ اختیار ہوگا کہ دم دے یا اس کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دیدے۔ یا چھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کھلائے یا تین روزے رکھ لے۔ چھ صدقے چھ مسکینوں کو دینا ضروری ہے اگر چھ صدقے ایک ہی مسکین کو دئے یا تین یا سات مسکینوں پر تقسیم کر دیئے تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔

جس جرم میں صدقے کا حکم ہے اور مجبوراً کرنا پڑے تو صدقے کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔

جہاں ایک دم یا صدقہ ہے قارن پر دو ہیں۔ کفارے کی قربانی اور حج کے شکرانے کی قربانی کے لیے حرم شرط ہے غیرِ حرم میں نہیں ہو سکتی۔ شکرانے کی قربانی سے خود کھائے، مالدار کو کھلائے، مساکین کو دے اور کفارے کی قربانی صرف محتاجوں کا حق ہے۔

کفارے کے روزے کے لیے شرط یہ ہے کہ رات ہی میں یعنی صبح صادق سے پہلے ہی نیت کر لے اور یہ بھی نیت ہو کہ فلاں کفارے کا روزہ ہے مطلق روزے کی نیت کافی نہیں۔

خوشبو اور تیل لگانا: خوشبو اگر بہت سی لگائی جسے دیکھ کر لوگ بہت بتائیں اگر چہ عضو کے تھوڑے ہی حصے پر ہو یا کسی بڑے عضو جیسے سر، منھ، پنڈلی کو پورا سان دیا اگر چہ خوشبو تھوڑی ہی ہو، ان دونوں صورتوں میں دم ہے۔

اگر تھوڑی خوشبو عضو کے تھوڑے حصے پر لگائی تو صدقہ ہے۔

کپڑے یا بستر پر زیادہ خوشبو مَلی تو دم ہے اور کم خوشبو مَلی تو صدقہ ہے۔

احرام میں خوشبو سونگھنا مکروہ ہے مگر پھل یا پھول کی خوشبو سونگھنے میں کفارہ نہیں۔

خوشبودار سرمہ ایک یا دو بار لگانے میں صدقہ ہے اور اس سے زیادہ میں دم ہے اور جس سرمہ میں خوشبو نہ ہو بوقتِ ضرورت اس کے استعمال میں حرج نہیں اور بلاضرورت مکروہ ہے۔

خالص خوشبو جیسے مشک، زعفران، لونگ، الائچی، دارچینی اتنی کھائی کہ منھ کے اکثر حصے میں لگ گئی تو دم ہے اور منھ کے اکثر حصے میں نہ لگی تو صدقہ ہے۔ جس پینے کی چیز میں خوشبو ملی ہوا گر خوشبو غالب ہو یا تین مرتبہ یا اس سے زیادہ پیا تو دم ہے ورنہ صدقہ۔

احرام میں خوشبودار تمبا کو نہ کھائیں کہ پتیوں میں کچی خوشبو ملائی جاتی ہے اور قوام میں بھی پکانے کے بعد مشک وغیرہ ملاتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ خمیرہ تمبا کو بھی نہ پیے اس کیوں کہ میں خوشبو ہوتی ہے۔ مگر پینے پر کفارہ نہیں۔

خوشبودار تیل لگانے کا وہی حکم ہے جو خوشبو استعمال کرنے کا ہے۔ تِل اور زیتون کا تیل بھی خوشبو کے حکم میں ہے اگر چہ ان میں خوشبو نہ ہو، البتہ ان کے کھانے، ناک میں چڑھانے، زخم پر لگانے اور کان میں ٹپکانے سے صدقہ واجب نہیں۔

سلے ہوئے کپڑے پہننا اور چہرہ وسر وغیرہ چھپانا: محرم نے مکمل چار پہر یعنی پورا ایک دن یا پوری ایک رات یا آدھے دن سے آدھی رات تک یا آدھی رات سے آدھے دن تک مسلسل کپڑا پہنا تو دم واجب ہے اور اگر چار پہر سے کم اگر چہ تھوڑی ہی دیر پہنا تو صدقہ واجب ہے۔ لگا تار کئی دن تک پہنے رہا جب بھی ایک ہی دم ہے۔

مرد یا عورت نے احرام میں منھ کی پوری ٹکلی (چہرے کی پوری گولائی) یا چوتھائی چھپائی، یا مرد نے پورا یا چوتھائی سر چھپایا تو چار پہر یا اس سے زیادہ لگا تار چھپانے سے دم ہے اور کم میں صدقہ۔

اگر چوتھائی سے کم کو چار پہر تک چھپایا تو صدقہ ہے اور اگر چوتھائی سے کم کو چار پہر سے کم چھپایا تو کفارہ نہیں مگر گناہ ہے۔ کان اور گدی چھپانے میں حرج نہیں اسی طرح ناک پر خالی ہاتھ رکھنے میں بھی کچھ نہیں اور کپڑے سمیت ناک پر ہاتھ رکھنا گناہ ہے مگر کفارہ نہیں۔

سلے ہوے کپڑے پہننا اور سر، منھ چھپانا قصداً ہو یا بھول کر یا نادانی میں بہر حال کفارہ واجب ہے۔ لٰہذا محرم نے سوتے میں سر یا منھ چھپالیا تو کفارہ ہے۔

بال دور کرنا: سر یا داڑھی کے چوتھائی یا زیادہ کسی طرح دور کئے تو دم ہے اور چوتھائی سے کم میں صدقہ ہے۔ پوری گردن یا پوری ایک بغل یا زیرِناف کے پورے بال دور کئے تو دم ہے اور کم میں صدقہ۔ دونوں بغلیں پوری مونڈائے جب بھی ایک ہی دم ہے۔ روٹی پکانے میں پورے سر یا چوتھائی سر کے بال جل گئے یا وضو کرنے یا کھجانے یا کنگھا کرنے میں بال گرے تو صدقہ ہے۔ عورت پورے سر یا چوتھائی سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے برابر کترے تو دم اور کم میں صدقہ ہے۔

ناخن کترنا: ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے پانچوں ناخن کترے یا بیسوں ناخن ایک ساتھ کترے تو ایک دم ہے اور اگر کسی ہاتھ یا پیر کے پورے پانچ ناخن نہ کترے تو ہر ناخن پر ایک صدقہ ہے یہاں تک کہ اگر چاروں ہاتھ پیر کے چار چار ناخن کترے تو سولہ صدقے دے، ہاں اگر صدقوں کی قیمت ایک دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کردے یا دم دیدے۔ اگر ایک ہاتھ یا ایک پیر کے پانچوں ناخن ایک نشست میں اور دوسرے ہاتھ یا دوسرے پیر کے پانچوں ناخن دوسری نشست میں کترے تو دو دم لازم ہیں اور اگر چاروں ہاتھ پیر کے ناخن چار نشستوں میں کترے تو چار دم ہے۔

بوس وکنار وغیرہ: مباشرتِ فاحشہ اور شہوت کے ساتھ بوس وکنار اور بدن چھونے میں دم ہے اگر چہ انزال نہ ہو، اور بغیر شہوت کے چھونے یا بوسہ لینے میں کچھ نہیں، یہ باتیں عورت کے ساتھ ہو یا مرد کے ساتھ دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ مرد کی ان باتوں سے عورت کو لذت آئے تو وہ بھی دم دے۔ جلق سے انزال ہو جائے تو دم ہے ورنہ مکروہ ہے اور احتلام سے کچھ نہیں۔

جماع: احرامِ حج کے بعد وقوفِ عرفہ کے پہلے اگر جماع کیا تو حج فاسد ہو گیا اسے حج کے جیسا پورا کرے اور دم دے اور آئندہ سال اس کی قضا کرے، عورت حج کے احرام میں تھی تو اسے بھی یہی لازم ہے۔ وقوفِ عرفہ کے بعد جماع سے حج فاسد نہیں ہو گا مگر سر مونڈانے اور طوافِ زیارت سے پہلے کیا تو بدنہ دے اور حلق کے بعد کیا تو دم دے بہتر یہی ہے کہ اب بھی بدنہ ہی دے۔ حلق وطواف کے بعد جماع پر کچھ نہیں۔

عمرہ میں طواف کے چار پھیروں سے پہلے جماع کیا تو عمرہ فاسد ہو گیا اب دم دے اور عمرے کی قضا کرے۔اور اگر چار پھیروں کے بعد جماع کیا دم دے عمرہ صحیح ہے۔

جماع قصداً ہو یا بھولے سے ہو یا سوتے میں یا جبر و اکراہ کے ساتھ ہو سب کا ایک ہی حکم ہے۔جماع سے احرام نہیں جاتا جو چیزیں محرم کے لیے نا جائز ہیں وہ اب بھی نا جائز ہیں اور وہی سب احکام ہیں۔

طواف میں غلطیاں: فرض طواف کے چار پھیرے یا اس سے زیادہ جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کیے تو بدنہ واجب اور طہارت کے ساتھ اس کا اعادہ بھی واجب۔بارھویں تاریخ تک کامل طور پر اعادہ کیا تو جرمانہ ساقط اور بارہ تاریخ کے بعد اعادہ کیا تو بدنہ ساقط دم لازم ہے۔طوافِ فرض بے وضو کرنے میں دم لازم ہے اور اعادہ کرنا مستحب۔اعادہ کر لے تو دم ساقط ہو جاتا ہے اگر چہ بارھویں کے بعد اعادہ کرے۔

طوافِ فرض کے سوا کوئی اور طواف کل یا اکثر جنابت کی حالت میں کیا تو دم دے اور بے وضو کیا تو صدقہ، اور اگر مکۂ معظّمہ میں ہے اور ان صورتوں میں اعادہ کر لے تو کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

عمرے کے طواف کا ایک پھیرا بھی ترک کیا تو دم لازم ہوگا اور اکثر ترک کیا تو کفارہ نہیں بلکہ اس کا ادا کرنا لازم ہے۔طوافِ رخصت کل یا اکثر ترک کیا تو دم لازم اور چار پھیروں سے کم چھوڑا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ دے۔طوافِ قدوم ترک کیا تو کفارہ نہیں مگر برا کیا۔

سعی میں غلطیاں: سعی کے چار پھیرے یا زیادہ بلا عذر چھوڑے یا سواری پر کئے تو دم دے اور حج ہو گیا۔اور اگر چار سے کم میں ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ، اگر اعادہ کر لے تو دم یا صدقہ ساقط ہو جائے گا۔کسی عذر کی وجہ سے ایسا ہوا تو معاف ہے، یہی ہر واجب کا حکم ہے کہ عذرِ صحیح سے ترک کر سکتا ہے۔طواف سے پہلے سعی کی اور اعادہ نہ کیا تو دم لازم ہے۔

وقوف میں غلطی: جو شخص سورج ڈوبنے سے پہلے عرفات سے چلا گیا وہ دم دے پھر اگر سورج ڈوبنے سے پہلے عرفات واپس آ گیا دم ساقط ہو گیا اور اگر غروب کے بعد واپس ہوا تو دم دینا ہوگا۔دسویں کی صبح مزدلفہ میں بلا عذر وقوف نہ کیا تو دم دے، ہاں کمزور یا عورت بھیڑ کے ڈر سے وقوفِ مزدلفہ چھوڑ سکتی ہے۔

رمی کی غلطیاں: تینوں دنوں میں کسی دن بھی رمی نہیں کی یا ایک دن کی رمی بالکل یا اکثر ترک کر دی یا کسی

دن کی کل یا اکثر رمی دوسرے دن کی تو دم ہے اور کسی دن کی رمی نصف سے کم چھوڑی تو ہر کنکری پر ایک صدقہ دے۔

قربانی اور حلق میں غلطی: قران یا تمتع کرنے والے نے رمی کے پہلے قربانی کی تو دم دے۔

حرم میں حلق نہ کیا بلکہ حدودِ حرم سے باہر کیا، یا بارھویں کے بعد کیا، یا رمی سے پہلے کیا، یا قارن و متمتع نے قربانی سے پہلے حلق کیا تو ان صورتوں میں دم دے۔ عمرے کا حلق بھی حرم ہی میں ہونا ضروری ہے۔ اس کا حلق بھی حرم سے باہر ہوا تو دم ہے مگر اس میں وقت کی شرط نہیں۔ حج کرنے والے نے بارھویں کے بعد حرم سے باہر سر مونڈایا تو دو دم ہیں ایک حرم سے باہر حلق کرنے کا دوسرا بارھویں کے بعد ہونے کا۔

بغیر احرام میقات سے گذرنے کا کفارہ: میقات کے باہر سے جو شخص آیا اور بغیر احرام کے مکۂ معظّمہ کو گیا تو اگرچہ نہ حج کا ارادہ ہو نہ عمرے کا مگر اس پر حج یا عمرہ واجب ہو گیا، اسے چاہیے کہ میقات واپس جائے اور احرام باندھ کر آئے، اگر میقات نہ گیا اور مکہ ہی میں احرام باندھ لیا تو دم واجب ہو گیا۔

احرام ہوتے ہوئے دوسرا احرام باندھنا: حج کا احرام باندھا پھر عرفہ کے دن یا رات میں دوسرے حج کا احرام باندھا تو اسے توڑ دے اور دم دے اور حج و عمرہ اس پر واجب ہو گیا۔ اور اگر دسویں کو دوسرے حج کا احرام باندھا اور حلق کر چکا ہے تو بدستور احرام میں رہے اور دوسرے حج کو آئندہ سال پورا کرے اور دم واجب نہیں، اور حلق نہیں کیا تو دم واجب۔ عمرے کے تمام افعال کر چکا تھا صرف حلق باقی تھا کہ دوسرے عمرے کا احرام باندھا تو دم واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا۔

دسویں سے تیرھویں تک حج کرنے والے کو عمرہ کا احرام باندھنا ممنوع ہے اگر باندھا تو توڑ دے اور اس کی قضا کرے اور دم دے، اور اگر کر لیا تو ہو گیا مگر دم واجب ہے۔

نوٹ: حج اور عمرہ کے دوران مختلف مقامات کے لئے الگ الگ دعائیں منقول ہیں جن میں سے صرف چند اوپر مذکور ہوئیں، طوالت کے سبب تمام دعائیں اس کتاب میں ذکر نہیں کی گئیں۔ اسی طرح حج اور عمرہ کے جو احکامات بیان کئے گئے ہیں ان میں غلطیاں ہونے پر کفارے واجب آتے ہیں جن کو اجمالاً یہاں بیان کیا گیا ہے۔ مزید تفصیل حسبِ ضرورت کسی عالمِ دین سے پوچھ لیں یا کسی مستند کتاب جیسے فتاویٰ رضویہ جلد چہارم یا بہارِ شریعت حصۂ ششم میں دیکھ لیں۔

خواتین کے مخصوص مسائل کا بیان

ارشاداتِ نبویہ

حدیث ۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا، یارسول اللہ! کیا عورتوں پر بھی جہاد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ''ہاں! ان پر ایک ایسا جہاد ہے جس میں جنگ نہیں وہ حج وعمرہ ہے۔'' (امام احمد، امام ابن ماجہ)

حدیث ۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور حدیث مروی ہے، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، یارسول اللہ! ہم جہاد کو سب سے افضل عمل سمجھتے ہیں، کیا ہم جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا ''لیکن تمہارے لیے سب سے افضل جہاد حجِ مبرور ہے۔'' (بخاری)

حدیث ۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ میں فرماتے ہوئے سُنا کہ ''کوئی (اجنبی) مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت (تنہائی) میں نہ ہو مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو، اور عورت بغیر محرم کے سفر پر نہ نکلے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا: یارسول اللہ! میری بیوی حج کے لیے نکلی ہے اور مَیں نے فلاں فلاں غزوہ (جنگ) میں اپنا نام لکھوایا ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔'' (بخاری، مسلم)

حدیث ۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''عورت تین (دن) کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو۔'' (بخاری، مسلم)

حدیث ۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ''ایک خشعمی عورت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ عرض کی کہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے فریضۂ حج نے میرے والد کو پالیا ہے (یعنی حج میرے والد پر فرض ہوگیا ہے) لیکن وہ بہت بوڑھے ہیں سواری پر نہیں بیٹھ سکتے تو کیا میں اپنے والد کی جانب سے حج کرسکتی ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کرسکتی ہو۔'' (بخاری)

حدیث ۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا

کے یہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ اب میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا ''غسل کر کے لنگوٹ کس لو اور احرام باندھ لو۔'' (بخاری، مسلم)

حدیث ۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''حیض و نفاس والی خواتین بھی میقات پر پہنچ کر احرام باندھ لیں اور تمام اعمالِ حج بجالائیں سوائے خانۂ کعبہ کے طواف کے۔'' (ابوداؤد)

حدیث ۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس تشریف لے گئے تو دیکھا کہ آپ بیٹھی رو رہی ہیں۔ دریافت فرمایا کیا بات ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھے حیض آ گیا ہے، لوگ (عمرہ سے) حلال ہو گئے اور مَیں نہیں ہوئی، اور نہ ہی خانۂ کعبہ کا طواف کیا جب کہ طواف کرنے کے بعد اب لوگ حج کے لیے نکل رہے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسا معاملہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم (خواتین) کے حق میں مقدر کر دیا ہے، لہٰذا غسل کر کے تلبیہ پکارنا شروع کر دو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا، تمام مواقف میں وقوف کیا، جب وہ پاک وصاف ہو گئیں تو خانۂ کعبہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی۔'' (بخاری، مسلم)

حدیث ۹: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''عورت حالتِ احرام میں نقاب نہیں لگائے گی۔'' (بخاری)

حدیث ۱۰: حضرت عبدللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا کہ ''خواتین پر حلق نہیں ہے، بلکہ ان پر تقصیر ہے۔'' (ابوداؤد)

حدیث ۱۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ''رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواتین کو حلق کرانے سے منع فرمایا ہے۔'' (ترمذی)

حدیث ۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''صفیہ بنتِ حی رضی اللہ عنہا کو طوافِ افاضہ کے بعد حیض آ گیا، مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کیا وہ ہمیں روکنے والی ہیں؟ مَیں نے عرض کیا کہ انھوں نے طوافِ افاضہ کر لیا ہے، اس کے بعد ان کو حیض آیا

ہے، آپ نے ارشاد فرمایا تب وہ واپسی کے لیے نکل پڑے۔'' (بخاری، مسلم)

حدیث ۱۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حائضہ عورت کو طوافِ وداع سے قبل واپس ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے بشرطیکہ وہ طوافِ افاضہ پہلے کر چکی ہو۔'' (بخاری)

مسائلِ فقہیہ

۱۔ حج کے دیگر شرائط کے ساتھ خواتین کے حق میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر بانوے (۹۲) کلومیٹر یا اس سے زیادہ کا سفر ہو تو عورت کے ساتھ شوہر یا محرم کا ہونا ضروری ہے۔ محرم سے مراد وہ مرد ہے جس سے ہمیشہ کے لیے اس عورت کا نکاح حرام ہے خواہ نسب کی وجہ سے نکاح حرام ہو، جیسے باپ، بیٹا، بھائی، چچا وغیرہ یا دودھ کے رشتے کی وجہ سے نکاح کی حرمت ہو جیسے رضائی بھائی باپ بیٹا وغیرہ یا سسرالی رشتے سے حرمت ہو جیسے خسر، شوہر کا بیٹا، پوتا وغیرہ۔

اس سلسلے میں بکثرت احادیث وارد ہیں جن میں عورت کے بغیر شوہر یا محرم کے حج یا غیر حج میں مسافتِ سفر پر نکلنے کی ممانعت ہے، کیونکہ عورت ایک کمزور مخلوق ہے، سفر میں ایسے مختلف عوارض پیش آ سکتے ہیں جن کا مقابلہ وہ نہیں کر سکتی، نیز عورت بدقماش اور اوباش قسم کے لوگوں کی بدنیتی اور حرص وطمع کا نشانہ بھی بن سکتی ہے۔ لہٰذا ایسے محرم کا ساتھ ہونا جو اس کو تحفظ فراہم کر سکے اور پریشانیوں سے اسے نجات دلا سکے اشد ضروری ہے۔ عورت کے ساتھ حج کے لیے نکلنے والے محرم کا عاقل، بالغ غیر فاسق ہونا شرط ہے۔

بعض اوقات عورتیں جن کو محرم میسر نہیں ہوتا وہ حج کے جذبے سے مغلوب ہو کر یا اس کی سعادت حاصل کرنے کی نیت سے کسی ٹور میں شامل ہو جاتی ہیں۔ پھر محرم کی جگہ کسی غیر محرم اجنبی شخص کا نام لکھ کر جو اس قافلے میں شریک ہوتا ہے ویزہ حاصل کر لیتی ہیں۔ ایسا کرنا ناجائز ہے۔ ایسی عورت کا حجِ فرض تو ادا ہو جائے گا مگر قدم قدم پر گناہ لکھے جائیں گے۔ ایسی عورت اگر حج کرنا چاہتی ہے اور وہ کسی کے نکاح میں نہ ہو تو اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ وہ کسی ایسے شخص سے جو اس سال حج کے لیے جا رہا ہو اِس شرط پر نکاح کرے کہ مجھے ہر وقت اپنے نفس کا اختیار رہو گا کہ جب کبھی چاہوں اپنے آپ کو ایک طلاقِ بائن دے

لوں۔ اس طرح اس کا سفر بھی جائز و درست ہوگا اور واپس آ کر اگر وہ چاہے تو اپنے کو طلاقِ بائن دے سکتی ہے۔ اگر بعد نکاح دونوں میں کبھی خلوتِ صحیحہ نہیں ہوئی ہو تو طلاق کے بعد عدت بھی لازم نہ ہوگی۔

عورت جب کسی محرم کو اپنے ساتھ لے جانا چاہے تو محرم کا سارا خرچ اس عورت کے ذمہ ہوگا۔ اب وہ صاحبِ استطاعت اس وقت ہوگی جب اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی اور محرم دونوں کی کفایت کرے ورنہ اس پر حج فرض نہیں۔

۲۔ نفلی حج کے لیے عورت کو اپنے خاوند سے اجازت لینی ضروری ہے۔ اور حجِ فرض کے لیے محرم کے ساتھ جائے اگرچہ شوہر اجازت نہ دیتا ہو۔

۳۔ ایک عورت دوسری عورت کا حجِ بدل کر سکتی ہے، اسی طرح ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک عورت مرد کا حجِ بدل بھی کر سکتی ہے۔

۴۔ عورت اگر احرام باندھنے کے وقت حیض یا نفاس سے ہے تو وہ دیگر پاک وصاف عورتوں کی طرح احرام باندھے کیونکہ احرام باندھنے کے لیے طہارت شرط نہیں ہے۔ خواتین کو بھی احرام کے لیے مردوں کی طرح غسل کرنا سنت ہے۔

۵۔ عورت بھی احرام کے غسل سے پہلے ناخن تراشے، بغل وزیرِ ناف کے بال دور کرے۔

۶۔ عورت اگر احرام سے پہلے نقاب پہنے ہو تو احرام کی نیت کے وقت اسے نکال دے۔ اور ضرورت ہو تو نقاب کے علاوہ کسی دوسری چیز جیسے پنکھے وغیرہ سے اپنا چہرہ چھپائے۔

۷۔ خواتین مکمل طور پر عورت (غیر محرم سے چھپانے کی چیز) ہیں، اس لیے وہ ایسے کپڑے پہنیں جن سے مکمل ستر پوشی ہو، حالتِ احرام میں خواتین کے لیے جملہ زنانہ لباسوں کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ وہ مردانہ لباسوں کے مشابہ نہ ہوں، اور نہ اتنے تنگ و چست ہوں کہ جسمانی اعضاء کی ساخت واضح ہوتی ہو، اور نہ اتنے باریک ہوں کہ ان سے جسم جھلکتا ہو، اور نہ اتنے چھوٹے ہوں کہ کلائیاں پاؤں وغیرہ کھلے ہوں، بلکہ موٹے اور کشادہ ہوں۔ لباس کے سلسلے میں عورت کسی خاص رنگ کی پابند نہیں۔ عورتیں حالتِ احرام میں دستانے اور موزے استعمال کر سکتی ہیں۔

۸۔اگر عورت حالتِ احرام میں حیض یا نفاس میں مبتلا ہو جائے تو وہ اپنا سفرِ حج جاری رکھے اس سے احرام پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ وہ حالتِ احرام ہی میں رہے گی، تمام ممنوعاتِ احرام کی پابندی کرے گی، البتہ بیت اللہ کا طواف حیض و نفاس سے پاک ہو کر غسل کے بعد ہی کر سکتی ہے۔

۹۔احرام کے بعد خواتین کے لیے تلبیہ پکارنا مسنون ہے لیکن اتنی آواز سے کہ صرف وہ خود سن سکیں۔ بلند آواز سے تلبیہ نہ پکاریں کہ نامحرم سنے۔

۱۰۔طوافِ کعبہ کے وقت خواتین پر مکمل ستر پوشی، آواز کا پست رکھنا، نظر نیچی رکھنا اور مردوں کی بھیڑ میں خصوصاً حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے قریب نہ جانا واجب ہے، مطاف کے اس حصہ میں جہاں مردوں کا ازدحام نہ ہو ان کو طواف کرنا زیادہ بہتر اور افضل ہے۔

خواتین کے لیے رات میں طواف کرنا مستحب ہے، کیونکہ رات کے وقت مطاف میں ازدحام بھی کم ہوتا ہے، اور اس میں پردہ بھی زیادہ ہے، اس وقت بیت اللہ سے قرب اور حجرِ اسود کا بوسہ لینا بھی ان کے لیے ممکن ہے۔

۱۱۔خواتین کو طواف اور سعی میں معمول کے مطابق چلنا ہے، ان پر رمل کرنا اور میلینِ اخضرین کے درمیان دوڑنا نہیں ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ استلام کرتے وقت عورتوں کی کلائیاں کھل جاتی ہیں، یہ حرام ہے اس کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

بعض عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ نہایت بیباکی سے طواف کرتی ہیں کہ ان کی کلائیاں اور گلا کھلا رہتا ہے، حالانکہ عورت کے لیے ستر کا چھپانا دائمی فرض ہے اس کے علاوہ طواف میں یہ واجب بھی ہے۔ تو اس نے دو گناہ کئے ایک فرض کو ترک کرنے کا دوسرا ترکِ واجب کا، وہ بھی کہاں بیت اللہ کے سامنے اور خاص طواف کی حالت میں بلکہ بعض عورتیں طواف کرنے میں خصوصاً حجرِ اسود کو بوسہ دینے میں مردوں میں گھس جاتی ہیں اور ان کا بدن مردوں کے بدن سے مس ہوتا رہتا ہے مگر ان کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی حالانکہ طواف یا بوسۂ حجرِ اسود وغیرہما ثواب کے لئے کیے جاتے ہیں مگر وہ عورتیں ثواب کے بجائے گناہ مول لیتی ہیں لہٰذا ان امور کی طرف حجاج کو خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہئے۔ ان کے ساتھ جو عورتیں ہوں انہیں

بتاکیدایسی حرکات سے منع کرنا چاہئے۔ کیوں کہ مکۂ معظّمہ میں معصیت کرنا نہایت سخت بات ہے کہ یہاں جس طرح ایک نیکی لاکھ کے برابر ہے یونہی ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر۔

۱۲۔حائضہ عورت طواف ونماز کے سوا تمام اعمالِ حج ادا کرے گی، احرام باندھے گی، وقوف عرفہ کرے گی، مزدلفہ میں رات گذارے گی، کنکری مارے گی، البتہ بیت اللہ کا طواف پاک ہونے سے پہلے نہیں کرے گی۔اگر عورت کو طواف سے فراغت کے بعد حیض آجائے تو حالتِ حیض ہی میں سعی کرسکتی ہے کیونکہ سعی کے لیے طہارت(پاکیزگی)شرط نہیں ہے۔

نوٹ:ایسی عورت جسے طوافِ افاضہ کے دنوں میں حیض آنے کا خدشہ ہو وہ پہلے ہی سے ایسی دوائیں استعمال کرے جن سے اس کا حیض مؤخر ہو جائے۔اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو وہ واپسی کے لیے پرواز کی تاریخ مؤخر کرنے کی پوری کوشش کرے تا کہ پاکی کے بعد اسے طوافِ افاضہ کا موقع مل جائے، اور اگر یہ بھی کسی طرح نہ ہو تو اس کے لیے حیلہ یہ ہے کہ وہ کسی عالمِ دین سے مسئلہ دریافت کرے اور عالمِ دین اسے بتادے کہ اگر ناپاکی میں تم نے طواف کیا تو گنہگار ہوگی اور تمھیں توبہ کرنا ہوگا البتہ فرض ادا ہو جائے گا اور حرم میں بدنہ(بڑے جانور) کی قربانی تم پر لازم ہوگی۔ردالمحتار میں ہے:

نَقَلَ بَعْضُ الْمُحَشِّيْنَ عَنْ مَنْسَكِ اَمِيْرِ الْحَاجِّ لَوْ هَمَّ الرَّكْبُ وَلَمْ تَطْهُرْ فَاسْتَفَتْ هَلْ تَطُوْفُ اَمْ لَا ؟ قَالُوْا يُقَالُ لَهَا لَا يَحِلُّ لَكِ دُخُوْلُ الْمَسْجِدِ وَاِنْ دَخَلْتِ وَطُفْتِ اَثِمْتِ وَصَحَّ طَوَافُكِ وَعَلَيْكِ ذَبْحُ بَدَنَةٍ وَهٰذِهِ الْمَسْئَلَةُ كَثِيْرَةُ الْوُقُوْعِ يَتَحَيَّرُ فِيْهَا النِّسَاءُ (رَدُّالْمُحْتَار ج ۲)

۱۳۔بھیڑ بھاڑ میں ضرر کا اندیشہ ہو تو بیمار، کمزور اور خواتین کا صبح صادق سے پہلے ہی مزدلفہ سے منیٰ جانا جائز ہے۔ایسے لوگوں کے لیے جنھیں رخصت حاصل نہیں ہے کنکری مارنے کا مسنون وقت طلوعِ آفتاب سے زوال تک ہے، اور جنھیں یہ رخصت حاصل ہے جیسے خواتین، بیمار اور کمزور، ان لوگوں کو طلوعِ فجر کے بعد اور طلوعِ آفتاب سے پہلے کنکری مارنا جائز ہے۔

۱۴۔خواتین کو حج یا عمرہ میں اپنے سروں کا حلق کرانا جائز نہیں، بلکہ کم از کم چوتھائی بال انگلی کے ایک پورے کے برابر کاٹ لیں۔علماء کا اس پر اجماع ہے کہ خواتین کو حلق (بال منڈانے) کا حکم نہیں دیا جائے گا، بلکہ ان کو تقصیر(چھوٹا) کرانا ہے۔

۱۵۔جمرۂ عقبہ کو کنکری مارنے اور قربانی کے بعد بالوں کی تقصیر کر کے عورت اپنے احرام سے باہر ہو جاتی ہے، احرام کی وجہ سے جو چیزیں اس پر حرام تھیں سب حلال ہو جائیں گی البتہ وہ شوہر کے لیے حلال نہیں ہوگی۔طوافِ افاضہ (طوافِ زیارت) سے پہلے شوہر کو بیوی سے ہم بستری کی اجازت نہیں ہے۔اگر اس درمیان شوہر نے اس سے صحبت کر لی اور ابھی اس نے حلق نہیں کرایا ہے تو بدنہ (بڑے جانور کی قربانی) دے اور حلق کے بعد جماع کیا تو دم ہے اور افضل بدنہ ہے۔

۱۶۔طوافِ افاضہ (طوافِ زیارت) کے بعد اگر عورت کو حیض آ جائے تو اس کو اجازت ہے جب چاہے سفر کر سکتی ہے،طوافِ وداع اس سے ساقط ہو جائے گا۔نفاس والی عورت کے لیے بھی وہی احکام ہیں جو حائضہ کے لیے ہیں۔

متفرق مسائل

۱۔ مُحْصَر کا بیان

ارشاداتِ ربّانی

۱۔"فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۖ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ۚ"

(سورۂ بقرہ آیت ۱۹۶)

(پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ مونڈو جب تک قربانی اپنے ٹھکانے [حرم] نہ پہنچ جائے)

۲۔ ''اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾'' (سورۂ حج آیت ۲۵)

(بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور اس ادب والی مسجد سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے مقرر کیا کہ اس میں ایک ساحق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے)

ارشاداتِ نبویہ

حدیث ۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ''ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چلے۔ کفارِ قریش کعبہ تک جانے سے مانع ہوئے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانیاں کیں اور سر مونڈایا اور صحابہ نے بال کتروائے۔'' (بخاری)

حدیث ۲: حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو احرام کھول سکتا ہے اور آئندہ سال اس کو حج کرنا ہوگا۔'' (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے یا بیمار ہو جائے۔

مسائلِ فقہیہ

وہ شخص جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا مگر کسی وجہ سے پورا نہ کر سکا اسے محصر کہتے ہیں۔ جن وجوہات کی بنا پر حج یا عمرہ نہ کر سکے وہ یہ ہیں:

۱۔ دشمن یا درندے کا خوف: یعنی حاجی کو اپنے راستے میں کسی دشمن یا درندے سے اپنی جان یا مال کے فوت ہونے کا خوف ہو۔

۲۔ مرض: یہ گمان غالب ہو کہ سفر کرنے کی وجہ سے اس کا مرض اور بڑھ جائے گا۔

۳۔ ہاتھ پاؤں کا ٹوٹ جانا: اگر نیت کرنے کے بعد حاجی کا ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ جائے تو وہ محصر ہے۔

۴۔قید: نیت کرنے کے بعد حاجی کو حکومتِ وقت یا کوئی اور کسی وجہ سے قید کردے۔

۵۔عورت کے محرم یا شوہر جس کے ساتھ جارہی تھی اس کا انتقال ہوجانا: دورانِ سفر اگر عورت کا محرم یا شوہر جس کے ساتھ وہ جارہی تھی مرجائے اور اس جگہ سے مکۂ معظّمہ تین دن کی راہ سے کم ہے تو وہ محصر ہ نہیں اور اگر تین دن یا اس سے زیادہ کی راہ یعنی اس جگہ سے مکۂ معظّمہ کی مسافت بانوے (۹۲) کیلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے اور وہاں اس کے ٹھہرنے کے لیے جگہ ہے تو وہ محصر ہ ہے ورنہ نہیں۔

۶۔عدت: عورت کے احرام باندھنے کے بعد اس کے شوہر نے اسے طلاق دے دی تو وہ محصر ہ ہے اگرچہ اس کے ساتھ محرم ہو۔

۷۔مصارف یا سواری کا ہلاک ہوجانا: اگر حاجی کی رقم چوری ہوگئی اور اس کے بغیر وہ سفر نہیں کرسکتا یا سواری ہلاک ہوگئی اور وہ دوسری سواری سے یا پیدل نہیں جاسکتا تو وہ محصر ہے۔

۸۔شوہر حجِ نفل میں منع کردے: اگر عورت نے حجِ نفل کا احرام شوہر کی اجازت کے بغیر باندھا اور اس کے شوہر نے منع کردیا تو وہ محصر ہ ہے۔ حجِ نفل کے لیے شوہر منع کرسکتا ہے اور حجِ فرض کے لیے منع نہیں کرسکتا۔

۹۔عورت نے بغیر شوہر یا محرم کے احرام باندھا: یہ عورت بھی محصر ہ ہے کہ اسے بغیر ان کے سفر حرام ہے۔

محصر کو یہ لازم ہے کہ وہ حرم میں کسی کے ذریعہ اپنے طرف سے قربانی کروادے۔ جب یہ قربانی ہوجائے گی اس کا احرام کھل جائے گا۔ بغیر اس کے احرام نہیں کھل سکتا۔ روزہ رکھنے یا صدقہ دینے سے کام نہیں چلے گا اگرچہ قربانی کی استطاعت نہ ہو۔ اس قربانی کے لیے حرم شرط ہے بیرونِ حرم نہیں ہوسکتی۔ دسویں گیارھویں بارھویں تاریخوں کی شرط نہیں پہلے اور بعد کو بھی ہوسکتی ہے۔

یہ ضروری ہے کہ قربانی کے بعد وہ احرام سے باہر ہو۔ اگر قربانی سے پہلے وہ احرام سے باہر ہوا تو دم واجب ہوگا۔ لہٰذا جس کو قربانی کے لیے کہے اس سے وقت مقرر کرلے اور مقررہ وقت کے بعد ہی احرام سے باہر ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ جب کسی ذریعہ سے معلوم ہوجائے کہ قربانی ہوگئی ہے تب ہی احرام سے نکلے تاکہ دم کی صورت نہ پیدا ہو۔ محصر کو احرام سے باہر آنے کے لیے حلق شرط نہیں مگر بہتر ہے۔

محصر نے اگر صرف حج یا صرف عمرہ کا احرام باندھا ہے تو ایک قربانی بھیجے اور قارن ہو تو دو بھیجے ایک سے کام

نہ چلے گا۔محصر نے قربانی نہیں بھیجی ویسے ہی گھر کو چلا آیا اور احرام باندھے ہوئے رہ گیا تو یہ بھی جائز ہے۔
محصر قربانی بھیج کر جب احرام سے باہر ہو گیا اب وہ اس کی قضا کرنا چاہتا ہے تو اگر صرف حج کا احرام تھا تو وہ ایک حج اور ایک عمرہ کرے گا۔اگر قران کا احرام تھا تو ایک حج دو عمرے کرے گا اس کو یہ اختیار ہے کہ قضا میں قران کرے پھر ایک عمرہ یا تینوں الگ الگ کرے اور اگر احرام عمرہ کا تھا تو صرف ایک عمرہ کرنا ہوگا۔اگر قارن نے عمرہ کرلیا اور وقوف عرفہ سے پیشتر محصر ہوا تو صرف ایک قربانی بھیجے اور حج کے بدلے ایک حج اور ایک عمرہ کرے دوسرا عمرہ اس پر نہیں۔
وہ سبب جس کی وجہ سے رکنا ہوا تھا اگر جاتا رہا اور اتنا وقت ہے کہ حج پالے گا تو جانا فرض ہے۔اب اگر گیا اور حج پالیا تو بہتر ورنہ عمرہ کرکے احرام سے باہر ہو جائے اور اگلے سال حج کی قضا کرے۔

۲۔حج فوت ہونے کا بیان

عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس کا وقوفِ عرفہ رات تک فوت ہو گیا تو اس کا حج فوت ہو گیا۔تو اب اسے چاہیے کہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور آئندہ سال حج کرے۔'' (دار قطنی)

وقوفِ عرفہ حج کا رکنِ اعظم ہے اور اس وقوف کا وقت ذی الحجہ کی نو تاریخ کو آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی طلوعِ فجر تک ہے۔اس دوران عرفات میں تھوڑی دیر ٹھہرنے سے بھی وقوف ہو جاتا ہے، خواہ اسے معلوم ہو کہ یہ عرفات ہے یا نہ معلوم ہو، ہوش میں ہو یا جنون و بے ہوشی میں یہاں تک کہ عرفات سے ہو کر جو گزر گیا اسے حج مل گیا بشرطیکہ احرام کی حالت میں ہو۔اس کا حج فاسد نہ ہوگا۔اور اگر کسی نے اس وقت کے دوران وقوفِ عرفہ نہ پایا تو اس کا حج فوت ہو گیا اب وہ طواف و سعی کرکے سر مونڈا کر یا بال کتروا کر احرام سے باہر ہو جائے اور آئندہ سال حج کی قضا کرے اور اس پر دم واجب نہیں۔جس کا حج فوت ہو گیا اس پر طوافِ رخصت نہیں۔
قارن کا حج فوت ہو گیا تو عمرہ کا طواف و سعی کرے پھر ایک اور طواف کرکے حلق کرے۔دوسرا طواف شروع کرتے ہی لبیک موقوف کردے اور آئندہ سال حج کی قضا کرے۔عمرہ کی قضا نہیں کیونکہ عمرہ کر چکا۔اس سے دمِ قران جاتا رہا۔عمرہ فوت نہیں ہو سکتا کہ اس کا وقت عمر بھر ہے۔

جس کا حج فوت ہو گیا اس کے لیے لازم ہے کہ وہ طواف و سعی کر کے احرام کھول دے اگر اس نے ایسا نہ کیا اور اسی احرام سے آئندہ سال حج کیا تو حج صحیح نہ ہوگا۔

۳۔حجِ بدل کا بیان

ارشاداتِ نبویہ

حدیث ۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو ان کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اس کے لیے دس حج کا ثواب لکھا جائے گا۔'' (دارقطنی)

حدیث ۲: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا تو مقبول ہوگا اور ان کی روحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ کے نزدیک نیکوکار لکھا جائے گا۔'' (دارقطنی)

حدیث ۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے، کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا، ہاں۔'' (بخاری، مسلم)

حدیث ۴: حضرت ابنِ رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''وہ نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے باپ بہت بوڑھے ہیں حج و عمرہ نہیں کر سکتے اور ہودج پر بھی بیٹھ نہیں سکتے، فرمایا اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرو۔'' (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

حجِ بدل کے شرائط

عبادت کی تین قسمیں ہیں:

(۱) بَدَنی (۲) مالی (۳) بَدَنی اور مالی دونوں کا مرکب

عبادتِ بَدَنی میں نیابت نہیں ہو سکتی۔ یعنی ایک کی طرف سے دوسرا ادا نہیں کر سکتا۔ جیسے نماز، روزہ۔

مالی عبادت میں نیابت ہوسکتی ہے، جیسے زکوٰۃ، صدقہ۔

جو عبادات بدَنی و مالی دونوں کامرکب ہے اس میں کوئی عاجز ہوتو اس کی طرف سے دوسرا کرسکتا ہے ورنہ نہیں، جیسے حج وعمرہ۔

ثواب پہنچانے میں کسی عبادت کی تخصیص نہیں ہر عبادت کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتے ہیں۔نماز، روزہ، صدقہ، حج، عمرہ تلاوتِ قرآن، ذکرو درود، تسبیح، زیارتِ قبور،، فرض، نفل سب کا ثواب زندے یا مردے کو پہنچاسکتے ہیں اور یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ فرض کا ثواب پہنچادیا تو اس کے اپنے پاس کیا رہ گیا کہ ثواب پہنچانے سے اپنے پاس سے کچھ نہ گیا۔لہٰذا فرض کا ثواب پہنچانے سے پھر وہ فرض عود نہ کرے گا کہ یہ تو ادا کرچکا اور اس کے ذمہ سے ساقط ہوچکا ورنہ ثواب کس شے کا پہنچاتا ہے۔اسی سے معلوم ہوگیا کہ مروّجہ فاتحہ جائز ہے کہ وہ ایصالِ ثواب ہے اور ایصالِ ثواب جائز بلکہ محمود و مستحسن ہے۔

جس پر حج فرض ہو اس کی طرف سے اگر حجِ بدل کیا جائے تو اس کی چند شرطیں ہیں اور اگر حج نفل ہو تو ان میں سے کوئی شرط نہیں:

۱۔حجِ بدل کرانے والے پر حج فرض ہو یعنی اگر فرض نہ تھا اور حجِ بدل کرایا تو حجِ فرض ادا نہ ہوا اگر بعد میں حج اس پر فرض ہوا تو یہ حج اس کے لیے کافی نہ ہوگا بلکہ اگر عاجز ہو تو پھر حج کرائے اور قادر ہو تو خود کرے۔

۲۔جس کی طرف سے حج کیا جائے وہ عاجز ہو یعنی وہ خود حج نہ کرسکتا ہو اگر اس قابل ہو کہ خود کرسکتا ہے تو اس کی طرف سے حجِ بدل نہیں ہوسکتا۔

۳۔وقتِ حج سے موت تک عذر برابر باقی رہے اگر درمیان میں اس قابل ہوگیا کہ خود حج کرسکتا ہے تو پہلے جو حجِ بدل کیا جاچکا ہے وہ اب ناکافی ہے۔ہاں اگر وہ کوئی ایسا عذر تھا جس کے جانے کی امید ہی نہ تھی اور اتفاقاً جاتا رہا تو وہ پہلا حج جو اس کی طرف سے کیا گیا کافی ہے۔مثلاً وہ نابینا ہے اور حج کرانے کے بعد انکھیارا ہوگیا تو اب دوبارہ حج کرنے کی ضرورت نہ رہی۔

۴۔جس کی طرف سے کیا جائے اس نے حکم دیا ہو بغیر اس کے حکم کے نہیں ہوسکتا۔ہاں وارث نے مورث کی طرف سے کیا تو اس میں حکم کی ضرورت نہیں۔

۵۔ مصارف اسی کے مال سے ہوں جس کی طرف سے حج کیا جائے۔ لہٰذا جس کو حج کا حکم دیا اگر اس نے اپنا مال صرف کیا حج بدل نہ ہوا۔

۶۔ جس کو حکم دیا وہی کرے دوسرے سے حج کرایا تو نہ ہوا۔ مگر مرنے والے نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے فلاں شخص حج کرے اور وہ مر گیا یا اس نے انکار کر دیا۔ اب دوسرے سے حج کرالیا گیا تو جائز ہے۔

۷۔ جس کا حجِ بدل کیا جائے اسی کے وطن سے حج کو جائے۔

۸۔ میقات سے حج کا احرام باندھے اگر اس نے اس کا حکم کیا ہو۔

اگر اسے حج کا حکم دیا گیا تو لازم ہے کہ وہ میقات سے حج کا احرام باندھے اگر اس نے حجِ تمتع کیا تو اسے چاہیے کہ وہ خرچ واپس کر دے کیوں کہ حجِ تمتع میں حج کا احرام حرم میں باندھا جاتا ہے۔ اگر آمر نے اسے حجِ تمتع کی اجازت دی ہو تو مضائقہ نہیں۔ حجِ بدل کرنے والا حج سے فارغ ہونے کے بعد اپنی طرف سے عمرہ کر سکتا ہے مگر اس کے اخراجات اسی کے ذمہ ہوں گے۔

۹۔ اس کی نیت سے حج کرے، افضل یہ ہے کہ زبان سے بھی لبیک عن فلاں کہہ لے اور اگر اس کا نام بھول گیا ہے تو یہ نیت کر لے کہ جس نے مجھے بھیجا ہے اس کی طرف سے کرتا ہوں۔ احرام باندھتے وقت یہ نیت نہ تھی کہ کس کی طرف سے حج کرتا ہوں تو جب تک حج کے افعال شروع نہ کیے اختیار رہے کہ نیت کر لے۔

حجِ بدل کے مسائل

افضل یہ ہے کہ ایسے شخص کو بھیجیں جو حج کے طریقے اور اس کے افعال سے آگاہ ہو اور وہ اپنا حجۃ الاسلام (حجِ فرض) ادا کر چکا ہو اور اگر ایسے کو بھیجا جس نے خود نہیں کیا ہے جب بھی حجِ بدل ہو جائے گا۔ حجِ بدل میں سب شرطیں جب پائی جائیں تو جس کی طرف سے کیا گیا اس کا فرض ادا ہوا اور یہ حج کرنے والا بھی ثواب پائے گا مگر اس حج سے اس کا حجۃ الاسلام ادا نہ ہوگا۔

ایک شخص ایک وقت میں صرف ایک ہی کا حجِ بدل کر سکتا ہے اگر اس نے ایک سے زیادہ کی نیت کی تو کسی کا بھی حجِ بدل نہ ہوا بلکہ اس حج کرنے والے کا ہوا۔ اس صورت میں اسے حجِ بدل کروانے والوں کے مصارف لوٹانے ہوں گے۔

اگر کوئی حج فرض ہونے کے بعد مجنوں ہو گیا تو اس کی طرف سے حج بدل کرایا جا سکتا ہے۔

افضل یہ ہے کہ جسے حجِ بدل کے لیے بھیجا جائے وہ حج کر کے واپس آئے اور جانے آنے کے مصارف بھیجنے والے پر ہیں۔ اگر وہ وہیں رہ گیا جب بھی جائز ہے، مگر اب واپسی کا خرچ بھیجنے والے پر نہیں۔

جس پر حج فرض ہو یا قضا یا منّت کا حج اس کے ذمہ ہو اور موت کا وقت قریب آ گیا تو واجب ہے کہ وصیت کر جائے۔ جس پر حج فرض ہے اور ادا نہ کیا نہ وصیت کی تو بالا جماع گنہگار ہے۔ اگر وارث اس کی طرف سے حج بدل کرانا چاہے تو کرا سکتا ہے۔ ان شاء اللہ امید ہے کہ ادا ہو جائے اور اگر وصیت کر گیا تو تہائی مال سے کرایا جائے۔ تہائی مال کی مقدار اتنی ہو کہ وطن سے حج کے مصارف کے لیے کافی ہے تو وطن ہی سے آدمی بھیجا جائے ورنہ جہاں سے ہو سکے۔ اور اگر وہ تہائی رقم بیرونِ میقات کہیں سے بھی کافی نہیں تو وصیت باطل ہو جائے گی۔

مصارفِ حج سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی سفر میں ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً کھانا، پانی، راستہ میں پہننے کے کپڑے، احرام کے کپڑے، سواری کا کرایہ، مکان کا کرایہ، کھانے پینے کے برتن، سر میں ڈالنے کا تیل، کپڑے دھونے کے لیے صابن، حجامت کی بنوائی، غرض جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کے اوسط درجے کے اخراجات کہ نہ فضول خرچی ہو نہ بہت کمی اور اس کو یہ اختیار نہیں کہ اس مال میں سے خیرات کرے یا کھانا فقیروں کو دیدے یا کھاتے وقت دوسروں کو بھی کھلائے۔ ہاں اگر بھیجنے والے نے ان امور کی اجازت دیدی ہو تو کر سکتا ہے۔ حج سے واپسی کے بعد جو کچھ بچا واپس کر دے۔ اسے رکھ لینا جائز نہیں اگرچہ وہ کتنی ہی تھوڑی سی چیز ہو۔ حجِ بدل کرنے والا اجرت نہیں لے سکتا۔

۴۔ والدین سے پہلے حج کرنے کا حکم

عوام میں یہ مشہور ہے کہ کسی کے ماں باپ نے اگر حج نہیں کیا تو اس کا حج نہیں ہو سکتا اور یہ کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے اپنے والدین کو حج کرائے۔ یہ غلط ہے۔ اگر کوئی شخص صاحبِ استطاعت ہو تو حج اسی پر فرض ہے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ فوراً اپنا حج ادا کرے، بلا عذر تاخیر گناہ ہے۔ ہاں اگر وہ اپنے ساتھ اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو لے جانے کی استطاعت رکھتا ہے تو انھیں بھی حج کرا دے۔

۵۔قربانی کے کوپن کا حکم

سعودی گورنمنٹ نے چند سالوں سے اجتمائی قربانی کا طریقہ رائج کیا ہے۔لوگ بینک میں پیسہ جمع کر کے کوپن خرید لیتے ہیں اور پھر ان کی طرف سے سعودی گورنمنٹ قربانی کروا دیتی ہے۔ حاجی کو ایک وقت بتا دیا جاتا ہے کہ اِس وقت اُس کے نام کی قربانی ہوگی تا کہ وہ حلق یا تقصیر کرلے۔ یہ طریقہ یوں تو سہل معلوم ہوتا ہے،مگر جب اس پر غور کیا جائے تو کافی نقصانات سامنے آتے ہیں۔

۱۔جب جانوروں کی اس بڑے پیمانے پر خرید ہو تو ممکن ہے کہ کچھ جانور ایسے بھی آ جائیں جن میں وہ نقص موجود ہو جس سے جانور قربانی کے لائق نہیں رہتا۔ چوں کہ یہ جانور دوسرے مما لک سے خریدے جاتے ہیں، دورانِ سفران میں عیب پیدا ہونے کا خطرہ موجود ہوتا ہے۔خدانخواستہ کوئی عیب دار جانور جیسے سینگ ٹوٹا ہوا،لنگڑا یا آنکھ سے معذور وغیرہ اگر آپ کے نام سے ذبح کردیا گیا تو آپ کی قربانی ہوگی ہی نہیں۔

۲۔اگر کسی وجہ سے آپ کی قربانی میں تاخیر ہوجائے اور آپ قربانی سے پہلے حلق یا تقصیر کرلیں اس صورت میں آپ کے ذمہ دم واجب ہوگا اور آپ کو پتہ بھی نہ چلے گا۔

۳۔آپ قربانی کے وقت اپنے جانور کے پاس موجود نہیں رہ سکتے۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان پر کہ اپنے جانور خود ذبح کرو یا کم از کم قربانی کے وقت اپنے جانور کے پاس موجود رہو پر آپ عمل نہ کرسکیں گے۔ جب ہم اپنے شہر میں حتی المقدور بذاتِ خود اچھے جانور خرید کر بڑے اہتمام کے ساتھ اللہ کی راہ میں قربانی کرتے ہیں تو حرم میں یہ کوتاہی کیوں؟ جب کہ وہاں ثواب ایک لاکھ گنا زیادہ ہے۔

۴۔سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ نجدی حکومت عموماً مذہبی امور کو انجام دینے کے لئے ایسے افراد مقرر کرتی ہے جو وہابی عقائد کے ماننے والے ہوتے ہیں لہٰذا ظنِّ غالب یہی ہے کہ وہاں جانور ذبح کرنے کے لئے بھی بدعقیدہ افراد متعین کیے جاتے ہوں گے ایسی صورت میں قربانی ہی صحیح نہ ہوگی اور حاجی احرام سے نکل ہی نہ سکے گا۔

ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ خود بازار سے خوبصورت تندرست اور بے عیب جانور خریدیں اور اگر ہوسکے تو اپنے ہاتھوں سے یا کم از کم اپنی موجودگی میں اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی کریں، ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔کسی کے ڈرانے بہکانے میں نہ آئیں اخلاص کے ساتھ کوشش کریں اللہ تعالیٰ سب آسان فرما دے گا۔

۶۔قصر نماز کا بیان

جو شخص تین دن کی راہ یعنی ۹۲ کیلومیٹر یا اس سے زیادہ کی مسافت کے ارادے سے آبادی سے باہر ہو جائے وہ مسافرِ شرعی ہے۔اس پر واجب ہے کہ وہ اپنی نمازیں دورانِ سفر قصر کرے۔یعنی ظہر،عصر اور عشاء میں چار رکعت فرض کے بجائے وہ صرف دو رکعت پڑھے اور وہ جہاں ٹھہرے اگر وہاں اس کی نیت پندرہ دن سے کم رہنے کی ہے اور وہاں اس کا مستقل مکان وغیرہ نہیں ہے تو دورانِ قیام بھی نمازیں قصر کرے۔

آج کل حرمین شریفین کا سفر تقریباً ۴۰ سے ۵۰ دنوں کا ہوتا ہے۔اگر حاجی ابتدائی فلائٹ سے روانہ ہوتا ہے تو اسے سیدھے مدینہ منورہ لے جاتے ہیں جہاں اس کا قیام ۱۵ دنوں سے کم ہوتا ہے،اور اس کی حیثیت مسافر کی ہوتی ہے اس لئے وہ اپنی نمازیں قصر کرے۔بالفرض اگر حاجی کو پہلے چند دنوں کے لئے مکہ لے جائیں اور پھر مدینہ منورہ کا سفر ہو تو یہ دیکھا جائے گا کہ مدینہ طیبہ کے سفر سے پہلے مکہ میں وہ کتنے دن قیام کرے گا۔اگر یہ قیام ۱۵ دنوں سے کم ہے تو یہاں بھی نمازیں قصر کرے گا۔

جو لوگ آخری فلائٹ سے جاتے ہیں،وہ حج سے صرف چند روز پہلے مکۂ معظّمہ پہنچتے ہیں اور پھر انھیں منیٰ، عرفات وغیرہ کا سفر کرنا ہوتا ہے یہ لوگ بھی ۱۵ دن یا اس سے زیادہ مکۂ معظّمہ میں نہیں رکتے لہٰذا یہ حضرات منیٰ کی روانگی سے قبل مکہ اس کے بعد منیٰ،عرفات،مزدلفہ اور پھر منیٰ میں بھی قصر کریں گے۔اور جب منیٰ سے بارہ یا تیرہ ذی الحجہ کو مکۂ معظّمہ واپس آئیں گے اس وقت سے اگر پندرہ دن یا اس سے زائد مکۂ معظّمہ میں ٹھہرنا ہے تو مقیم ہو جائیں گے ورنہ یہاں بھی مسافر ہی رہیں گے۔اور جنھیں منیٰ روانہ ہونے یعنی ۸ ذی الحجہ سے قبل مکۂ معظّمہ میں پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھہرنا ہے وہ شرعاً مقیم ہیں انھیں نماز پوری پڑھنی ہوگی اور وہ جب مکۂ معظّمہ میں مقیم ہوگئے تو منیٰ،عرفات وغیرہ میں بھی قصر نہیں کریں گے،کیوں کہ ان کے درمیان مسافت سفر نہیں۔یہ مسئلہ خوب ذہن نشین کرلیں اکثر لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں۔

مسافر کے لئے واجب ہے کہ وہ چار رکعت والی فرض نمازوں میں قصر کرے۔اگر وہ پوری نماز پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔ہاں اگر وہ مقیم امام کی اقتدا کرتا ہے تو پوری نماز پڑھے گا۔جو ایامِ نحر میں مسافر ہو اس پر عید والی قربانی واجب نہیں۔دورانِ سفر جو نمازیں چھوٹ جائیں ان کی قضا کرتے وقت قصر کرنا ہوگا۔

۷۔ نمازی کے آگے سے گزرنے کا حکم

اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی میں نمازی کے آگے سے گذرنا جائز ہے، حالاں کہ ایسا کرنا بہت سخت گناہ ہے۔

مسجدِ حرام میں کوئی نماز پڑھتا ہو تو اس کے آگے سے صرف طواف کرنے والے گزر سکتے ہیں دوسروں کے لیے یہ جائز نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”کوئی اگر جانتا کہ اپنے اس بھائی کے سامنے سے جو حالتِ نماز میں ہے گذرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔“ (ابنِ ماجہ)

اگر کوئی شخص مکان یا کسی چھوٹی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہو تو قدم سے لے کر دیوارِ قبلہ تک اس کے آگے سے نکلنا جائز نہیں جب تک کہ بیچ میں کوئی سترہ نہ ہو۔ اور اگر وہ نماز کسی بڑی مسجد میں یا میدان میں پڑھتا ہے تو قدم سے صرف موضعِ سجود تک نکلنا جائز ہے۔ اس کے باہر سے گزر سکتا ہے۔

بڑی مسجد وہی مسجد ہے جس میں صحراء کی طرح صفیں متصل ہوں جیسے مسجدِ خوارزم کہ جو سولہ ہزار ستونوں پر ہے باقی عام مساجد اگر چہ دس ہزار گز مکسر (مربع) ہوں وہ تمام چھوٹی مسجد کے حکم میں ہیں ان مساجد میں قبلے کی دیوار تک بلا حائل نمازی کے آگے سے گذرنا جائز نہیں۔ موضعِ سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ یعنی جہاں سجدے میں اس کی پیشانی ہوگی وہاں اپنی نگاہِ خاص جمائے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ موضعِ سجود ہے۔

هٰكَذَا قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رَضَا رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الْفَتَاوٰى الرِّضْوِيَةِ مُلَخَّصًا

نمازیوں کو بھی اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ بغیر سترہ قائم کئے وہ ایسی جگہ نماز شروع نہ کریں جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو۔ سترہ ایک ہاتھ اونچا اور ایک انگل کے برابر موٹا ہو۔

۸۔مسجد میں موبائل کا استعمال

مسجد میں دنیا کی جائز و مباح باتیں بھی کرنے کی اجازت نہیں کیوں کہ ارشاد فرمایا کہ مسجد میں دنیا کا کلام نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو،مگر بہتوں کو دیکھا گیا ہے کہ خاص مسجدِ حرام شریف میں بیٹھ کر یا دورانِ طواف اس طرح دنیاوی باتیں کرتے ہیں جیسے گھروں اور بازاروں میں گفتگو کرتے ہیں اور اب تو موبائل ہو گیا ہے لوگ دورانِ طواف بھی بلا جھجک ہر طرح کی باتیں کرتے ہیں اور ذرّہ برابر انھیں لحاظ نہیں ہوتا کہ یہاں ایک گناہ بھی ایک لاکھ گناہ کے برابر ہے۔یہ لازم ہے کہ مسجدوں میں دنیا کی بات کرنے سے پرہیز کریں خواہ آپس میں گفتگو کرنا یا موبائل پر بہر حال ممنوع ہے۔مسجدِ حرام میں اس کا خصوصی خیال رکھیں بلکہ ممکن ہو تو مسجد میں موبائل نہ لیجائیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو مسجد میں داخلے سے قبل اسے بند کر دیں۔ بالفرض موبائل بند کرنا بھول گئے اور وہ بجنے لگے،اور آپ اگر نماز کی حالت میں نہیں ہیں تو اسے فوراً بند کر دیں اور اگر آپ نماز کی حالت میں ہیں اور یہ ممکن ہے کہ موبائل معمولی حرکت (عملِ قلیل) سے بند کیا جا سکتا ہے تو اسے بند کر دیں اور اگر عملِ قلیل سے اسے بند نہ کیا جا سکے تو اسے بند کرنے کے لیے عملِ کثیر نہ کیا جائے کیوں کہ عملِ کثیر سے نماز فاسد ہو جائے گی۔موبائل بند کرنے کے لیے نماز فاسد کرنا درست نہیں۔ہاں نماز سے فارغ ہوتے ہی موبائل بند کر دیا جائے۔اوپر بیان کی گئی تینوں حالتوں میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کریں کہ مسجد میں فون بجنے سے اس کے گھر کا تقدس پامال ہوا اور دوسرے نمازیوں کو خلل ہوا۔یہی حکم تمام مساجد کا ہے۔

۹۔مسجد میں سوال کرنے والے کو دینے کا حکم

مسجد میں اپنے لئے سوال کرنا ناجائز و حرام ہے۔اگر کوئی اپنے لئے سوال کرے تو اس کو خیرات دینا بھی منع ہے۔اگر کسی نے ایک روپیہ مسجد میں اپنے لئے مانگنے والے کو دیا تو وہ بطورِ کفّارہ ۷۰ روپے اور خیرات کرے۔مسجدِ حرام میں اکثر سوالی دکھائی دیتے ہیں اور لوگ باعثِ ثواب سمجھ کر ان کی مدد کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ گناہ ہے اس سے آپ بچیں۔ہاں مسجد کے باہر فقیروں اور مسکینوں کی مدد کارِ خیر ہے۔

۱۰۔دوسروں کے جوتے چپل استعمال کرنا

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ لوگ مسجدِ حرام و مسجدِ نبوی میں داخل ہوتے وقت اپنے جوتے/چپل بڑی لاپرواہی سے دروازے پر اتار دیتے ہیں اور پھر باہر نکلتے وقت (بھلے ہی وہ دوسرے دروازے سے باہر نکلیں) جو جوتے/چپل سامنے پڑے ہوتے ہیں بڑی بے تکلفی سے پہن کر چل دیتے ہیں۔ایسا ہرگز نہ کیا جائے، بلکہ مسجد میں جوتے/چپل احتیاط کے ساتھ کسی محفوظ جگہ پر رکھ دیے جائیں اور لوٹتے وقت انہیں کا استعمال کیاجائے۔

آپ کے رکھے ہوئے جوتے اگر کوئی لے جائے تب بھی آپ کسی اور کے جوتے/چپل نہیں لے سکتے خواہ وہ دوسرے کے جوتے/چپل آپ کے جوتے/چپل کے مانند ہی کیوں نہ ہوں۔ بلکہ یہ گمان بھی اگر غالب ہو کہ وہ آپ کے جوتے غلطی سے اپنے سمجھ کر لے گیا اور اپنے چھوڑ گیا تب بھی آپ اس کے چھوڑے ہوئے جوتے/چپل استعمال نہیں کر سکتے۔ہاں گر آپ کے اچھے جوتے/چپل کوئی قصداً لے گیا اور اپنا خراب جوتا چھوڑ گیا اور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے قصداً ایسا کیا ہے دھوکے سے نہیں ہوا ہے تو خراب والا آپ پہن سکتے ہیں۔ یہ احکام ہر جگہ کے لیے ہے حرمین شریفین میں اس کا خصوصی خیال رکھیں۔

۱۱۔جنت المعلیٰ اور جنت البقیع کی حاضری

جنت المعلیٰ اور جنت البقیع کی حاضری کے وقت آپ دیکھیں گے کہ وہاں کچھ گائیڈ ہوتے ہیں جو زائرین کو قبرستان کا دورہ کراتے ہیں اور مختلف صحابۂ کرام کے مزاروں کی نشاندہی کرتے ہیں۔حالانکہ نجدی حکومت نے قبرستان میں نئے راستے بنانے کے لئے صحابۂ کرام اور بزرگوں کی قبروں کو مسمار کر کے زمین کے برابر کر دیا ہے تو ممکن ہے کہ آپ قبرستان کا چکر لگانے میں اُن بزرگوں کی قبروں کو روندتے پھریں اور یہ جائز نہیں لہٰذا بہتر یہ ہے کہ آپ قبرستان کے دروازے کے نزدیک کھڑے ہو کر جملہ صحابۂ کرام و تابعینِ عظام، ائمہ و صلحاء اور تمام مدفونین مؤمنین و مؤمنات کو سلام پیش کریں اور انھیں ثواب نذر کریں۔جنت البقیع کی حاضری کا طریقہ مدینہ طیبہ کے بیان میں مذکور ہوگا۔

تنبیہ: آج کے دور میں حرمین شریفین کے شاندار بازار زائرین کے لیے امتحان گاہ بنے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ اپنی عبادات سے غافل ہو کر ان بازاروں میں گشت کرتے ہیں اور ان میں اکثریت خواتین کی ہوتی ہے۔ جن میں سے اکثر بے پردہ خریداری اور کھانے پینے سے لطف اندوز ہوتی نظر آتی ہیں۔ بلکہ لوگ گروپ بنا کر جدہ کے بازاروں کا بھی چکر لگاتے ہیں۔ کاش ہمارے یہ بھائی بہن اپنے اس محرومی کا اندازہ کرتے جو وہ عبادت سے غافل ہو کر اٹھا رہے ہیں۔ آج ہر قسم کی امپورٹیڈ چیزیں اپنے وطن میں سعودی کی بنسبت کم داموں میں دستیاب ہیں۔ تو ان چیزوں کے لئے حرمین شریفین میں وقت ضائع کرنا کہاں کی عقلمندی ہے ؟

آپ کو یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ یہ موقع بار بار نہیں ملتا۔ صاحبِ استطاعت کے لیے بھی یہ ضروری نہیں کہ اگلے سال اس کی زندگی وفا کرے اور اسے حرمین شرفین کی حاضری پھر نصیب ہو۔ لہٰذا وہ اس موقع کو غنیمت جانے۔

مکۂ معظّمہ میں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے اور مدینہ منورہ میں ایک نیکی پچاس ہزار کے برابر ہے۔ بلکہ مکۂ معظّمہ میں ایک گناہ بھی ایک لاکھ کے برابر ہے اور یہاں ارادۂ گناہ پر بھی پکڑ ہے۔ اگر آپ اس سفر میں اپنا وقت ضائع کریں گے تو یہ بڑا ہی خسارہ ہے۔ علماءِ کرام فرماتے ہیں کہ حرمین شریفین میں اور اس سفر کے دوران ضرورت سے زیادہ کھانے، سونے اور بات چیت سے پرہیز کریں اور اپنا زیادہ تر وقت طوافِ کعبہ و تلاوتِ قرآن اور درود شریف پڑھنے میں صرف کریں۔ مکۂ معظّمہ اور مدینۂ طیبہ میں کم از کم ایک ایک ختمِ قرآن مجید سے محروم نہ رہیں۔ ان شاء اللہ فیضیاب ہوں گے۔

آج کل حج کے لیے ٹور (Tour) سے جانے والوں کو تھری اسٹار اور فائیو اسٹار ہوٹلوں میں ٹھہرایا جاتا ہے جہاں ہر کمرہ میں زائرین کو ٹی وی اور کیبل بھی مہیا کیا جاتا یا کم از کم استقبالیہ میں ٹی وی نسب ہوتا ہے۔ اکثر حاجی وقت گذاری کے لیے ان کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ ناجائز و حرام ہے۔ اس کے استعمال کو ہر جگہ ممنوع بتایا گیا ہے، حدودِ حرم میں اس کا حکم اور سخت و اشد ہے کہ وہاں کا ایک گناہ ایک لاکھ گناہوں کے برابر ہے۔

مکۂ معظّمہ کی زیارت گاہیں

جبلِ ابو قبیس: یہ پہاڑ صفا کے نزدیک خانۂ کعبہ کے بالکل سامنے ہے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے اسی پہاڑ سے چاند کو دو ٹکڑے فرمایا تھا اس پہاڑ پر ایک چھوٹی سی مسجد تھی جو مسجدِ بلال کے نام سے مشہور تھی اب اسے شہید کر کے وہاں نجدی بادشاہ کا محل تعمیر کر دیا گیا ہے۔

مَولَدُالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم: یعنی وہ مکان جہاں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ ہوئی تھی یہ جگہ جبلِ ابو قبیس کے دامن میں واقع ہے، اب وہاں ایک منزلہ عمارت ہے جس میں کتب خانہ ہے یہاں پہنچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ صفا و مروہ کے درمیان جو دروازے ہیں ان میں سے کسی سے حرم سے باہر آئیں اور سامنے چلیں تو دو فرلانگ پر یہ مقدس مقام ہے۔اس کی زیارت سے نجدی شُرطے روکتے ہیں مگر آپ اس سے محروم نہ رہیں۔

دارُ خُدَیجۃِ الکبریٰ: ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مکان جہاں حضرت فاطمۃ الزہرا، حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت اُمِ کلثوم، حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہم کی ولادت ہوئی تھی۔یہ جگہ مروہ سے قریب ہے۔حرم شریف سے مروہ کی سمت باہر نکلیں گے تو سامنے چھپرا مارکیٹ ہے۔اس بازار میں داخل ہوتے ہی دائیں جانب زرگروں کی پہلی گلی میں یہ مکان ہے اب یہاں پر دارالحفاظ قائم کر دیا گیا ہے۔

جنۃ المعلی: مکۂ معظّمہ کا مشہور تاریخی قبرستان ہے اس کی زیارت مستحب ہے یہاں بہت سے صحابہ کرام و صحابیاتِ عظام جلیل القدر علمائے کرام و اولیاء عظام رضی اللہ عنہم آرام فرما ہیں۔اس قبرستان کے شمال میں چھوٹے احاطہ میں حضرت ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اجداد کی قبریں ہیں اس قبرستان کے پرانے جنوبی حصہ میں مشہور صحابہ کرام خصوصاً حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم آرام فرما ہیں۔

جبلِ نور: مکّہ شریف سے منیٰ جاتے ہوئے راستے میں بائیں طرف یہ پہاڑ شہر سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کی چوٹی پر وہ مقدس غار ہے جو غارِ حرا کے نام سے مشہور ہے جس میں اعلانِ نبوت سے پہلے طویل مدت تک حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبادت فرماتے رہے اور یہیں سب سے پہلی وحی ''**اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الاية**'' نازل ہوئی۔ یہاں اور جبلِ ثور پر جانے سے لوگ روکتے ہیں ان کی ہر گز نہ سنیں اور فیوض و برکات سے محروم نہ رہیں۔

جبلِ ثور: مکۂ معظّمہ سے تقریباً چھ کلومیٹر کے فاصلے پر یہ پہاڑ واقع ہے۔ اسی کی چوٹی کے قریب غارِ ثور ہے جس میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے یارِ غار سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے موقع پر تین رات قیام فرمایا تھا۔

مسجد جن: مسجدِ جن جنۃ المعلی کے قریب ہے یہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنوں سے بیعت لی تھی۔

مسجد رایه: یہ مسجد جنۃ المعلی کے راستہ میں مسجدِ جن کے قریب ہے۔ رایہ کے معنیٰ جھنڈا ہے، یہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن جھنڈا نصب فرمایا تھا۔

مسجد شجرہ: یہ مسجد، مسجدِ جن کے سامنے تھی اب نجدی حکومت نے اس کا نام ونشان مٹا دیا ہے اور وہاں فلائی اُوربریج کا پیلر (Pillar) ہے، یہ وہ مبارک مقام ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر ایک درخت زمین چیرتا ہوا حاضرِ خدمت ہوا تھا اور حضور کے نبی ہونے کی گواہی دی تھی پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اپنی جگہ واپس چلا گیا تھا۔

مسجد عائشة: یہ مسجد تنعیم میں ہے یہاں عمرہ کے لیے احرام باندھتے ہیں۔ یہ مدینہ منورہ کے روڈ پر حدودِ حرم سے باہر ہے۔ یہاں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق عمرہ کا احرام باندھا تھا اور تنعیم ہی میں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو پھانسی دی گئی تھی۔

مزارِ حضرت میمونة: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا مزارِ پاک مکۂ معظّمہ سے تقریباً پندرہ کلومیٹر دور مدینہ منورہ کی سڑک کے کنارہ بڑے احاطہ میں واقع ہے۔ اس جگہ کا نام سَرِف ہے۔

مسجدِ خیف: یہ منیٰ کی سب سے بڑی مسجد ہے یہاں بہت سارے انبیاء کرام علیہم السلام نے نمازیں ادا کی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ حَرَمِكَ وَحَرَمِ حَبِیْبِكَ بِجَاهِهٖ عِنْدَكَ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَابْنِهٖ وَحِزْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

نقشۂ مسجدُ الحرام ۔ مکہ مکرّمہ
سڑک
میدان
میدان
سڑک
دوکانیں
غسل خانے
باب مراد
باب محصب
باب عرفہ
باب منیٰ
باب قریش
کوہِ مروہ
باب مروہ
باب مدعیٰ
باب معلیٰ
باب الحجون
باب بنی شیبہ
باب السلام
باب النبی
باب عباس
باب علی
باب ہاشم
باب الارقم
کوہِ صفا
باب حدیبیہ
باب القدوس
باب الندوہ
باب الفتح
باب المدینہ
باب شامیہ
باب فاروق
باب القرہ
مینارہ
مینارہ
برآمدے
مطاف
حطیم
میزاب رحمت
خانۂ کعبہ
مقام ابراہیم
باب کعبہ
ملتزم
زمزم
رکنِ اسود
مطاف
مکبّر
باب شبیکہ
باب ابراہیم
باب ابی بکر
باب فہد
باب الہجرہ
باب الوداع
باب ام ہانی
مینارہ
مینارہ
برآمدے
برآمدے
باب اجیاد
باب بلال
باب حنین
باب اسمٰعیل
باب صفا
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
اسپتال
سڑک

افعالِ عمرہ ایک نظر میں

۱: احرامِ عمرہ

یہ عمرہ کی شرط ہے

۲: طوافِ کعبہ

یہ عمرہ کا رکن (فرض) ہے

۳: رمل واضطباع

یہ سنت ہیں

۴: صَفا مَروہ کی سعی

یہ عمرہ کا واجب ہے

۵: حلق یا تقصیر

یہ بھی عمرہ کا واجب ہے

افعالِ حجِ افراد ایک نظر میں

۱ :احرامِ حج......................... یہ شرط ہے
۲ :طوافِ قدوم .ی........................ہ سنت ہے
۳ :وقوفِ عرفہ .... یہ رکن (فرض) ہے
۴ :وقوفِ مزدلفہ..................... یہ واجب ہے
۵ :رمیِ جمار........................ یہ واجب ہے
۶ :قربانی.......................... یہ مستحب ہے
۷ :سر کے بال منڈانا یا کتروانا......... یہ واجب ہے
۸ :طوافِ زیارت.............. یہ رکن (فرض) ہے
۹ :سعی ۱ے .... یہ واجب ہے
۱۰ :طوافِ وداع...................... یہ واجب ہے

۱ے افراد اور قران کرنے والے طوافِ زیارت کے بعد والی سعی اگر چاہیں تو طوافِ قدوم مع رمل واضطباع کے بعد اور تمتع کرنے والے یہ سعی حج کا احرام باندھ کر ایک نفل طواف مع رمل واضطباع کے بعد کر سکتے ہیں۔

افعالِ حجِ قران ایک نظر میں

۱ :احرامِ حج وعمرہ......................یہ شرط ہے
۲ :طوافِ عمرہ......................یہ رکن (فرض) ہے
۳ :رمل واضطباع......................یہ سنت ہیں
۴ :سعی.............................یہ واجب ہے
۵ :طوافِ قدوم......................یہ سنت ہے
۶ :وقوفِ عرفہ......................یہ رکن (فرض) ہے
۷ :وقوفِ مزدلفہ......................یہ واجب ہے
۸ :رمیِ جمار ی......................ہ واجب ہے
۹ :قربانی ....یہ واجب ہے
۱۰ :سر کے بال منڈانا یا کتروانا........یہ واجب ہے
۱۱ :طوافِ زیارت..............ہ رکن (فرض) ہے
۱۲ :سعی.........................یہ واجب ہے
۱۳ :طوافِ وداع......................یہ واجب ہے

افعالِ حجِ تمتع ایک نظر میں

۱ :احرامِ عمرہ .... یہ شرط ہے
۲ :طوافِ عمرہ .... یہ رکن (فرض) ہے
۳ :رمل واضطباع .... یہ سنت ہیں
۴ :عمرہ کی سعی .... یہ واجب ہے
۵ :سر کے بال منڈانا یا کتروانا .... یہ واجب ہے
٦ :حج کا احرام باندھنا .... یہ شرط ہے
۷ :وقوفِ عرفہ .... یہ رکن (فرض) ہے
۸ :وقوفِ مزدلفہ .... یہ واجب ہے
۹ :رمیِ جمار .... یہ واجب ہے
۱۰ :قربانی .... یہ واجب ہے
۱۱ :سر کے بال منڈانا یا کتروانا .... یہ واجب ہے
۱۲ :طوافِ زیارت .... یہ رکن (فرض) ہے
۱۳ :سعی .... یہ واجب ہے
۱۴ :طوافِ وداع .... یہ واجب ہے

مناسکِ حج ایک نظر میں

حج کا پہلا دن ۸۔ ذوالحجہ	حج کا دوسرا دن ۹۔ ذوالحجہ
مکہ سے طلوعِ آفتاب کے بعد منیٰ کو روانگی	فجر کی نماز منیٰ میں ادا کر کے طلوعِ آفتاب کے بعد عرفات کو روانگی
	ظہر کی نماز تنہا یا اپنی جماعت سے ادا کرنا
منیٰ میں آج ظہر عصر مغرب عشاء کی نمازیں پڑھنا	وقوفِ عرفات
	عصر کی نماز تنہا یا اپنی جماعت سے عصر کے وقت میں ادا کرنا
	غروبِ آفتاب کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کو روانگی
	مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں مزدلفہ میں ایک ساتھ ادا کرنا
رات منیٰ میں قیام	رات مزدلفہ میں قیام

مناسکِ حج ایک نظر میں

حج کا تیسرا دن ۱۰۔ذوالحجہ	حج کا چوتھا دن ۱۱۔ذوالحجہ	حج کا پانچواں دن ۱۲۔ذوالحجہ
مزدلفہ سے نمازِ فجر کے بعد طلوعِ آفتاب سے پہلے منیٰ کو واپسی	منیٰ میں زوال کے بعد پہلے جمرۃ اولیٰ (چھوٹے شیطان) کی پھر جمرۃ وسطیٰ (منجھلے شیطان) کی پھر جمرۃ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کرنا	منیٰ میں زوال کے بعد پہلے جمرۃ اولیٰ (چھوٹے شیطان) کی پھر جمرۃ وسطیٰ (منجھلے شیطان) کی پھر جمرۃ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کرنا
پہلے جمرۃ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کرنا پھر قربانی کرنا پھر حلق یا تقصیر کے ذریعہ احرام سے باہر ہونا طوافِ زیارت کو مکہ جانا	طوافِ زیارت اگر کل نہیں کیا تھا تو آج کرنا	طوافِ زیارت اگر اب تک نہیں کیا تو آج غروب آفتاب سے پہلے کرنا
رات منیٰ میں قیام کرنا	رات منیٰ میں قیام کرنا	مغرب سے پہلے منیٰ کی حد سے باہر ہونا

مدینۂ طیبہ کی فضیلت

مدینۂ منورہ وہ بابرکت اور فضیلت والا شہر ہے کہ جمہور علماءِ کرام نے اس کو مکۂ معظّمہ سے بھی افضل بتایا ہے۔ یہ وہ مقدس شہر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا ہے۔ مگر اس کی عظمت اور فضیلت کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ وہ مدینۃُ الرسول اور ہجرت گاہِ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ یہ وہ مقدس سرزمین ہے جہاں تاج دارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرما ہیں۔ یہ وہ شہر ہے جو تمام عالم کے مسلمانوں کی عقیدت کا مرکز ہے اور عشّاقِ رسول کی تمنّا گاہ ہے۔ ہر مسلمان وہاں کی حاضری کو باعثِ سعادت سمجھتا ہے اور یہ تمنّا رکھتا ہے کہ مدینۂ طیبہ ہی اس کا مدفن ہو۔ اس کی گلی گلی اور کوچہ کوچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکتوں سے مالامال ہے۔ اس کی عظمت کا اندازہ یوں لگائیں کہ اس کی گلیوں میں اولیاءِ کرام نے کبھی جوتے استعمال نہیں کئے۔ اس عظمت والے شہر میں اگر ہم گنہ گار غلام سر کے بل بھی چلیں تو کم ہے۔

؎ حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا ... ارے سر کا موقع ہے وہ جانے والے

مدینۂ منورہ کی فضیلت کا خیال کرتے ہوئے اس کی گلیوں میں تھوکنے اور ناک صاف کرنے سے بھی بچیں کہ نہ جانے کس جگہ کو ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدمِ مبارک نے شرف بخشا ہو۔

ارشاداتِ نبویہ

حدیث ۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”مدینہ کی تکلیف وشدّت پر میری اُمّت میں سے جو کوئی صبر کرے قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا“ (مسلم)

حدیث ۲: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”مدینہ لوگوں کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔ مدینہ کو جو شخص بطورِ اعراض چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے لائے گا جو اس سے بہتر ہوگا، اور مدینہ کی تکلیف ومشقت پر جو ثابت قدم رہے گا روزِ قیامت مَیں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا“۔ (مسلم)

حدیث ۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث ۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ جب شروع شروع میں پھل دیکھتے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرتے۔ حضور اسے لے کر یہ کہتے الٰہی تو ہمارے لیے ہماری کھجوروں میں برکت دے اور ہمارے لیے ہمارے مدینہ میں برکت کر اور ہمارے صاع و مد میں برکت کر۔ یا اللہ بے شک ابراہیم تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بے شک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ کے لیے دعا کی اور میں مدینہ کے لیے تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ اسی کے مثل جس کی دعا مکہ کے لیے انہوں نے کی اور اتنی ہی اور (یعنی مدینہ کی برکتیں مکہ سے دوچند ہوں) پھر جو چھوٹا بچہ سامنے ہوتا اسے بلا کر وہ کھجور عطا فرما دیتے۔ (مسلم)

حدیث ۵: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا اے اللہ تو مدینہ کو ہمارا محبوب بنا دے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے لیے درست فرما دے اور اس کے صاع و مد میں برکت عطا فرما اور یہاں کے بخار کو منتقل کر کے جحفہ میں بھیج دے۔ (مسلم)

یہ دعا اس وقت کی تھی جب ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے اور یہاں کی آب و ہوا صحابۂ کرام کو ناموافق ہوئی کہ اس دعا سے پیشتر یہاں وبائی بیماریاں بکثرت ہوتی تھیں۔

حدیث ۶: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اہلِ مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا ایسے گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

حدیث ۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو اہلِ مدینہ کو ایذا دے گا اللہ اسے ایذا دے گا اور اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل۔'' (طبرانی)

حدیث ۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسی بستی کی طرف (ہجرت) کا حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی (سب پر غالب آئے گی)۔ لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ منورہ ہے لوگوں کو اس طرح پاک وصاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔ (بخاری، مسلم)

نوٹ: ہجرت سے پیشتر لوگ مدینہ منورہ کو یثرب کہتے تھے مگر اب اس نام سے پکارنا جائز نہیں کہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی۔ بعض شاعر مدینہ طیبہ کو یثرب لکھا کرتے ہیں۔ انہیں اس سے احتراز لازم ہے اور آپ ایسے شعر کو پڑھیں تو اس لفظ کی جگہ طیبہ پڑھیں کہ یہ نام حضور نے رکھا ہے بلکہ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا ہے۔ (بہارِ شریعت)

حدیث ۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ کے راستوں پر فرشتے (پہرہ دیتے ہیں) اس میں نہ دجّال آئے نہ طاعون۔ (بخاری، مسلم)

حدیث ۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ و مدینہ کے سوا کوئی شہر ایسا نہیں کہ وہاں دجّال نہ آئے۔ مدینہ کا کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر ملائکہ پرا باندھ کر پہرا نہ دیتے ہوں۔ دجّال (قریبِ مدینہ) شور زمین میں آ کر اترے گا اس وقت مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے۔ جن سے ہر کافر و منافق یہاں سے نکل کر دجّال کے پاس چلا جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

مسجدِ نبوی کی فضیلت

مسجدِ حرام کے بعد سب مساجد میں زیادہ فضیلت مسجدِ نبوی شریف کو حاصل ہے۔ امام بخاری روایت فرماتے ہیں کہ مسجدِ نبوی شریف میں ایک نیکی ایک ہزار کے برابر ہے، جب کہ ابنِ ماجہ روایت فرماتے ہیں کہ مسجدِ نبوی شریف میں ایک نیکی پچاس ہزار کے برابر ہے۔ مسجدِ نبوی شریف کی بنیاد حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے رکھی اور سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی تعمیر میں بنفسِ نفیس اپنے صحابۂ کرام کے ساتھ شریک رہے۔ یہ وہ مقدس مسجد ہے جو اسلام کی تعلیم و تبلیغ کیلئے اولین مرکز تھا جہاں سے صدائے توحید بلند ہوئی اور سارے عالم میں پھیل گئی۔

ارشاداتِ نبویہ

حدیث ۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا مسجدِ حرام کے علاوہ دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔'' (بخاری و مسلم) جب کہ ایک روایت میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب مذکور ہے۔ (ابن ماجہ)

حدیث ۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں اس طرح ادا کرے کہ اس کی کوئی نماز فوت نہ ہو تو اس کے لیے دوزخ اور نفاق سے آزادی لکھی جاتی ہے۔'' (احمد، طبرانی)

حدیث ۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو شخص میری اس مسجد میں اس غرض سے آئے کہ نیکی کرے گا، نیکی سیکھے گا یا سکھائے گا تو اس کا مرتبہ اتنا ہوگا جتنا خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کا ہوتا ہے۔'' (راحۃ القلوب)

ریاض الجنۃ: مسجد شریف میں جب آپ بابِ جبریل سے داخل ہوں گے تو چند قدم آگے بائیں جانب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا حجرہ مقدسہ ہے۔ جب آپ اس حجرہ سے گزریں گے تو بائیں ہاتھ کو اس سے متصل مسجد شریف کا جو حصہ نظر آئے وہی ریاض الجنۃ ہے۔ جس کے بارے میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

مصلیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ریاض الجنۃ میں یہ وہ مقام ہے جہاں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر امامت فرماتے تھے۔ حضور کے وصالِ مبارک کے بعد اس مقدس مقام کی تعظیم و احترام کی غرض سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں قدم مبارک کی جگہ چھوڑ کر بقیہ جگہ پر دیوار بنوادی تھی تا کہ آپ کے سجدہ کا مقام بے ادبی سے محفوظ رہے۔ بعد میں ترکوں نے اس دیوار کی حد تک محراب بنوادی ہے۔ گویا اب اگر محراب شریف میں سجدہ کریں تو ہمارا سر سرکار کے قدموں کی جگہ پڑے گا۔ للہ الحمد علیٰ ذالک

مسجدِ نبوی شریف کے مخصوص ستون

یوں تو مسجدِ نبوی شریف کا چپہ چپہ مقدس و نور فشاں ہے مگر ریاض الجنۃ کے وہ ستون جنہیں سنگ مرمر کے کام اور سنہری مینا کاری سے نمایاں کر دیا گیا ہے خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ان میں ہر ایک پر اس کا نام سنہرے حروف سے مکتوب ہے۔

اسطوانۂ حنانہ: یہ ستون محرابِ نبوی سے بالکل متصل داہنی جانب ہے۔ منبر تیار ہونے سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس جگہ خطبہ فرمایا کرتے تھے۔ اور منبر بن جانے کے بعد جو ستون حضور کے فراق میں رویا تھا وہ اسی مقام پر تھا اور وہیں مدفون ہے۔

اسطوانۂ عائشہ رضی اللہ عنہا: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تحویلِ قبلہ کی مدت تک اسی ستون کی جانب نماز ادا فرماتے رہے اس کے بعد جس جگہ محرابِ نبوی ہے وہاں منتقل ہو گئے۔ بڑے بڑے صحابۂ کرام مثلاً صدیقِ اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما اسی ستون کی جگہ نماز پڑھتے اور اجتماع کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگ اس کی فضیلت سے آگاہ ہو جائیں تو قرعہ اندازی کے بغیر کسی کو اس حصہ میں نماز پڑھنی میسر نہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نشاندہی پر اسی ستون کے پاس نماز ادا کی۔ (طبرانی)

اسطوانۂ ابی لبابہ رضی اللہ عنہ: یہ ستون اسطوانۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کے برابر حجرہ مقدسہ کی جانب ہے۔ اسے اسطوانۂ توبہ بھی کہتے ہیں۔ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے خود کو اسی ستون سے باندھ لیا تھا تاکہ بارگاہِ رسالت میں ان کا قصور معاف ہو جائے اور یہیں ان کو قبولیتِ توبہ کی بشارت ملی۔ جذب القلوب میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفل نمازیں اسی ستون کے پاس ادا فرماتے اور نمازِ صبح کے بعد اسی جگہ تشریف فرما ہوتے۔

اسطوانۂ سریر: یہ ستون ریاض الجنۃ میں جالی شریف سے ملا ہوا ہے۔ یہاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے تھے۔ آپ کی چارپائی یا بسترِ مبارک یہیں لگایا جاتا تھا۔

اسطوانۂ محرس: اسے اسطوانۂ علی رضی اللہ عنہ بھی کہتے ہیں۔ یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ اکثر نمازیں ادا فرماتے اور اکثر راتوں میں اسی مقام پر بیٹھ کر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پاسبانی کرتے تھے۔

اسطوانۂ وفود: یہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر سے آنے والے وفود سے ملاقات فرماتے تھے۔

اسطوانۂ جبریل علیہ السلام: حضرت جبریل علیہ السلام اکثر اوقات وحی لے کر اسی مقام پر حاضر ہوتے تھے۔ یہ ستون حجرۂ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اندر ہے۔ اسے مقامِ جبریل بھی کہتے ہیں۔

اسطوانۂ تہجد: سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی مقام پر تہجد ادا فرماتے تھے۔ یہ ستون بھی حجرۂ فاطمہ کے پیچھے شمالی جانب ہے۔ یہ ستون اور مقامِ جبریل چوں کہ حجرۂ فاطمہ کے اندر ہے ان کی زیارت نہیں ہوتی۔

صفۂ مسجد و اصحابِ صفہ: بابِ جبریل سے مسجد شریف میں داخل ہوں تو چند قدم آگے داہنی جانب یہ چبوترا پیتل کے کٹہرے میں گھرا ہوا ہے۔ یہاں وہ صحابۂ کرام رہتے تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا نہ ہی وہ اہل وعیال رکھتے تھے۔ اس کا طول وعرض ۴۰ x ۴۰ فٹ ہے۔

دربارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت

حضورِ اقدس کا دربار وہ مقامِ عالی ہے کہ یہاں صبح شام ستر ہزار فرشتے صلاۃ وسلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور جو فرشتہ ایک بار یہ سعادت حاصل کر لیتا ہے تو پھر اسے دوبارہ یہ موقع نصیب نہیں ہوتا۔ یہ وہ مقدس زمین ہے جہاں افضل الخلائق آرام فرما ہیں اور خصوصاً وہ زمین جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدنِ اطہر سے مس ہو رہی ہے وہ عرشِ معلیٰ سے بھی افضل ہے۔ یہ وہ دربارِ پر وقار ہے جہاں فرشتوں کے سردار بھی باادب حاضر ہوتے ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں جب حاضر ہوں تو ہوش کا دامن تھامے رہیں کہ ذرا سی غفلت ساری زندگی کے کئے کرائے پر پانی پھیر سکتی ہے۔ العیاذ باللہ

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی کوتاہی بھی گوارا نہیں فرماتا اس لیے اپنے ناقص فہم کے مطابق اظہارِ عشق کرنے کے بجائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت وجلال اور ان کے مرتبے کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔ اہلِ علم جانتے ہیں کہ فیضانِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روح اور قلب کو ہوش وحواس سے بیگانہ نہیں کرتا بلکہ وہ بیداری عطا فرماتا ہے جو کسی اور ذریعے سے ممکن نہیں۔ یہ ہمیشہ یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ان کی محبت کے بغیر نا قابلِ اعتبار ہے، اسی طرح ان کی محبت اطاعت کے بغیر نا قابلِ قبول ہے۔

قرآنِ کریم میں اللہ عزوجل حضورِ پرنور رحمۃ للعالمین کی شان میں ارشاد فرماتا ہے:

''وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا﴿۶۴﴾''

(سورہ النساء آیت ۶۴)

(اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں)

ارشاداتِ نبویہ

حدیث ۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔'' (دار قطنی، بیہقی)

حدیث ۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو میری زیارت کو آئے اور اس کو سوا میری زیارت کے کوئی اور حاجت نہ ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں۔'' (طبرانی)

حدیث ۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے کہ میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔'' (دار قطنی، طبرانی)

حدیث ۴: حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا قیامت کے دن امن والوں میں اٹھے گا۔" (بیہقی)

حدیث ۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی۔ (کنز العمال)

حدیث ۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جس نے حج کیا اور پھر مسجدِ نبوی میری زیارت کے قصد سے آیا اس کو دو حجِ مبرور کا ثواب ملیگا۔" (کنز العمال)

آستانۂ اقدس کی حاضری کے آداب

۱۔ حضورِ اکرم نورِ مجسم سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربارِ گہربار کی زیارتِ اقدس قریب بواجب ہے اس سے ہرگز محروم نہ رہیں۔ اور مدینہ طیبہ کی حاضری میں خالص زیارتِ اقدس کی نیت کریں، آج کل کچھ لوگ مدینہ طیبہ کے سفر کا مقصد صرف مسجدِ نبوی شریف میں چالیس نمازیں پڑھنا بتاتے ہیں اور اسی کا ذکر بار بار دورانِ سفر اور مدینہ منورہ میں قیام کے دنوں میں کرتے رہتے ہیں روضۂ انور کی حاضری کا نام تک نہیں لیتے یہ سخت محرومی اور شقاوتِ قلبی ہے۔ لہٰذا اس سفر میں خالص دربارِ اقدس کی حاضری کا قصد کریں۔ صاحبِ فتح القدیر امام ابنِ ھمام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بار مسجد شریف کی نیت بھی شریک نہ کریں۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

؎ اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے ... اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا، پوچھا تھا ... ہم سے جس نے کہ نہضت کدھر کی ہے

۲۔ راستے بھر درود وذکر میں مستغرق رہیں اور جس قدر مدینہ طیبہ قریب آتا جائے ذوق وشوق اور بڑھے۔

۳۔ جب حرمِ مدینہ آئے تو بہتر ہے کہ آپ پیادہ ہولیں روتے سر جھکائے آنکھیں نیچی کیے درود شریف کی کثرت کریں اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلیں۔

؎ حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا ... ارے سر کا موقع ہے وہ جانے والے

جب قبۂ انور پر نگاہ پڑے درود وسلام کی خوب کثرت کریں۔

۴۔ جب شہرِ اقدس تک پہنچیں تو جلال و جمالِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تصور میں غرق ہو جائیں اور شہر اقدس میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنا قدم رکھیں اور یہ پڑھیں:

"بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَۃِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَآءَکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَانْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ"

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو اللہ نے چاہا، نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ سے اے رب سچائی کے ساتھ مجھ کو داخل کر اور سچائی کے ساتھ باہر لے جا، الٰہی تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مجھے وہ نصیب کر جو اپنے اولیاء اور فرماں برداروں کے لیے تو نے نصیب کیا اور مجھے جہنم سے نجات دے اور مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اے بہتر سوال کیے گئے)

آپ دعا کریں کہ اللہ آپ کو اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس عظمت والے شہر کا ادب کرنے کی توفیقِ رفیق عطا فرمائے اور اس کے فیضان سے مالا مال فرمائے۔

۵۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے اپنا سامان اپنی رہائش گاہ پر رکھ دیں اور ان تمام ضروریات سے جن کی وجہ سے دل بٹنے کا اندیشہ ہو نہایت جلد فارغ ہو جائیں۔ پھر بہتر یہ ہے کہ غسل کریں ورنہ مسواک کر کے وضو کر لیں اور سفید و پاکیزہ کپڑے پہنیں اگر نئے ہوں تو بہتر۔ سرمہ اور خوشبو لگائیں، مشک لگانا افضل۔ اب فوراً نہایت خشوع وخضوع سے متوجہ ہوں، رونا نہ آئے تو رونے کا منہ بناتے ہوئے آستانۂ اقدس کی طرف کوچ کریں، راستہ میں حتی المقدور صدقہ کریں۔

۶۔ جب درِ مسجد پر حاضر ہوں تو صلوٰۃ وسلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہریں جیسے سرکار سے حاضری کی اجازت مانگتے ہوں پھر بسم اللہ کہہ کر مسجد میں پہلے اپنا داہنا پاؤں اندر رکھیں اور پھر بایاں اور یہ دعا پڑھیں:

"اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"

(الٰہی میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)

سنت اعتکاف کی نیت بھی کرلیں:

"نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ"

(میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی)

اس وقت جو ادب و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں سب خیالِ غیر سے پاک رکھیں۔ مسجدِ اقدس کے نقش و نگار کی طرف ہر گز توجہ نہ کریں۔

۷۔ اگر غلبۂ شوق مہلت دے اور وقتِ کراہت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد وشکرانۂ حاضریٔ دربارِ اقدس اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھیں، مگر رعایتِ سُنّت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ جہاں اب وسطِ مسجد میں محراب بنی ہے ممکن ہو تو وہیں ورنہ جہاں تک ہو سکے اس کے نزدیک ادا کریں پھر سجدۂ شکر میں گر کر دعا کریں کہ الٰہی اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب نصیب کرے اور آپ کی حاضری قبول فرمائے۔

۸۔ یہاں ادب و تعظیم نہایت ہی لازم وضروری ہے۔ یقین جانیے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے۔ ان کی اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلواۃ والسلام کی موت صرف وعدۂ الٰہی کی تصدیق کو ایک آن کے لیے تھی، ان کا انتقال صرف نظرِ عوام سے چھپ جانا ہے۔ ائمۂ دین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین فرماتے ہیں:

"لَا فَرْقَ بَیْنَ مَوْتِهٖ وَحَیَاتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مُشَاهَدَتِهٖ لِاُمَّتِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ بِاَحْوَالِهِمْ وَنِیَّاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ وَذَالِكَ عِنْدَهٗ جَلِیٌّ لَا خِفَاءَ بِهٖ"

یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ووفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو

دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں، ان کی نیتوں، ان کے ارادوں، ان کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر ایسا روشن ہے جس میں کوئی بھی پوشیدگی نہیں۔ (مدخل، مواہب لدنیہ)

۹۔ اب کمالِ ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے آنکھیں نیچی کیے لرزتے کانپتے گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضورِ پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عفو و کرم کی امید رکھتے حضورِ والا کی سنہری جالیوں کے روبرو مواجہہٗ عالیہ میں حاضر ہوں کہ سرکارِ مدینہ راحتِ قلب و سینہ یہیں قبلہ رخ آرام فرما ہیں۔ اگر آپ حضورِ پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدمین شریفین کی طرف سے داخل ہوں گے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہِ بے کس پناہ آپ کی طرف ہوگی، اور یہ کمالِ سعادت ہے۔

نوٹ: مسجد شریف میں داخل ہونے کے بعد پائیں (قدم شریف) سے مواجہہٗ عالیہ میں حاضری کا راستہ اب نجدیوں نے الماریاں (Cupboards) رکھ کر بند کر دیا ہے اور لوگ مجبوراً بالیں شریف (سرہانے) کی جانب سے حاضر ہوتے ہیں۔ باب البقیع سے داخل ہونے کی کوشش کریں کہ اس طرح پائیں (قدم شریف) کی جانب سے حاضری ہوگی۔ باب البقیع پر شُرطے (پولیس) کھڑے رہتے ہیں اور اس سے داخل نہیں ہونے دیتے مگر صبح کو جب خواتین کی حاضری کا وقت ہوتا ہے اور عصر کی نماز کے بعد عموماً یہاں سے داخلہ پر پابندی نہیں ہوتی۔

باب البقیع سے مسجد شریف میں داخل ہوں تو چند قدم پر داہنی جانب سنہری جالی شریف ہے، ستونوں کے درمیان جالی شریف کے تین حصے ہیں، درمیانی حصے میں تین گول نشان ہیں۔ جب جالی مبارک کی طرف رخ کر کے کھڑیں ہوں تو بائیں جانب کا بڑا حلقہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مواجہہٗ اقدس کا نشان ہے۔ اس سے داہنی جانب ہاتھ بھر ہٹ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مزید داہنی جانب ہاتھ بھر ہٹ کر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مواجہہٗ مبارکہ کے نشان حلقے کی صورت میں ہیں۔

۱۰۔ اب کمالِ ادب و ہیبت و خوف و امید کے ساتھ بڑے حلقے کے سامنے جو چہرۂ انور کے مقابل ہے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے سے ہاتھ باندھ کر اسی طرح جیسے نماز میں کھڑے ہوتے ہیں کھڑے ہو جائیں۔ آپ کا چہرہ نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کے سامنے اور پیٹھ قبلہ کی جانب ہو۔

اس یقین کے ساتھ کہ نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبرِ انور میں اسی طرح باحیات ہیں جیسے وہ اپنی ظاہری زندگی میں تھے۔ وہ آپ کی حاضری سے واقف بھی ہیں اور آپ کے معروضات سن بھی رہے ہیں۔ اس تصور میں ڈوب کر کمالِ ادب سے آب دیدہ ہو کر باآوازِ حزیں وصورت دردآگیں ودل شرمناک و جگر چاک چاک معتدل آواز سے نہ بلند وسخت نہ نہایت نرم وپست مجرا وتسلیم بجالائیں اور عرض کریں:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاُمَّتِكَ اَجْمَعِيْنَ"

(اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں اے اللہ کے رسول آپ پر سلام
اے اللہ کی تمام مخلوق سے بہتر آپ پر سلام اے گنہ گاروں کی شفاعت کرنے والے آپ پر سلام
آپ کی آل واصحاب پر اور آپ کی تمام اُمّت پر سلام)

جہاں تک ممکن ہو اور زبان یاری دے اور ملال وکسل نہ ہو صلوٰۃ وسلام کثرت سے پیش کریں۔ حضور سے اپنے اور اپنے ماں باپ پیر استاد اولاد عزیزوں دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت طلب کریں اور بار بار عرض کریں:

"اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ"

(یارسول اللہ میں آپ سے شفاعت مانگتا ہوں)

راقم الکتاب کا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت سیدنا امام احمد رضا فاضلِ بریلوی قدس سرہ العزیز کا کلام "کعبہ کے بدرُالدجیٰ تم پہ کروروں درود" اگر اس موقع پر پڑھا جائے تو ایک کیفیت طاری ہوتی ہے۔ آپ کی سہولت کے لیے اس نعت کے چند اشعار اس کتاب میں شامل کئے گئے ہیں اگر ممکن ہو تو آپ انھیں یاد کرلیں ورنہ اس کی زیروکس ساتھ رکھیں اور سرکار کی بارگاہ میں پیش کریں۔

(۱۱) پھر اگر کسی نے عرضِ سلام کی وصیت کی ہو تو وہ بجالائیں کہ شرعاً اس کا حکم ہے اور یہ ناچیز ان مسلمانوں کو جو اس رسالہ کو دیکھیں وصیت کرتا ہے کہ جب انہیں حاضریِ بارگاہ نصیب ہو اس فقیر ذلیل کی طرف

سے بھی سلام عرض کر کے اس ناچیز پر احسان فرمائیں۔ اللہ ان کو دونوں جہاں میں جزائے خیر بخشے۔ آمین

(۱۲) پھر اپنے داہنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف ہاتھ بھر ہٹ کر حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے چہرۂ نورانی کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کریں:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِی الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ"

(اے خلیفۂ رسول اللہ آپ پر سلام، اے رسول اللہ کے وزیر آپ پر سلام
اے غارِ ثور میں رسول اللہ کے رفیق آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں)

(۱۳) پھر اتنا ہی اور ہٹ کر حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے روبرو کھڑے ہو کر یوں عرض کریں:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ"

(اے امیر المؤمنین آپ پر سلام اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے آپ پر سلام
اے اسلام و مسلمین کی عزت آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں)

(۱۴) پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹیں اور حضرت صدیق و حضرت فاروق رضی اللہ عنہما کے درمیان کھڑے ہو کر یوں عرض کریں:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَسْئَالُکُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلَیْکُمَا وَبَارِكْ وَسَلَّمَ"

(اے رسول اللہ کے دونوں خلفاء آپ دونوں پر سلام اے رسول اللہ کے دونوں وزراء آپ دونوں پر سلام اے رسول اللہ کے پہلو میں آرام کرنے والے آپ دونوں پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔

آپ دونوں حضرات سے سوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے حضور میری سفارش کیجیے اللہ تعالیٰ ان پر اور آپ دونوں پر درود برکت وسلام نازل فرمائے)

(۱۵) یہ سب حاضریاں محلِ اجابت ہیں دعاہیں کوشش کریں اور درود کی کثرت کریں۔

(۱۶) خبردار صلواۃ وسلام پڑھتے وقت آپ کی آواز ہرگز بلند نہ ہو کہ آواز بلند کرنے سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، اور آواز نہ ہی بالکل پست ہو کہ یہ خلافِ سنت ہے۔ چنانچہ معتدل آواز سے صلواۃ وسلام پیش کریں۔ مسجدِ اقدس میں ہرگز ایک حرف بھی چلّا کر نہ نکلے۔ اسی طرح جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بھی بچیں کہ یہ خلافِ ادب ہے۔ بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جائیں۔ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ آپ کو اپنے حضور بلایا اپنے مواجہ اقدس میں جگہ بخشی ان کی نگاہِ کریم اگرچہ ہر جگہ آپ کی طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے۔ وللہ الحمد

(۱۷) پھر آپ جنت کی کیاری میں (یعنی وہ جگہ جو منبر وحجرۂ پاک کے درمیان ہے اسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا) آکر دو رکعت نفل اگر مکروہ وقت نہ ہو تو پڑھیں اور دعا کریں۔ پھر منبرِ اطہر کے قریب دعا مانگیں۔ یونہی جنت کی کیاری کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھیں اور دعا مانگیں کہ یہ محلِ برکات ہیں خصوصاً بعض میں خاص خصوصیتیں ہیں، ان ستونوں کی تفصیل مسجد نبوی کی فضیلت کے بیان میں مذکور ہوئی۔

(۱۸) جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو ایک سانس بھی بیکار نہ جانے دیں۔ ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر رہیں۔ نماز وتلاوت و درود میں وقت گزاریں دنیوی بات چیت کسی مسجد میں جائز نہیں، تو یہاں اس کی جسارت نہ ہو اس کا خصوصی خیال رکھیں۔

(۱۹) مدینہ میں روزہ نصیب ہو تو یہ سعادت ہے، خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے۔

(۲۰) یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے۔ لہٰذا عبادت میں کوشش کریں، زیادہ کھانے پینے سے بچیں اور جہاں تک ہو سکے صدقہ کریں۔ خصوصاً مدینہ شریف کے ضرورت مندوں پر۔

(۲۱) اگر ہو سکے تو قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم مدینہ منورہ میں کرلیں کہ یہ باعثِ فضیلت ہے۔

(۲۲) روضۂ انور کی طرف نظر کرنا بھی عبادت ہے جیسے کعبۂ معظّمہ یا قرآن مجید کا دیکھنا تو ادب کے ساتھ

اس کی کثرت کریں اور درود و سلام عرض کریں۔

(۲۳) ہر نماز کے بعد یا کم از کم صبح شام مواجہہ شریف میں سلام عرض کرنے کے لیے ضرور حاضر ہوں۔

(۲۴) شہر میں یا شہر سے باہر جہاں کہیں گنبد مبارک پر نظر پڑے فوراً دست بستہ ادھر منہ کر کے صلوٰۃ و سلام عرض کریں۔ بغیر اس کے ہرگز نہ گزریں کہ یہ خلافِ ادب ہے۔

(۲۵) صحیح العقیدہ سُنّی غیر فاسق امام مل جائے تو اپنی جماعت قائم کرلیں ورنہ تنہا پڑھیں بدعقیدہ شخص کے پیچھے ہرگز نماز نہ پڑھیں۔

(۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں اس طرح ادا کرے کہ کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو تو اس کے لیے دوزخ اور نفاق سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (طبرانی) آج کل مدینہ منورہ میں تقریباً دس دن قیام کا موقع ملتا ہے لہٰذا چالیس نمازیں بلاناغہ مسجد شریف میں ادا کریں۔

(۲۷) حتی الوسع کوشش کریں کہ مسجدِ اوّل یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں جتنی تھی اس میں نماز پڑھیں اور اس کی مقدار سو ہاتھ طول اور سو ہاتھ عرض ہے۔ (مسجد شریف میں مغربی سمت ستونوں پر لکھا ہوا ہے "حَدُّ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ")

اگرچہ بعد میں جو کچھ اضافہ ہوا ہے اس میں نماز پڑھنا بھی مسجدِ نبوی ہی میں پڑھنا ہے۔

(۲۸) قبرِ اطہر کو ہرگز پیٹھ نہ کریں اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہوں کہ پیٹھ کرنی پڑے۔

(۲۹) روضۂ انور کا نہ طواف کریں نہ سجدہ نہ اتنا جھکیں کہ رکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے۔

(۳۰) جنتُ البقیع کی زیارت سنت ہے۔ روضۂ اقدس کی زیارت کر کے آپ وہاں جائیں۔ اس قبرستان کی حاضری کا تفصیلی بیان ان شاء اللہ آگے آتا ہے۔

(۳۱) جب مدینہ منورہ سے رخصت ہونے کا دن آئے تو اس دن پہلے جنتُ البقیع کی زیارت کرلیں۔ پھر وقتِ رخصت مواجہہ انور میں حاضر ہوں، اپنی اور دوسروں کی طرف سے سراپا رحمت حبیبِ خدا صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آخری بار صلاۃ وسلام عرض کریں اور جو کچھ مانگنا ہے ان نعمتوں کی عطا کا سوال کریں اور جو کہنا ہے جی کھول کر عرض کر دیں کہ یہ نادر موقع اور یہ خاص لمحات پھر میسّر آئیں کہ نہ آئیں۔ پھر آپ حضرت صدیقِ اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں حاضر ہو کر انھیں سلام عرض کریں اور ان سے رخصت ہوں۔ وہ تمام آداب کہ کعبۂ معظّمہ سے رخصت میں گزرے ملحوظ رکھیں اور سچے دل سے دعا کریں کہ الٰہی ایمان وسنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب کرے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

جنتُ البقیع کی حاضری

جنتُ البقیع مدینہ منورہ کا وہ قبرستان ہے جس کی زیارت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود فرماتے تھے۔ اس کی زیارت سنت ہے۔ اس میں تقریباً دس ہزار صحابہ کرام اور بے شمار تابعین وتبع تابعین واولیاء کرام وعلمائے اسلام آرام فرما ہیں۔ گزشتہ چودہ سو برس میں اللہ کے بے شمار خاص اور مقبول بندے اس قبرستان میں دفن ہوئے۔ جنتُ البقیع کا پورا احاطہ مقامِ ادب ہے۔ روضۂ اقدس کی زیارت کے بعد سب سے پہلے جنتُ البقیع حاضر ہو کر اہلِ بقیع کی زیارت کریں۔ یہ قبرستان مسجدِ نبوی شریف کی مشرقی سمت گنبدِ خضرا کے سامنے ہے۔

آپ جب بقیع میں حاضر ہوں تو پہلے تمام مدفونین مسلمین کی زیارت کا قصد کریں اور یہ پڑھیں:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ ط اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَھُمْ"

(تم پر سلام اے قوم مؤمنین کے گھر والو! تم ہمارے پیشوا ہو اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ بقیع والوں کی مغفرت فرما اے اللہ ہم کو اور انہیں بخش دے)

پھر خلیفۂ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زیارت کا قصد کریں اور یہ پڑھیں:

''اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ثَالِثَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ الْهِجْرَتَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُجَهِّزَ جَیْشِ الْعُسْرَةِ بِالنَّقْدِ وَالْعَیْنِ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ رَّسُوْلِهٖ وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكَ وَعَنِ الصَّحَابَةِ اَجْمَعِیْنَ''

(اے امیر المؤمنین آپ پر سلام اور اے خلفائے راشدین میں تیسرے خلیفہ آپ پر سلام اے دو ہجرت کرنے والے آپ پر سلام اے غزوۂ تبوک کی نقد و جنس سے تیاری کرانے والے آپ پر سلام اللہ آپ کو اپنے رسول اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بدلہ دے آپ سے اور تمام صحابہ سے اللہ راضی ہو) نجدی حکومت نے ماسٹر پلان کے تحت بے شمار مزارات کو شہید کر کے راستہ بنا دیا ہے اگر آپ اندر تشریف لے گئے تو ہو سکتا ہے کہ بے خبری میں کسی صحابی یا کسی ولی کے مزار پر آپ کا قدم پڑ جائے۔ اس لئے بہتر ہے کہ آپ دروازے سے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہو جائیں اور درود شریف، سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، قل ھو اللہ احد وغیرہ جو بھی ہو سکے پڑھ کر ان سب کا ثواب تمام اہلِ بقیع کی نذر کریں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور سے ترکی دور تک اس قبرستان میں مختلف قبے بنے تھے جیسے:

قبۂ حضرت سیدنا ابراھیم ابنِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اس قبہ شریف میں حضرت سیدنا ابراہیم، حضرت رقیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی، حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص (یہ دونوں حضرات عشرۂ مبشرہ سے ہیں) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اجمعین کے مزارات طیبات ہیں۔ ان حضرات کی خدمت میں سلام عرض کریں۔

قبۂ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ: اس قبہ میں حضرت سیدنا عباس، حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ اور سیدنا امام حسین کا سرِ مبارک و امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کے مزاراتِ طیبات ہیں۔ ان پر سلام عرض کریں۔

قبۂ ازواجِ مطہرات: حضرت ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مکہ معظّمہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سرف میں ہے۔ بقیہ تمام ازواج مکرمات اسی قبہ میں آرام فرما ہیں۔ ان پر سلام عرض کریں۔

قبۂ حضرت عقیل بن ابی طالب: اس قبہ میں حضرت عقیل بن ابی طالب، سفیان بن حارث بن عبد المطلب وعبد اللہ بن جعفر طیار آرام فرما ہیں اور اس کے قریب ایک قبہ جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تین اولاد آرام فرما ہیں۔ ان پر سلام عرض کریں۔

قبۂ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا: یہاں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی آرام فرما ہیں۔ ان پر سلام عرض کریں۔

مشہور صحابۂ کرام وتابعین عظام رضی اللہ عنہم اجمعین کے قبے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے انہیں نجدی حکومت نے مسمار کردیا ہے۔ اب صرف نشانات باقی ہیں۔ ان میں بھی تعین بہت دشوار ہے کہ کہاں کس کا قبہ تھا۔

جب تک آپ مدینۂ منورہ میں قیام کریں بقیع کی حاضری کا اہتمام رکھیں، خصوصاً جمعہ کے دن۔ مدینۂ منورہ سے روانگی کے دن نمازِ فجر کے بعد آپ بقیع کی الوداعی حاضری کے لیے تشریف لے جائیں اور اس طرح جیسے پہلی حاضری میں فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا تھا آج پھر کریں، پھر تمام امت کے لیے مغفرت کی دعا کریں اور ربِ کریم کا شکر ادا کریں کہ آپ کو یہ سعادت نصیب فرمائی۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر کی حاضری

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبرِ اطہر کے متعلّق تین روایتیں ہیں۔

ایک تو یہ کہ آپ کی قبرِ مبارک مسجدِ نبوی میں ہے۔ دوسری روایت کے مطابق آپ کی قبرِ مبارک حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ کے قریب ہے اور تیسری روایت کے مطابق آپ کی قبرِ اطہر جنّت البقیع کے دروازے کے قریب بیت الحزن میں ہے۔

آپ کو چاہئے کہ تینوں جگہ حاضر ہوکر یہ دعا پڑھیں:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَآءُ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَنْكِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى اَبِيْكِ الْمُصْطَفٰى وَبَعْلِكِ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى وَابْنَيْكِ الْحَسَنَيْنِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط"

(سلام ہو آپ پر اے ہماری سیدہ فاطمۃ الزھرا اے رسول اللہ کی صاحبزادی۔ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی کی صاحبزادی۔ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے محبوب کی صاحبزادی۔ سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی زوجہ۔ سلام ہو آپ پر، اے حسن اور حسین کی والدہ صاحبہ۔ اللہ راضی ہو ان دونوں سے اور آپ سے۔ سلام ہو آپ پر اور آپ کے والدِ محترم جناب محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور آپ کے شوہر حضرت علی مرتضیٰ اور آپ کے صاحبزادوں حسن اور حسین پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں)

شہدائے احد کی حاضری

جبلِ اُحد: مدینہ منورہ سے شمالی جانب تین میل کے فاصلہ پر یہ مقدس پہاڑ ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی جانب اشارہ کر کے فرمایا، یہ ہم کو محبوب رکھتا ہے اور ہم اسے محبوب رکھتے ہیں۔ (بخاری، مسلم) نیز فرمایا یہ پہاڑ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ (بخاری) حدیث شریف میں ہے احد جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے جب اس پر سے گزرو تو اس کے درختوں سے میوہ کھاؤ اور اگر نہ ملے تو اس کی گھاس ہی استعمال کرو۔ حضرت زینب بنت نبط زوجۂ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما اپنی اولاد سے فرمایا کرتی تھیں کہ احد کی زیارت کے لیے جاؤ تو میرے لیے وہاں کی گھاس لیتے آیا کرو۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب)

شہدائے احد: ۳ھ میں اُحد پہاڑ کے دامن میں حق وباطل کی زبردست معرکہ آرائی ہوئی تھی اسی غزوہ میں حضور کے دندانِ مبارک شہید ہوئے تھے اور آپ کے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے تھے۔ایک بڑے سے احاطہ میں حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزارِ مبارک ہے۔ان کے قریب ہی بائیں جانب حضرت عبداللہ بن جحش وحضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما بھی آرام فرما ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ دونوں شہداءِ احد میں نہیں ہیں اور تقریباً دوسو ہاتھ کے فاصلہ پر مغرب کی سمت باقی شہداءِ اُحد مدفون ہیں۔حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال شہدائے احد کے مزارات پر تشریف لے جاتے تھے۔آپ تمام شہداء اُحد کے حق میں فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں اور دعا کریں۔آپ بھی جو پھل پتّے میسّر آئے استعمال کریں۔

مدینہ منورہ کی تاریخی مساجد

مسجد قبا: یہ مسجد مدینہ منورہ کے جنوب میں مسجدِ نبوی شریف سے تقریباً چار کلومیٹر دوری پر واقع ہے۔ اسلام کی یہ سب سے پہلی مسجد ہے جسے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے تعمیر فرمایا۔مساجدِ ثلثہ یعنی مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی اور مسجدِ اقصیٰ کے بعد یہ سب سے افضل مسجد ہے۔اسی مسجد کی شان میں سورہ توبہ کی ۱۰۸ ویں آیت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ”بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں“ ترمذی کی روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجدِ قبا میں نماز پڑھنا عمرہ کے برابر ہے۔ نیز بخاری شریف میں ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سنیچر کو سوار یا پیادہ مسجدِ قبا تشریف لایا کرتے تھے۔آپ مسجدِ قبا ایسے وقت حاضر ہوں کہ مکروہ وقت نہ ہو اور وہاں نماز ادا کرنے کی فضیلت حاصل کرسکیں۔

مسجد جمعہ: قبا کے نئے راستہ میں یہ مسجد پڑتی ہے۔ہجرت کے موقع پر قبا میں چودہ روز قیام فرمانے کے بعد قبا سے مدینہ منورہ تشریف لے جاتے ہوئے جب بنو سالم کی بستی میں پہنچے تو یہ جمعہ کا دن تھا، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلا جمعہ یہیں ادا فرمایا تھا۔

مسجدِ غمامہ: یہ مسجدِ نبوی شریف کے قریب ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہاں عیدین کی نماز ادا فرماتے تھے۔ اسی لیے اس کو مسجدِ مصلّٰی بھی کہتے ہیں۔ حضور نے یہاں نمازِ استسقاء ادا فرمائی اور اسی وقت بادل نمودار ہوا اور بارش ہونے لگی اسی وجہ سے اس کا نام مسجدِ غمامہ (بادل) پڑ گیا۔

مسجدِ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ: یہ مسجد غمامہ کے قریب شمال میں واقع ہے۔ یہاں سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے نمازیں ادا کی تھیں۔

مسجدِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: یہ مسجد بھی مسجدِ غمامہ کے قریب ہے۔

مسجدِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: یہ مسجد بھی مسجدِ غمامہ کے قریب ہے۔ یہاں حضرت علی مرتضیٰ وجہہ الکریم نے نمازِ عید ادا فرمائی تھی۔

مسجدِ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا: یہ مسجدِ نبوی شریف کے قریب جنوب مغربی جانب واقع ہے اور سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے۔

مسجدِ بغلہ: یہ مسجد بقیع شریف کے مشرقی سمت واقع ہے۔ یہاں پتھروں میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خچر کے کھر کے نشانات ہیں اسی لیے مسجدِ بغلہ کہتے ہیں۔

مسجدِ اجابہ: یہ مسجد جنتُ البقیع شریف سے شمال کی جانب ہے۔ مسلم شریف میں ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی معاویہ کی مسجد میں تشریف لائے اور دو رکعت نماز ادا فرما کر بہت طویل دعا فرمائی۔ بعد میں فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین دعائیں کیں جن میں سے دو قبول ہوئیں اور ایک سے منع فرما دیا گیا۔ دعاؤں کی قبولیت کی وجہ سے اس مسجد کو مسجدِ اجابہ کہتے ہیں۔

مسجدِ قبلتین: یہ مسجد مدینہ سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر، وادیٔ عقیق اور بئیر رومہ کے قریب واقع ہے۔ تاریخِ اسلام میں یہ مسجد ایک اہم واقعہ کی علامت ہے۔ ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلۂ بنی سلمہ میں تشریف لے گئے تھے وہیں ظہر کا وقت ہو گیا، تو بنی سلمہ کی مسجد میں نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ اس وقت قبلہ بیت المقدس تھا اور حضور کی خواہش تھی کہ بیت اللہ شریف قبلہ ہو جائے۔ ابھی دو ہی رکعت نماز ادا فرمائی تھی کہ خانۂ کعبہ کے قبلہ ہونے کی وحی نازل ہوئی اور حضور نے حالتِ نماز ہی میں

بیت المقدس سے خانۂ کعبہ کی جانب رخ فرمالیا۔ اسی لیے اسے مسجد القبلتین یعنی دوقبلوں والی مسجد کہتے ہیں۔ بعض حضرات وہاں جاکر بیت المقدس کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھنے لگتے ہیں یہ بالکل غلط ہے، نماز باطل ہے۔ وہاں بھی قبلہ صرف بیت اللہ شریف ہی ہے۔

مساجد سبع: سلع پہاڑی کے دامن میں غزوۂ خندق ہوا تھا۔ وہاں پہلے سات مسجدیں تھیں۔ اب پانچ ہی باقی ہیں اور مسجدِ فاطمہ کے نشانات ہیں۔ مسجدِ عثمان کی جگہ نجدیوں نے روڈ بنادیا ہے۔

ان مساجد کی تفصیل یوں ہے:

مسجدِ فتح: یہ سب سے بلندی پر واقع ہے۔ جنگِ خندق کے دوران تین دن تک اس مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی اور وہیں فتح کی بشارت ہوئی تھی۔ اس لیے اسے مسجدِ فتح کہتے ہیں۔

مسجدِ سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ: یہ مسجدِ فتح کے قریب بائیں ہاتھ کی جانب ہے۔

مسجدِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ: یہ مسجدِ سلمان فارسی سے دائیں ہاتھ کی جانب سڑک سے متصل ہے۔

مسجدِ عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ: یہ مسجدِ ابوبکر صدیق کے بائیں جانب کچھ پیچھے ہے۔

مسجدِ فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا: مسجدِ عمر فاروق کے پیچھے ایک چھوٹی مسجد تھی۔ جس کے اب صرف نشانات باقی ہیں۔

مسجدِ علی رضی اللہ تعالٰی عنہ: یہ مسجد فاطمہ کے بائیں جانب پہاڑیوں کے دامن میں ہے۔

غالباً جنگِ خندق کے موقع پر جہاں ان مقدس صحابۂ کرام کے خیمے تھے ان مقامات پر یہ مسجدیں بنادی گئی۔ انہیں مساجدِ احزاب بھی کہتے ہیں۔

مسجدِ بنی حرام: سلع پہاڑ کی گھاٹی میں مساجدِ احزاب کو جاتے ہوئے داہنی جانب یہ مسجد واقع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس جگہ نماز ادا فرمائی تھی۔ اس کے قریب ایک غار ہے۔ جس میں حضور پر وحی نازل ہوئی تھی اور جنگِ خندق کے موقع پر رات کو اس غار میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آرام فرماتے تھے۔

مسجدِ ذباب: جبلِ ذباب اور احد کے راستہ میں یہ مسجد ہے۔ مسجدِ فتح اور اس کے درمیان کوہِ سلع حائل ہے۔ مساجدِ احزاب پہاڑ کے مغربی سمت ہیں اور مسجدِ ذباب مشرقی جانب ہے۔ ایک روایت کے مطابق جنگِ خندق کے موقع پر اور دوسری روایت کے مطابق غزوۂ تبوک کو تشریف لے جاتے ہوئے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیمۂ اقدس اس جگہ نصب ہوا تھا۔

مسجدِ شمس: اسے مسجدِ فضیخ بھی کہتے ہیں۔ یہ عوالی کے شمالی حصہ میں ہے۔ اس جگہ یہودی بنی نضیر کے محاصرہ کے وقت حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھ دن تک نماز ادا فرمائی تھی۔

مدینۂ منورہ کے تاریخی کنوئیں

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منسوب مقدس ابیار کی تعداد تاریخ میں بیس سے زائد ہے۔ جن میں سات بہت مشہور ہیں۔ زمانۂ قریب تک ان کی زیارت کی جاتی تھی۔ مگر نجدی حکومت نے ان میں سے اکثر کو بند کر دیا ہے اور جو موجود ہیں ان تک رسائی مشکل ہے۔ پھر بھی جو لوگ مدینہ منورہ میں ایک عرصہ سے قیام پذیر ہیں ان کے ذریعہ ان میں سے بعض کی زیارت نصیب ہو سکتی ہے۔

۱۔ **بئیر عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:** اسے بئیر رومہ بھی کہتے ہیں۔ یہ کنواں مسجدِ نبوی شریف سے تین میل کے فاصلہ پر مسجدِ قبلتین کی شمالی جانب وادیٔ عقیق کے کنارے ایک پُر فضا باغ میں واقع ہے۔ یہی وہ کنواں ہے جسے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ترغیب پر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی سے بیس ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا تھا۔

۲۔ **بئیر اریس:** مسجدِ قبا کے قریب مغربی جانب یہ کنواں ہے۔ ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لائے اور وضو فرما کر بیٹھ گئے۔ اپنے پائے مبارک کو اس میں لٹکا لیا۔ پھر یکے بعد دیگرے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی اور دیگر اصحاب عشرۂ مبشرہ رضی اللہ

عنہم تشریف لائے۔ حضور نے ہر ایک کو جنت کی بشارت دی اور یہ حضرات بھی حضور کی اتباع میں کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ حضور نے اس کا پانی نوش فرمایا اور اس میں لعابِ دہن بھی ڈالا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتریٔ مبارک جو بعد میں حضرت ابو بکر صدیق پھر حضرت فاروق اعظم ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہاتھوں میں رہی، ایک دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کنوئیں پر بیٹھے ہوئے اس انگشتری کو اتار کر پھرا رہے تھے کہ وہ کنوئیں میں گر پڑی اور تین دن تک تلاش کرنے کے باوجود نہ مل سکی۔ اس لیے اسے بئیر خاتم بھی کہتے ہیں۔

۳۔ بئیر غرس: یہ مسجدِ قبا شریف سے جنوب مشرقی سمت ایک فرلانگ پر واقع ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بئیر غرس سے پانی منگواتے تھے اور فرماتے کہ مَیں نے حضور کو دیکھا کہ اس کا پانی پیتے اور وضو فرماتے۔ اس کنوئیں میں حضور نے اپنا لعاب مبارک ڈالا اور شہد پیش کیا گیا تو اسے بھی اس کنوئیں میں ڈال دیا۔ حضور نے وصیت فرمائی تھی کہ وصال کے بعد میرے کنوئیں یعنی بئیر غرس کے سات مشکیزے پانی سے مجھے غسل دینا۔ جذبُ القلوب کی روایت ہے کہ حضور کو بعدِ وصال بئیر غرس کے پانی سے غسل دیا گیا۔

۴۔ بئیر بضاعة: دروازۂ شامی کے باہر جبل الليل باغ سے متصل یہ کنواں واقع ہے۔ اس سے بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اس میں اپنا لعابِ مبارک ڈالا۔ حضور کے زمانے میں مریضوں کو اس کنوئیں کے پانی سے غسل دیتے تھے تو اس کی برکت سے بیماروں کو جلد شفا نصیب ہو جاتی تھی۔

۵۔ بئیر بصه: یہ بقیع کے قریب قبا کے راستہ میں بائیں جانب ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کنوئیں پر سرِ مبارک دھویا اور غسالہ کو کنوئیں میں ڈال دیا تھا۔

۶۔ بئیر حاء: یہ بابِ مجیدی کے سامنے شمالی جانب ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر اوقات یہاں تشریف لاتے اور درختوں کے سایہ میں جلوہ افروز ہوتے۔ اس کا پانی نوش فرماتے۔ اب اس کنوئیں کو بھی ختم کر کے مسجد شریف کی توسیع کر دی گئی ہے۔

۷۔ بئیر عهن: یہ مسجدِ قبا کے مشرقی سمت ایک بڑے باغ میں ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے بھی وضو فرمایا اور یہاں بھی نماز ادا فرمائی تھی۔

مکۂ معظّمہ اور مدینہ طیبہ کی جن تاریخی زیارتوں کا اس کتاب میں ذکر ہوا ہے ان میں سے اکثر اب موجود نہیں ہیں کہ انھیں حکومتِ وقت نے شہید کروا دیا ہے، تاہم عمارت نہ رہنے سے عشّاق کے لیے کیا فرق آتا ہے، ان رحمت والی فضاؤں کو کون بدل سکتا ہے، عشّاق تو ان متبرّک فضاؤں کی زیارت کر کے بھی وہی فیض پا لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلاۃ و التسلیم کے صدقہ اور طفیل میں ہمیں ان کی سچی محبت اور ان کا سچا ادب بخشے، اور انہیں کی محبت اور تعظیم پر خاتمہ فرمائے۔

آمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ بِجَاہِ النَّبِیِّ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلَاۃِ وَ اَکْمَلُ التَّسْلِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

نقشۂ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اور
روضۂ اقدس
جنت البقیع
سڑک
مکانات
راستہ
محرابِ عثمانی
راستہ
بابُ البقیع
مصلّٰیٔ رسول
مصلّٰی ترکی
بابُ السلام
روضۂ اقدس
منبرِ رسول
بابِ صدیق
حجرۂ فاطمہ
بابِ جبرئیل
صفّہ
بابِ رحمت
بابُ النساء
خواتین
کے لیے
مخصوص
بابِ عبدالعزیز
بابِ سعود
بابِ عثمان
بابِ عبدالمجید
بابِ عمر
جنوب
مغرب
مشرق
شمال
بابِ فہد
راستہ
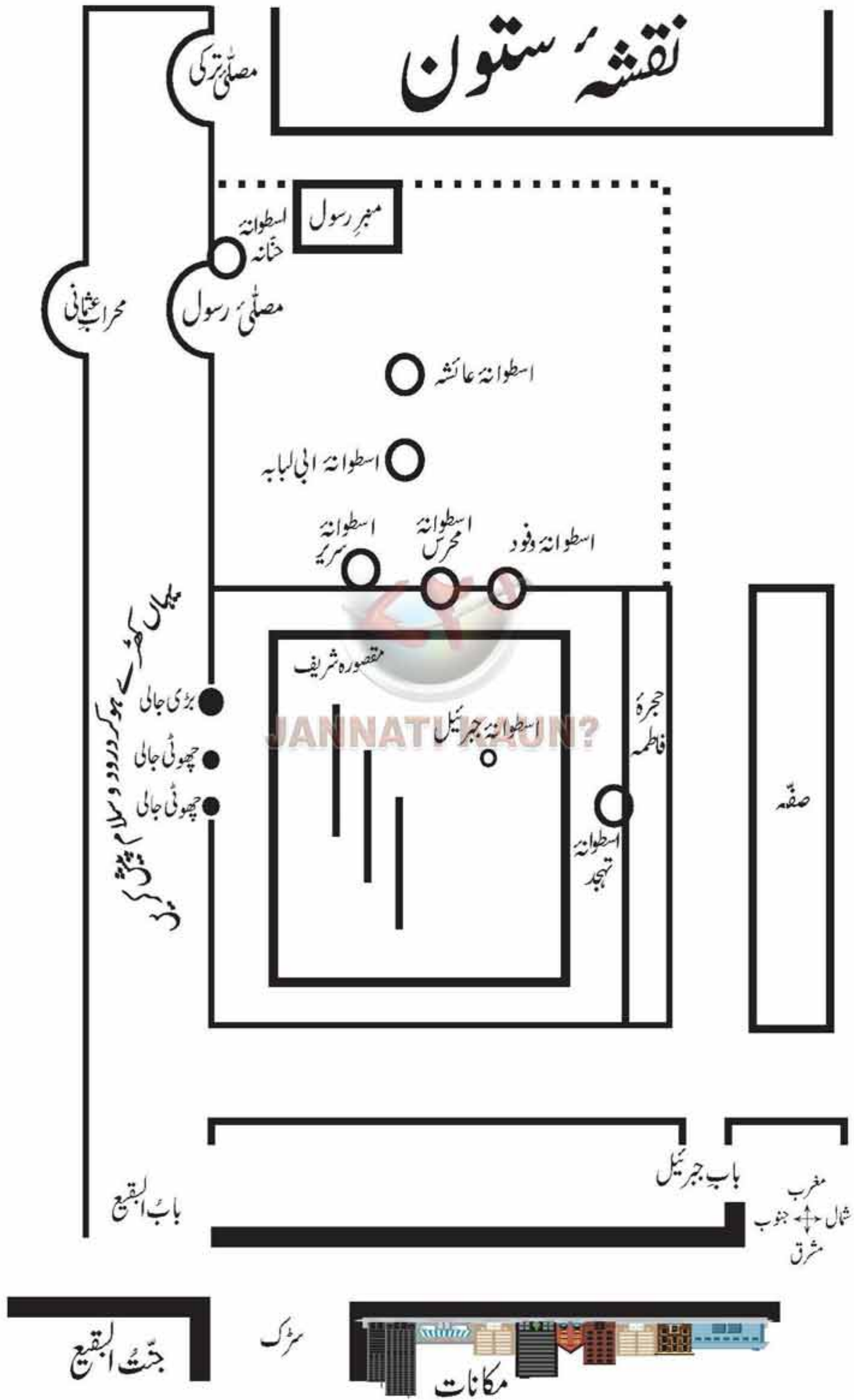
نقشۂ ستون

مصلّٰی ترکی
مبرِ رسول
اسطوانہ حنّانہ
محرابِ عثمانی
مصلّٰی رسول
اسطوانہ عائشہ
اسطوانہ ابی لبابہ
اسطوانہ سریر
اسطوانہ محرس
اسطوانہ وفود
یہاں کھڑے ہوکر درود و سلام پیش کریں
بڑی جالی
چھوٹی جالی
چھوٹی جالی
مقصورہ شریف
اسطوانہ جبرئیل
حجرۂ فاطمہ
اسطوانہ تہجد
صفّہ
بابِ جبرئیل
بابُ البقیع
مغرب
شمال
جنوب
مشرق
جنّتُ البقیع
سڑک
مکانات

نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حسانُ الہند اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں درود

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا
سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفوٌ و غفور
بخش دو جرم و خطا تم پہ کروروں درود

بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز
ایک تمہارے سوا تم پہ کروروں درود

آس ہے نہ کوئی پاس ایک تمہاری ہے آس
بس ہے یہی آسرا تم پہ کروروں درود

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروروں درود

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

گندے نکمے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین
کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں درود

اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروروں درود

کرکے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروروں درود

آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیاء دیجئے
جلوہ قریب آگیا تم پہ کروروں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروروں درود